کیتھارینا بلوم کی کھوئی ہوئی عزّت

ناول

ہائنرش بول

نام کتاب کیتھارینا بلوم کی کھوئی ہوئی عزت

(ناول)

مترجم ڈاکٹر مبارک علی

پبلشرز فکشن ہاؤس

18 مزنگ روڈ لاہور

فون : 7237430، 7249218

پرنٹرز کمبائن پرنٹرز لاہور

سرورق ریاظ

اشاعت 1995ء

قیمت 80 روپے

پیش لفظ

ہائنرش بول کا یہ ناول ۱۹۷۰ء کی دہائی میں لکھا گیا تھا۔ اس وقت جرمنی میں بائیں بازو کی نوجوانوں کی تحریک زوروں پر تھی۔ بائڈر ہائن ہوف گروپ مسلح جدوجہد کے ذریعہ سماجی ڈھانچہ کو بدلنا چاہتا تھا۔ ان حالات میں دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے ایک اخبار "بلڈ" نے سنسنی خیز خبریں شائع کر کے حکومت کے ہر مخالف کو روسی ایجنٹ اور ملک دشمن قرار دینا شروع کر دیا۔ ہائنرش بول کا یہ ناول سستی صحافت' پولیس تفتیش اور پھر پروپیگنڈے کے ذریعہ لوگوں کی جو منفی رائے بنتی ہے اس کی تصویر کشی کرتا ہے۔ اور اس سے یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ ان حالات میں متاثرہ افراد میں تشدد کے جو جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ کیا وہ صحیح ہیں؟

اس ناول کو اگر پاکستان کے حالات میں دیکھا جائے تو اس میں بہت مماثلت نظر آئے گی۔ ہمارے اخبار جو حکومت کے ہر مخالف کو ہندوستانی ایجنٹ قرار دیتے ہیں پھر ہماری خفیہ ایجنسیاں جس طرح خوف و ہراس پیدا کرتی ہیں' اور کس طرح لوگ اس پروپیگنڈے پر یقین کرتے ہیں؟ اس کا تجربہ ہمیں آئے دن ہوتا رہتا ہے۔

اس ناول کو اردو میں ترجمہ کرنے کا اس لئے خیال آیا تاکہ' اخبار' پولیس' اور عوامی رائے کا معاشرہ میں جو کردار ہے اس کو سمجھا جائے۔

میں اس ناول کے ترجمے اور اس کی اشاعت میں ہائنرش بول فاؤنڈیشن جرمنی اور لاہور میں اس کی نمائندہ روشن دھنجی بائی کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس میں دلچسپی لی اور ان کے تعاون سے یہ ممکن ہوا کہ اردو میں پہلی مرتبہ ہائنرش بول کا یہ ناول اشاعت پذیر ہوا۔

مبارک علی

نومبر' ۱۹۹۵ء ' لاہور

مصنف

- ہائنرش بول -

(۱۹۸۵ء ——— ۱۹۱۷ء)

ہائنرش بول بورن ہائم مرٹن، جو کولون کے قریب ایک قصبہ ہے، وہاں پیدا ہوا۔ اس کی ابتدائی تربیت کتب فروشی کے پیشہ میں ہوئی۔ بعد میں کولون یونیورسٹی میں جرمن ادبیات اور لسانیات کا مطالعہ کیا۔ ۱۹۳۹ء میں اسے فوج میں ڈرافٹ کیا گیا۔ جنگ میں وہ چار مرتبہ زخمی ہوا، اور ۱۹۴۵ء میں جنگی قیدی بنا لیا گیا۔

جنگ کے تجربات اور جنگ کے بعد جرمنی کے حالات نے اسے بڑا متاثر کیا۔ انہیں موضوعات کو اس نے اپنے افسانوں اور ناولوں کا موضوع بنایا۔ وہ اتھارٹی کا زبردست مخالف تھا، کیونکہ اتھارٹی معاشرہ میں فرماں برداری اور اطاعت کی قدروں کو فروغ دے کر انفرادی و اجتماعی آزادی کو ختم کر دیتی ہے۔ اس کا مظاہرہ جرمنی میں ہٹلر کے عروج کے وقت ہو چکا تھا کہ کس طرح سے پوری جرمن قوم اتھارٹی کے سحر میں گرفتار ہوگئی تھی۔ لہٰذا اس کی تحریروں میں اس جرمن ذہنیت کے خلاف تنقید ہے۔

۱۹۷۲ء میں اس کی ادبی خدمات کے صلہ میں اسے نوبیل انعام ملا۔

اس کے مشہور افسانے مندرجہ ذیل ہیں :-

سفارت

لمبے بالوں والا کان کن

ٹرین وقت پر آتی ہے

اس کے ناولوں میں مشہور ناول ہیں :

آدم : تو کہاں ہے؟

صرف کرسمس پر ہی نہیں۔
بغیر چھت کا گھر
ایک مسخرے کی باتیں
کیتھارینا بلوم کی کھوئی ہوئی عزت

اس کے علاوہ اس نے مضامین اور مقالات بھی لکھے ہیں۔ بول "PEN" کا صدر بھی رہا۔ اور آخر وقت تک حقوق انسانی کے لئے جدوجہد کرتا رہا۔

-۱-

ان صفحات میں ہم جو بھی بیان کریں گے اس کی بنیاد کچھ تو چھوٹی چھوٹی شہادتوں پر ہے، لیکن تین ماخذ ایسے ہیں کہ جن کو ہم انتہائی اہم سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہماری خواہش ہے کہ ہم ابتداء ہی میں ان کے بارے میں وضاحت کر دیں تاکہ آگے چل کر انہیں درمیان میں لانے کی ضرورت نہ پڑے وہ تین ماخذ ہیں :۔

پولیس تفتیش کا ریکارڈ، ہیوبرٹ بلورنا (اٹارنی)، اور پیٹر ہاش، ریپلک پراسیکیوٹر اور بلورنا کا اسکول و یونیورسٹی کا ساتھی)۔ یہ کہنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں کہ پیٹر ہاش نے انتہائی خاموشی و خفیہ طریقے سے دوستی کا لحاظ کرتے ہوئے پولیس ریکارڈ میں کچھ اضافے کر دیئے تھے۔ کیونکہ ہاش اپنے دوست کی پریشانی اور ذہنی پراگندگی کی وجہ سے متفکر تھا اور ہر طرح سے اس کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ دوسری طرف بلورنا کی سمجھ میں اب تک یہ نہیں آ رہا تھا کہ آخر یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوا؟ لیکن وہ یہ بھی کہتا تھا کہ "میں جب بھی اس معاملہ پر غور کرتا ہوں تو مجھے اس میں کوئی الجھن نظر نہیں آتی ہے اور سمجھ میں آ جاتا ہے کہ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟"

ہمیں ایسا نظر آتا ہے کہ کیتھارینا بلوم کا مقدمہ الجھا ہی رہے گا، کیونکہ اس میں ملزم اور اس کے وکیل کی پوزیشن واضح نہیں ہے۔ اس لئے اگر ہاش اس مقدمہ کی پیروی کرتے ہوئے کچھ غلطیاں کرتا ہے تو وہ اس قابل ہیں کہ ان سے درگذر کیا جائے۔

جہاں تک ثانوی ماخذوں کا تعلق ہے، تو ان کا یہاں ذکر کرنے کی کوئی خاص ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے۔ ان کا مقدمہ سے جو تعلق بنے گا اور نتیجتاً جو الجھنیں اور پیچیدگیاں ہوں گی وہ بالآخر خود ہی واضح ہو جائیں گی۔

-۲-

اگر اس رپورٹ کے بارے میں قارئین یہ محسوس کریں کہ یہ ڈھیلی ڈھالی ہے اور

اس میں تبدیلی کی گنجائش ہے تو ایسا سمجھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ رپورٹ کی بنیاد اہم ماخذوں پر ہے، مگر ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ڈھیلی ڈھالی ہے تو اس سے رپورٹ کی صداقت پر حرف آتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا مناسب ہے کہ رپورٹ میں ادھر ادھر ہونے والے تمام واقعات کو باہم ملایا گیا ہے، بالکل ایسے ہی جیسے کوئی بچہ (یا بالغ بھی) حوض کے کنارے کھیلتا ہوا اس کے پانی کو نالیوں کے ذریعہ کئی سمتوں میں پھیلا دیتا ہے۔ مگر جب ان نالیوں کا رخ ایک طرف کر دیا جائے تو پانی ایک جگہ جمع ہو جاتا ہے۔ اس رپورٹ کا مقصد بھی یہی ہے کہ تمام معلومات کو ادھر ادھر سے اکٹھا کر کے ترتیب کے ساتھ بیان کر دیا جائے۔ اس لئے اگر قارئین کو کہیں بھی جھول نظر آئے تو ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان رکاوٹوں کو مدنظر رکھیں کہ جو ہمیں تمام واقعات کو ملانے میں پیش آئی ہیں۔ یہ بھی کسی حد تک صحیح ہے کہ بعض اوقات ان تمام کڑیوں کو آپس میں ملانا مشکل بھی ہوا ہے۔

-۳-

اس کہانی کے اولین حقائق دل ہلا دینے والے ہیں۔ ۲ فروری ۱۹۷۴ء کو کارنول کے افتتاحی موقع پر ایک ۲۷ سالہ عورت ۶ بج کر ۴۵ منٹ پر شہر میں اپنے فلیٹ سے ایک دوست کے گھر ڈانس پارٹی میں شرکت کے لئے روانہ ہوئی۔ چار دن بعد ایسے ڈرامائی واقعات ہوئے کہ جن کو بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اس دن، یعنی اتوار کی شام کو (۷ بج کر ۴ منٹ) اس نے جرائم کمشنر والٹر موئڈنگ کے گھر کی گھنٹی بجائی۔ جو کہ اس وقت پیشہ ورانہ مصروفیات کی بجائے شیخ کا بھیس بدلے ہوئے تفریح کے موڈ میں تھا۔ اس نے حیران و ششدر موئڈنگ کو بتایا کہ اس نے ۱۲ بج کر ۱۵ منٹ پر اخباری رپورٹر ورنر نونگیس کو اپنے اپارٹمنٹ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے، اب کمشنر برائے مہربانی حکم کرے کہ اس کے اپارٹمنٹ کا دروازہ توڑ کر رپورٹر کی لاش کو وہاں سے ہٹایا جائے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ سوا بارہ بجے سے ۷ بجے تک کا وقت اس نے شہر میں گھومنے اور اس دکھ کو کم کرنے میں گذارا کہ جو وہ محسوس کر رہی تھی۔ مزید اس نے یہ بھی درخواست

کی کہ اسے گرفتار کر لیا جائے کیونکہ وہ بھی وہاں جانا چاہتی ہے کہ جہاں اس کا پیارہ لڈدگ ہے۔

موئڈنگ کو تفتیش کے دوران اس نوجوان عورت کو سمجھنے کا موقع ملا تھا اور اس وجہ سے وہ اس سے ہمدردی بھی کرنے لگا تھا۔ اس لئے جب اس نے یہ بیان دیا تو اسے اس کی سچائی پر ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہوا۔ وہ اسے پولیس کی گاڑی میں پولیس ہیڈ کوارٹر لے گیا اور اپنے اعلیٰ افسر، چیف کمشنر، بائز منیبے کو اس کے بارے میں اطلاع دی۔ عورت کو جیل بھیج دیا گیا۔ وہ اور بائنرمنیبے پندرہ منٹ کے اندر اندر اس کے اپارٹمنٹ پہنچ گئے۔ جب پولیس کمانڈوز نے دروازہ توڑا اور اپارٹمنٹ کے اندر داخل ہوئے تو انہوں نے اس عورت کے بیان کی صداقت کو دیکھ لیا۔

ہم نہیں چاہتے کہ اس موقع پر خون کے بارے میں کچھ کہیں۔ اس کے لئے ہم قارئین سے یہی کہیں گے کہ وہ ٹی - وی۔ اور فلموں میں ان خونی مناظر کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن ہاں ہم ان کی توجہ سرخ رنگ سے پیدا ہونے والے اثرات کی طرف ضرور دلائیں گے۔ مقتول نونگیس ایک غریب شیخ کے لباس میں ملبوس تھا جو پرانے کپڑے سے تیار کیا گیا تھا۔ سفید کپڑے پر خون کے نشانات جو تاثر چھوڑتے ہیں اس کے بارے میں تو سب ہی کو پتہ ہے۔ یہاں پستول نے وہی کام کیا کہ جو اسپرے گن کا ہوتا ہے۔ اس کا لباس جو کہ بڑی سفید چادر سے تیار ہوا تھا، خون کے دھبوں اور چھینٹوں سے اس طرح داغدار ہوا کہ اسے جدید پینٹنگ یا آرٹ کا نمونہ کہا جا سکتا ہے یا اس اسکیچ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جو کہ اسٹیج پر پس منظر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

-۴-

کچھ وقت کے لئے یہ فرض کر لیا گیا تھا کہ پریس فوٹو گرافر اوڈولف شونر، جو بدھ کے روز جشن منانے والے شہر کے مغربی جنگل میں مردہ پایا گیا تھا، وہ بھی شاید بلوم کا نشانہ بنا ہو۔ لیکن بعد میں جب واقعہ کو تاریخ وار دیکھا گیا تو اس مفروضہ کو رد کر دیا گیا۔ تحقیقات کے دوران ایک ٹیکسی ڈرائیور نے بتایا کہ شونر، جو ایک شیخ کا بھیس دھارے ہوئے تھا، اور

ایک عورت، جو ہسپانوی لباس میں تھی، وہ ان دونوں کو جنگل تک لے کر گیا تھا۔ نونگیس کو دوپہر اتوار کے دن گولی ماری گئی تھی، جب کہ شونز بدھ کی دوپہر کو قتل ہوا تھا۔ جو آلۂ قتل نونگیس کے پاس پایا گیا تھا، یہ ممکن نہیں تھا کہ اس سے شونز کو بھی قتل کیا جائے۔ اس تضاد کے باوجود بلوم پر کئی گھنٹوں قتل کا شبہ رہا، خاص طور سے اس لئے کہ قتل کے پیچھے کوئی مقصد نظر آتا تھا۔ جب وہ نونگیس کو کچھ وجوہات کی بنا پر اپنے انتقام کا نشانہ بنا سکتی تھی، تو اسی بنیاد پر وہ شونز سے بھی انتقام لے سکتی تھی۔ لیکن بعد میں پولیس نے اپنی غلطی تسلیم کرلی بلوم کے پاس دو آلات قتل نہیں تھے۔

بلوم قتل کے بعد پرسکون اور خاموش تھی۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا اس نے شونز کو بھی قتل کیا ہے؟ تو اس کا جواب ایک مختصر سوال کی شکل میں تھا "ہاں" میں سوچتی ہوں کہ آخر اس کو کیوں نہیں؟" اس کے بعد پولیس نے اس پر شونز کے قتل کے بارے میں کوئی شبہ نہیں کیا۔ اس کے علاوہ تفتیش کے بعد اس کی عدم موجودگی بھی ثابت ہو گئی تھی کہ جس سے انکار ممکن نہیں تھا۔ پھر یہ بھی کہ جو کیتھارینا بلوم سے واقف تھا یا جنہیں تفتیش کے دوران اس کے کردار سے آگہی ہوئی تھی، انہیں یقین تھا کہ اگر وہ یہ قتل کرتی تو اس جرم کو بھی فوراً تسلیم کرلیتی۔

بہرحال وہ ٹیکسی ڈرائیور کہ جس نے اس جوڑے کو جنگل تک چھوڑا تھا، اس نے بھی بلوم کو فوٹو کے ذریعہ نہیں پہچانا "خدا کی مار ہو" اس نے کہا "یہ بھورے بالوں والی پانچ فٹ پانچ انچ اور پانچ فٹ آٹھ انچ کی خوبصورت لڑکیاں، جن کی عمر ۲۴ سے ۲۷ سال ہو، کارنول کے موقع پر ایسی لڑکیاں ہزاروں کی تعداد میں ہوتی ہیں۔"

شونز کے اپارٹمنٹ میں بھی بلوم کے بارے میں کوئی چیز نہیں ملی اور نہ ہی کوئی ایسی چیز جس سے ہسپانوی عورت کا کوئی سراغ ملتا۔ شونز کے دوستوں کو صرف اتنا پتہ تھا کہ بدھ کی دوپہر کو، وہ شراب خانہ سے یہ کہہ کر روانہ ہوا تھا کہ اسے کچھ کام ہے۔

-۵-

کارنول کے منتظمین میں سے ایک جو کہ شمپن اور شراب کا تاجر تھا، اس کو اس پر فخر

تھا کہ اس نے دوبارہ سے کارنول کی رونقوں کو بحال کر دیا ہے۔ اسے یہ سن کر اطمینان ہوا کہ ان دونوں جرائم کے بارے میں لوگوں کو پیر اور بدھ کے دن خبر ملی۔ اگر اس قسم کی خبریں موسم شروع ہونے سے پہلے پھیل جائیں تو یہ کارنول کی خوشبوں اور سرگرمیوں کو متاثر کرتی ہیں۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ فینسی ڈریس جرم میں استعمال ہوا ہے تو اس سے لوگوں کا موڈ خراب ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی باتیں' درحقیقت ساری خوشی کو غارت کر دیتی ہیں۔ اچھا وقت گذارنے اور خوشی و مسرت سے لطف اندوز ہونے کے لئے اطمینان اور اعتماد کی ضرورت ہے' اور یہی وہ چیز ہے کہ جس پر خوشیوں کا دارومدار ہے۔

-۷-

ایکسپریس اخبار نے اپنے دو صحافیوں کے قتل پر بڑے شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ جنون کی حد تک اشتعال کا مظاہرہ' ---- صفحہ اول پر بڑی بڑی سرخیاں --- خصوصی ایڈیشن۔ نمایاں جگہ پر موت کی اطلاع۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ صحافیوں کی موت کا واقعہ انوکھا ہے۔ ان کا قتل کسی بنک منیجر۔ بنک کے ملازم یا بنک لوٹنے والے سے زیادہ اہم اور خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔

یہاں یہ ذکر کرنا بے جا نہیں ہو گا کہ یہ خبر صرف ایکسپریس اخبار ہی نے خصوصیت سے نہیں دی بلکہ دوسرے اخباروں کا رویہ بھی ایسا ہی تھا۔ انہوں نے بھی صحافیوں کے قتل کو درد ناک' افسوس ناک اور دل ہلا دینے والا واقعہ قرار دیا' نہ صرف یہ بلکہ اس لئے کہ انہوں نے اپنی پیشہ وارانہ سرگرمیوں کی وجہ سے یہ قربانی دی۔ ایکسپریس اخبار نے شونر کے قتل کا بھی بلوم ہی کو ذمہ دار ٹھہرا دیا۔ اخباروں کے اس رویہ کو دیکھتے ہوئے بہرحال یہ تو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اگر ٹونگیس صحافی نہیں ہوتا (مثال کے طور پر اگر وہ موچی یا بیکری والا ہوتا) تو اس کا قتل بھی نہیں ہوتا۔ اس سے یہ سوال بھی ابھرتا ہے کہ آخر کیا وجہ تھی کہ بلوم جیسی ذہین اور دھیمے مزاج کی عورت نے نہ صرف قتل کا منصوبہ بنایا بلکہ اس پر عمل درآمد کے لئے اس خاص لمحہ کا انتظار بھی کیا کہ جو ٹونگیس نے اسے مہیا کیا تھا؟۔ اس نے نہ صرف پستول کو ہاتھ میں لیا بلکہ اس کا استعمال بھی کیا۔

ان چھوٹی باتوں کو چھوڑ کر ذرا ہم اور بڑے منصوبوں کا تجزیہ کریں۔ تھوڑی دیر کے لئے قتل و خوں ریزی کو بھول جائیں' پریس میں جو ہیجان پیدا ہوا تھا اس کو بھی جانے دیں۔ اس عرصہ میں کیتھارینا بلوم کے اپارٹمنٹ کی صفائی ہو چکی تھی۔ اس کے پھٹے پرانے اور فرسودہ قالین کچرے کے ڈبے میں پھینک دیئے گئے تھے۔ فرنیچر کو اٹھا کر ایک جگہ جمع کر دیا گیا تھا۔ یہ سب کچھ بلورنا کی ہدایات کے تحت ہوا تھا اور اسے یہ اختیارات اس کے دوست ہاش نے دیئے تھے۔ لیکن ابھی یہ بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی ہے کہ بلورنا کا کسٹوڈین بطور تقرر ہو سکے گا یا نہیں؟

اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پانچ سالوں میں کیتھارینا بلوم اپنے اس اپارٹمنٹ جس کی کل قیمت ایک لاکھ مارک بنتی تھی' اس میں سے ستر ہزار ادا کر دیئے تھے۔ یہاں اس کے بھائی کی' جو اس وقت جیل میں معمولی سزا کاٹ رہا ہے' یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ "اس اپارٹمنٹ میں ایسی بہت سی قیمتی چیزیں ہیں کہ جو غائب کرنے کے لائق ہیں۔" اس لئے یہ سوال بھی ہے کہ اب یہ بقیہ تیس ہزار کون ادا کرے گا؟ جہاں بلوم کے اثاثے ہیں۔ وہیں قرض کی ادائیگی کی ذمہ داریاں بھی ہیں۔

خیر' جو ہوا سو ہوا۔ اس وقت تک نونگیس کو دفن کیا جا چکا تھا (بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی تجہیز و تکفین کی شان و شوکت اور رسومات کی ادائیگی میں توازن نہیں تھا) خاص بات یہ تھی کہ شونر کو دفن کرتے ہوئے نہ تو بہت زیادہ نمائش ہوئی اور نہ ہی لوگوں نے اس پر زیادہ توجہ دی۔ اب کوئی یہ سوال بھی پوچھ سکتا ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوا؟ شاید اس لئے کہ وہ اپنے پیشہ کی وجہ سے قتل نہیں ہوا بلکہ اس کا قتل ایک جذباتی و حادثاتی تھا ـــــ شیخ کا لباس (جو نونگیس پہنے ہوئے تھا) اب پولیس کی الماری میں بند تھا اور ساتھ ہی پستول بھی۔ پستول کی اصلیت کے بارے میں صرف بلورنا کو علم تھا کہ اسے کہاں سے حاصل کیا گیا تھا؟ جب کہ پولیس اور پبلک پراسیکوٹر آفس والے اس کی بابت معلومات حاصل کرنے میں ناکام ہو چکے تھے۔

-۸-

چار دنوں کی مصروفیات کے بارے میں بلوم سے جو تفتیش کی گئی' اس میں کوئی شک و

شبہ والی بات نہیں نکلی' لیکن جب اتوار والے دن اس کی سرگرمیوں کا سوال آیا تو یہاں پر کچھ مشکلات پیش آئیں۔ جہاں تک بدھ کے دن اس کی مصروفیات کا تعلق ہے تو وہ اس طرح تھیں ! اس دن دوپہر کو بلورنا نے کیتھارینا بلوم کو ۲۸۰ مارک فی ہفتہ کے حساب سے دو ہفتوں کی تنخواہ ادا کی' پیشگی ادائیگی کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس روز دوپہر کو اپنی بیوی کے ہمراہ اسکینگ کے لئے جا رہا تھا۔ اس بار بلورنا اور اس کی بیوی نے کیتھارینا سے قسم لے کر یہ وعدہ لیا کہ وہ اس مرتبہ ضرور چھٹیاں منانے جائے اور یہ بھی کہ کارنول کے موقع پر وہ اپنا وقت سیرو تفریح میں گذارے نہ کہ ہر مرتبہ کی طرح اکسٹرا کام کرے۔ جیسا کہ وہ ہر سال تہوار کے اس موقع پر کیا کرتی تھی۔ بلوم نے ہنستے ہوئے دونوں میاں بیوی کو یہ بھی بتایا کہ اس شام وہ ایک ڈانس کی محفل میں جا رہی ہے جو کہ اس کی دینی ماں ایلز سے وولٹرس ہائم نے اپنے گھر پر رکھی ہے۔ کیونکہ اسے ایک طویل عرصہ سے ڈانس کا موقع نہیں ملا اس لئے وہ اس میں ضرور شریک ہونا چاہتی ہے۔ اس پر مسز بلورنا نے کہا "کیٹی۔ تم فکر مت کرو' جب ہم واپس آئیں گے تو ہم ایک پارٹی کریں گے جہاں تم ڈانس کر سکو گی۔"

ان پانچ یا چھ سالوں کے دوران جب سے وہ شہر سے دور رہنے لگی تھی' اکثر وہ یہ شکایت کرتی تھی کہ اب اسے ایسا کوئی موقع نہیں ملتا کہ وہ جی بھر کے ڈانس کر سکے۔ اس نے مسٹر و مسز بلورنا کو بتایا کہ ڈانس کی اکثر ایسی بدنام جگہیں ہیں۔ کہ جہاں جنسی بھوک کے مارے طالب علم ہوتے ہیں۔ جو اس فکر میں ہوتے ہیں کہ کسی کو اپنے ساتھ لے جائیں' یا ایسی وحشت بھری جگہیں ہیں کہ جو اس کے مزاج سے لگا نہیں کھاتی۔ رہا چرچ کے ڈانس کا سوال' تو وہاں جانے کی اس کی کوئی خواہش ہی نہ ہوتی۔

یہ ثابت کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی کہ بدھ کی دوپہر کو کیتھارینا نے دو گھنٹے مسٹر اور مسز ہیپرنز کے گھر پر کام کیا جہاں وہ اکثر ان کے بلانے پر مدد کے لئے چلی جاتی تھی۔ کیونکہ اس دن دونوں میاں بیوی کارنول کے موقع پر اپنی لڑکی سے ملنے لیمگو جا رہے تھے' اس لئے کیتھارینا نے اس بوڑھے جوڑے کو اپنی فوکس ویگن میں اسٹیشن تک چھوڑا۔ اگرچہ اسے گاڑی پارک کرنے میں دشواری پیش آئی مگر وہ ضد کر کے ان کا سامان اٹھائے انہیں پلیٹ فارم تک الوداع کہنے گئی ("کیا پیسوں کی خاطر۔" اوہ نہیں' ہم اس کی اس

مہربانی کے بدلے میں کچھ بھی نہیں دے سکتے تھے۔ اور اگر ایسا کرنے کی کوشش کرتے تو یقیناً اسے دکھ ہوتا۔" یہ بات دونوں میاں بیوی نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہی)

یہ ثابت ہو گیا کہ ٹرین ساڑھے پانچ بجے چلی گئی تھی۔ اب اگر ۵ بجے سے ۱۰ منٹ تک کیتھرینا اپنی کار کو کارنول کے مجمع سے نکالنے میں کامیاب ہوئی ہو گی' اور پھر ۲۰ سے ۲۵ منٹ میں شہر سے باہر اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچی ہو گی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چھ یا سوا چھ بجے اپنے گھر میں داخل ہوئی ہو گی۔ اس میں ایک منٹ بھی ایسا نہیں کہ جو حساب میں نہ آیا ہو۔ اس کو کچھ وقت اس کا بھی دیا جائے کہ جب اس نے منہ ہاتھ دھویا ہو گا' کپڑے بدلے ہوں گے' اور تھوڑا بہت کھایا ہو گا' کیونکہ سوا سات بجے وہ مس وولٹرس ہائم کی پارٹی میں پہنچ چکی تھی۔ یہاں پر وہ اپنی کار میں نہیں بلکہ ٹرام سے گئی تھی۔ اس کا لباس بھی نہ تو بدوؤں والا تھا اور نہ ہی ہسپانوی۔ اس کے بالوں میں سرخ کارنیشن تھا' سرخ اسٹاکنگ اور جوتے' کتھی رنگ کا بلاؤز اور اسی رنگ کا ٹویڈ اسکرٹ۔ اگرچہ یہ بات اہم نہیں تھی کہ کیتھارینا اپنی کار سے گئی تھی یا ٹرام سے' مگر اس کا ذکر اس لئے ضروری ہے کہ تفتیش کے دوران یہ چیز اہمیت کی حامل بن گئی۔

-۹-

اس وقت سے کہ جب کیتھارینا وولٹرس ہائم کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی' تفتیش آسان ہو گئی کیونکہ سوا سات بجے کے بعد سے' اگرچہ اس بات کا اس کو بالکل پتہ نہیں تھا' وہ پولیس کی نگرانی میں تھی۔ اسی شام سوا سات بجے سے دس بجے رات تک جب وہ اس کے ساتھ اپنے اپارٹمنٹ گئی۔ وہ لڈوگ گوٹن کے ساتھ' بقول اس کے' بڑی بے خودی اور محویت کے ساتھ ڈانس کرتی رہی۔

-۱۰-

اس انکشاف کے بارے میں ہمیں پبلک پراسیکوٹر پیٹر ہاش کا ممنون ہونا چاہیے کہ جس

نے بتایا کہ کمشنر اردن بائز مینیے نے وولٹرس ہائم اور بلورنا کے فون اس وقت سے ٹیپ کرنا شروع کر دیئے تھے کہ جب بلوم نے گوٹن کی ہمراہی میں اپارٹمنٹ چھوڑا تھا۔ ایسے موقعوں پر بائز مینیے اکثر اپنے افسروں سے کہا کرتا تھا کہ "مجھے اپنے چھوٹے چھوٹے پلگس کی ضرورت رہتی ہے۔ اس مرتبہ دو کے لئے ضرورت تھی۔"

-۱۱-

معلوم ہوتا ہے کہ گوٹن نے کیتھارینا کے اپارٹمنٹ سے کسی کو فون نہیں کیا یا یہ کہ ہاش کو اس کے بارے میں پتہ نہیں چلا۔ لیکن یہ بات تو یقینی ہے کہ کیتھارینا کے اپارٹمنٹ پر سخت نگرانی تھی۔ جب جمعرات کو ساڑھے دس بجے تک نہ تو کوئی فون کال ہوئی اور نہ ہی گوٹن اپارٹمنٹ سے باہر آیا تو بائز مینیے کے اعصاب جواب دے گئے اور وہ آٹھ پولیس والوں کے ہمراہ اپارٹمنٹ کا دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو گیا۔ جب اس نے اپارٹمنٹ کی تلاشی لی تو وہاں گوٹن کا کوئی نشان تک نہ تھا۔ کیتھارینا پرسکون حالت میں کچن کاؤنٹر پر کھڑی کافی پی رہی تھی اور سفید روٹی کے مکھن و شہد کے سینڈوچ کھا رہی تھی۔ شبہ اس لئے ہوا کہ ان کے آنے پر نہ تو وہ گھبرائی اور نہ ہی حیران ہوئی۔ اگرچہ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی، لیکن تھی وہ پراعتماد۔ اس وقت وہ روئی کا بنا ہوا سبز گاؤن پہنے ہوئے تھی کہ جس پر ڈیزی کے پھول کڑھے ہوئے تھے، اس کے نیچے اس نے اور کچھ نہیں پہن رکھا تھا۔ جب کمشنر بائز مینیے نے اس سے پوچھا (بڑی درشتگی کے ساتھ) کہ گوٹن کہاں گیا؟ تو اس کا جواب تھا کہ لڈوگ کب اور کس وقت گیا اسے اس کا کچھ پتہ نہیں، کیونکہ جب وہ ساڑھے نو بجے سو کر اٹھی تو وہ جا چکا تھا۔

"کیا تم سے رخصت ہوئے بغیر۔"

"ہاں۔"

-۱۲-

اب یہاں اس سوال کے بارے میں غور کریں گے کہ جو بائز مینیے نے پوچھا تھا۔ اس

سوال کو بعد میں ہاش نے دھرایا' مگر پھر واپس لے لیا' پھر دہرایا اور بالاخر پھر واپس لے لیا۔ بلورنا اس سوال کو انتہائی اہم سمجھتا تھا' کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اگر واقعی یہ سوال پوچھا گیا تھا' تو اس سے کیتھارینا کا برہم ہونا اور اس میں احساس تلخی کا پیدا ہونا جائز تھا۔ بلورنا اور اس کی بیوی کے بیان کے مطابق کیتھارینا ایک حساس عورت ہے اور خاص طور سے جنسی معاملات میں بڑی محتاط ہے۔ اس لئے خیال یہ ہے کہ جب بائز مینیے نے گوٹن کو غائب اور اپنی گرفت سے دور پایا تو اس نے غصہ کی حالت میں یہ اہم سوال اس وقت کیتھارینا سے پوچھا کہ جب وہ انتہائی پرسکون حالت میں کاؤنٹر پر جھکی ہوئی تھی۔

"کیا رات کو اس نے تمہیں ...."

اس پر کیتھارینا کا چہرہ سرخ ہو گیا' مگر اس نے بڑے اعتماد سے جواب دیا کہ۔ "نہیں یہ اس طرح سے نہیں ہوا۔" بہرحال یہ بات ثابت ہے کہ اس کے بعد بائز مینیے اور کیتھارینا کے درمیان اعتماد کی فضا ختم ہو گئی۔ اگرچہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بائز مینیے اتنا برا آدمی نہیں تھا اور اس کی خواہش تھی کہ اس میں اور کیتھارینا میں قریبی تعلق پیدا ہو۔ اس وجہ سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شاید اس نے یہ سوال پوچھا ہی نہ ہو۔ بہرحال جس وقت اپارٹمنٹ کی تلاشی لی گئی تو وہاں ہاش بھی موجود تھا۔ اس کے بارے میں اس کے دوستوں کی رائے ہے کہ وہ جنسی طور پر بھوکا ہے۔ اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ سوال اس کے ذہن کی پیداوار ہو' اور یہ اس وجہ سے کہ جب اس نے ایک خوبصورت لڑکی کو کاؤنٹر پر جھکا دیکھا تو اس وقت اس نے یہ سوال پوچھنے کا سوچا ہو۔ یا خود اس کی یہ خواہش ہو کہ وہ کیتھارینا کے ساتھ جنسی ملاپ کرے۔

-۱۳-

اپارٹمنٹ کی پوری طرح سے تلاشی لی گئی۔ کچھ چیزوں کو پولیس نے قبضہ میں لے لیا' خاص طور سے ہر وہ چیز جو کہ تحریری شکل میں تھی۔ کیتھارینا بلوم کو اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ ایک عورت پولیس افسر' جس کا نام پلیٹزر تھا' اس کی موجودگی میں باتھ روم جا کر کپڑے بدل لے۔ مگر باتھ روم کا دروازہ تھوڑا سا کھلا رکھا گیا تاکہ دونوں پولیس افسر اس

پر نظر رکھ سکیں۔ چونکہ اس کے امکانات تھے کہ اسے گرفتار کیا جا سکتا ہے اس لئے اس سے کہا گیا کہ وہ اپنا ہینڈ بیگ، سونے کا لباس، میک اپ کا سامان اور پڑھنے کے لئے کچھ کتابیں لے سکتی ہے۔ اس وقت اس کے پاس جو کتابیں تھیں ان میں سے چار محبت کے موضوع پر، تین جاسوسی ناول، ایک نپولین کی سوانح اور دوسری سویڈن کی ملکہ کرسٹینا کی زندگی کے حالات پر تھی۔ اس عرصہ میں وہ مسلسل بطور احتجاج یہ کہتی رہی کہ آخر کیوں؟ کیوں؟ میں نے کون سا جرم کیا ہے؟ اس پر عورت پولیس افسر نے بتایا کہ لڈوگ گوٹن ایک اشتہاری ملزم ہے، اور اس پر بنک ڈکیتی، قتل، اور دوسرے جرائم کا شبہ ہے۔

-۱۴-

جب سوا گیارہ بجے کیتھارینا بلوم کو تفتیش کے لئے اس کے اپارٹمنٹ سے لیجایا گیا تو یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کے ہتھکڑی نہیں لگائی جائے۔ اگرچہ بائز مینیے کا اصرار تھا کہ ہتھکڑی لگائی جائے۔ مگر بعد میں وہ اپنے اسسٹنٹ موئڈنگ اور عورت پولیس افسر پلیننزر کے کہنے پر آمادہ ہو گیا کہ اسے بغیر ہتھکڑی کے لے جایا جائے۔

چونکہ وہ کارنول کا پہلا دن تھا، اس لئے اس بلڈنگ میں رہنے والے بہت سے لوگ کام پر نہیں گئے تھے۔ وہ تہوار کی ہمہ ہمی، غل غپاڑے، رنگ رلیوں، اور پریڈ میں شرکت کے لئے جانے کی تیاری کر رہے تھے اس لئے اس وقت اس بلڈنگ میں رہنے والے تقریباً تین درجن کے قریب لوگ لابی میں گھریلو لباس پہنے کھڑے تھے۔ فوٹو گرافر شونر لفٹ کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔ جب کیتھارینا بلوم بائز مینیے اور موئڈنگ کے درمیان چلتی ہوئی مسلح پولیس والوں کے ہمراہ باہر آئی تو اس موقع پر اس نے آگے، پیچھے، اور دونوں جانب سے اس کی کئی تصویریں لیں۔ اس وقت کیتھارینا جس صورت حال سے دوچار تھی اس میں شرم، حیا، غصہ، اور افسردگی سب ہی شامل تھے۔ اس لئے اس نے کوشش کی کہ اپنا چہرہ ہینڈ بیگ سے چھپا لے، اس کوشش میں ہاتھ میں لیا ہینڈ بیگ، دو کتابیں، لکھنے اور میک اپ کا سامان یہ سب اس کے بکھرے بالوں اور غصہ سے سرخ چہرے کے ساتھ تصویروں میں نمایاں ہو کر آ گئے۔

آدھ گھنٹے بعد اس کو بتایا گیا کہ اس کے حقوق کیا ہیں۔؟ اسے یہ بھی موقع دیا گیا کہ وہ خود کو تازہ دم کر لے۔ اس کے بعد بائز مینے' موئڈنگ' عورت پولیس افسر پلیننزر اور پبلک پراسیکوٹر کورٹن اور ہاش کی موجودگی میں تفتیش شروع ہوئی۔ یہ تمام تفتیش ریکارڈ کی گئی۔

''میرا نام کیتھارینا بریٹ لوح ہے' بلوم میرا خاندانی نام ہے۔ میں ۲ / مارچ ۱۹۴۷ء کو گیملس بروش میں پیدا ہوئی جو کہ دسٹرکٹ کوئر میں ہے۔ میرے باپ کا نام پیٹر بلوم تھا۔ جو کہ پیشہ کے لحاظ سے کان کن تھا۔ وہ ۳۷ سال کی عمر میں جگر کے ایک زخم میں جو کہ اسے جنگ میں آیا تھا' مر گیا۔ میری عمر اس وقت ٦ سال کی تھی۔ جنگ کے بعد اس نے پتھروں کی ایک کان میں کام کرنا شروع کر دیا تھا' مگر اس وقت تک وہ نمونیہ کے مرض میں مبتلا ہو چکا تھا۔ اس کی وفات کے بعد میری ماں نے پنشن کے لئے سخت جدوجہد کی مگر ویلفیر افسر اور کان کی انتظامیہ نے اس کی درخواست منظور نہیں کی۔ خراب مالی حالات کی وجہ سے میں نے چھوٹی عمر ہی سے گھر کا کام کاج شروع کر دیا تھا۔ کیونکہ میرا باپ اکثر بیمار رہتا تھا' اس لئے اسے پوری تنخواہ نہیں ملتی تھی' میری ماں صفائی کرنے والی عورت کی حیثیت سے کئی جگہوں پر کام کرتی تھی۔ جب میں اسکول میں پڑھتی تو مجھے وہاں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ لیکن پڑھائی کے ساتھ ساتھ مجھے گھر کا کافی کام کرنا پڑتا تھا۔ میں صرف اپنے ہی گھر کا کام نہیں کرتی تھی بلکہ ہمسایوں اور گاؤں کے دوسرے گھروں میں بھی کام کرنے جایا کرتی تھی جہاں روٹی پکانے' کھانا تیار کرنے' اسے محفوظ کرنے' اور جانوروں کو ذبح کرانے میں مدد دیا کرتی تھی۔ اس کے علاوہ میں فصل کٹنے کے موقع پر بھی کام کرتی تھی۔

۱۹٦۱ء میں جب میں نے اسکول چھوڑا تو میری دینی ماں ایلزلے وولٹرس ہائم نے مجھے کوئر میں گیبرس قصائی کے ہاں ملازم رکھوا دیا۔ یہاں میں کبھی کبھی اس کے اسٹور میں کام کر لیا کرتی تھی۔ اپنی دینی ماں وولٹرس ہائم کی مالی امداد کی وجہ سے میں اس قابل ہوئی کہ کوئر کے ہوم اکنامکس اسکول جا سکوں۔ وہاں میری دینی ماں بطور استاد کے کام کرتی تھی۔ اسکول کا امتحان میں نے اچھے نمبروں سے پاس کیا۔

۱۹٦٦ء سے ۱۹٦۷ء تک میں نے بطور ہاؤس کیپر ایک کنڈر گارٹن میں کام کیا جو کہ اوفنر بروش میں واقع کونشلر کمپنی کا تھا۔ اس کے بعد اوفنر بروش ہی میں ڈاکٹر کلوٹن کے ہاں

بطور گھریلو ملازمہ کام کیا- یہاں میں ایک سال ہی ٹھہر سکی کیونکہ ڈاکٹر کلوٹن مجھ پر ایسے فقرے کستا تھا جو نہ تو اس کی بیوی کو پسند تھے اور نہ ہی مجھے-

۱۹۶۸ء میں جب کچھ ہفتوں کے لئے میں بیروزگار ہوئی تو میں نے گھر میں ماں کی مدد کرنا شروع کر دی' کبھی کبھی میں گیملس بروش کے بینڈ گروپ کی میٹنگوں اور ان کے باؤلنگ سیشن کے لئے بھی کام کر دیتی تھی- اس زمانہ کی بات ہے کہ میرے بڑے بھائی کرٹ نے میری ملاقات ولیم برہٹ لوح سے کرائی جو کہ کپڑے کی ایک مل میں کام کرتا تھا- کچھ مہینوں کے بعد میری اس سے شادی ہو گئی- شادی کے بعد ہم گیملس بروش ہی میں رہے- ہفتہ کی چھٹیوں میں جب وہاں تفریح کرنے والے آتے تو میں کبھی کبھی کلوگ کے ریسٹورانٹ کے باورچی خانہ میں کام کر لیتی تھی' کبھی کبھی کاؤنٹر پر بطور ویٹرس- چھ مہینے بعد ہی مجھے اپنے شوہر سے ناقابل برداشت بیزاری ہو گئی- اس کے بارے میں' میں کسی تفصیل میں جانا نہیں چاہتی- اپنے شوہر کو چھوڑ کر میں شہر آ گئی- مجھے طلاق تو ہو گئی- مگر عدالت نے مجھے اس لئے قصور وار ٹھہرایا کہ میں نے اپنی خوشی سے اسے چھوڑا- اس لئے دوبارہ سے میں نے اپنا خاندانی نام اختیار کر لیا-

شہر آکر ابتداء میں' میں مس وولٹرس ہائم کے ساتھ رہی- اس کے کچھ ہفتوں بعد مجھے مسٹر فہنن کے ہاں جو کہ ایک تصدیق شدہ اکاؤنٹنٹ ہیں' بطور ہاؤس کیپر ملازمت مل گئی- مسٹر فہنن نے مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں شبینہ کالج میں مزید تعلیم حاصل کر سکوں- یوں میں نے ہاؤس کیپر کا کورس مکمل کر کے اس میں سند حاصل کی- امتحان پاس کرنے کے بعد بھی میں اس کے ہاں ملازمت کرتی رہی- وہ بڑا مہربان اور دل والا شخص تھا- ۱۹۶۹ء میں مسٹر فہنن کو اس وقت گرفتار کر لیا گیا کہ جب بڑی بڑی تجارتی کمپنیاں ٹیکس کی چوری میں ملوث پائی گئیں- اس کی گرفتاری کی وجہ یہ تھی کہ وہ ان کمپنیوں کے لئے کام کرتا تھا- اپنی گرفتاری کے وقت اس نے مجھے ایک لفافہ دیا کہ جس میں میری تین مہینے کی تنخواہ تھی' ساتھ ہی میں' مجھ سے کہا کہ میں اس کے گھر کی دیکھ بھال جاری رکھوں کیونکہ اسے امید تھی کہ وہ جلد ہی چھوٹ کر آ جائے گا- لہٰذا دوسرے مہینے بھی میں اس کے ہاں کام کرتی رہی- میرے کاموں میں گھر اور باغ کی صفائی کے ساتھ ساتھ اس کے کپڑوں کی دھلائی بھی شامل تھی- میں مسٹر فہنن کے لئے صاف دھلے کپڑے اور کھانا جیل لے جایا کرتی تھی-

خاص طور سے وہ پیٹز جو کہ میں نے گیبرس قصائی کے ہاں بنانا سیکھی تھیں۔ جب اس کا دفتر سیل کر دیا گیا اور اس کے گھر کو بھی ضبط کر لیا گیا' تو مجھے وہ جگہ چھوڑنی پڑی۔ مسٹر فہنن پر جعل سازی اور غبن کے الزامات ثابت کر دیئے گئے۔ اسے سزا ہوئی' اور وہ جیل چلا گیا۔ میں اس سے ملنے اکثر جایا کرتی تھی۔ اگرچہ میں نے اسے دو مہینے کی تنخواہ واپس کرنی چاہی۔ مگر اس بارے میں اس نے میری ایک نہ سنی' اور پیسے واپس لینے سے انکار کر دیا۔ جلد ہی مجھے ڈاکٹر بلورنا کے ہاں ملازمت مل گئی جن سے میں مسٹر فہنن کی معرفت مل چکی تھی۔

ساؤتھ سائڈ میں جو نئے مکانات بنے ہیں' بلورنا کا خاندان وہاں رہتا ہے۔ اگرچہ انہوں نے اپنے مکان میں مجھے کمرہ کی پیش کش کی' مگر میں نے اس لئے انکار کر دیا کہ میں آزاد اور خودمختار رہنا چاہتی تھی۔ میری خواہش تھی کہ میں اپنے کیریر کو اپنی مرضی سے بناؤں۔ ڈاکٹر اور ان کی بیوی مجھ پر بڑے مہربان تھے۔ مسز بلورنا' جو ایک تعمیراتی فرم کی ممبر تھی۔ انہوں نے مجھے "ایلگینٹ ایور سائڈ ریذیڈنس" میں ایک اپارٹمنٹ خریدنے میں مدد کی۔ ڈاکٹر بلورنا اور مسز بلورنا بحثیت وکیل اور انجنیر اس پروجیکٹ سے واقف تھے اس لئے میں نے اور ڈاکٹر بلورنا نے آٹھویں منزل پر دو بیڈ رومز' کچن اور باتھ کے اپارٹمنٹ کی قیمت کا تخمینہ لگایا۔ اس وقت تک میں ۷۰۰۰ مارک جمع کر چکی تھی۔ باقی ۳۰۰۰۰ مارک ڈاکٹر و مسز بلورنا کی ضمانت پر بنک سے مل گیا۔ اس طرح میں نے یہ اپارٹمنٹ خریدا۔ ۱۹۷۰ء کے شروع میں' میں اس میں منتقل ہو گئی۔ میری مہینے کی تنخواہ ۱۱۰۰ مارک بنتی تھی' بلورنا والے اس میں سے کھانے کا کچھ نہیں کاٹتے تھے' بلکہ جاتے وقت مسز بلورنا رات کے لئے بھی مجھے کھانے و پینے کے لئے دے دیتی تھیں۔ اس لئے میں کفایت شعاری کے ساتھ چلی اور اس قابل ہو گئی کہ جلد ہی اپنا قرضہ ادا کر سکوں۔

چار سال تک میں بلورنا خاندان کے گھر کی مکمل انچارج رہی۔ میرے کام کرنے کے اوقات صبح سات بجے سے ساڑھے چار ہوا کرتے تھے۔ اس دوران میں گھر کی صفائی کر کے خریداری کرتی' اور جاتے وقت تک رات کے کھانے کی تیاری پوری کر لیتی تھی۔ کپڑوں کی دھلائی بھی میرے ذمہ تھی۔ ساڑھے چار سے ساڑھے پانچ تک میں اپنے اپارٹمنٹ کی صفائی کرتی۔ اس کے بعد ڈیڑھ یا دو گھنٹے میں ہیپرتز کے گھر جا کر بوڑھے میاں بیوی کو کام

کاج میں مدد دیتی۔ ان دونوں گھروں سے مجھے ہفتہ و اتوار کے دن کام کے اضافی پیسے دئے جاتے تھے۔ اس کے بعد جو فالتو وقت ملتا تو اس میں کلوفٹ کیٹرنگ سروس کے ہاں کام کر کے دعوتوں، پارٹیوں، اور تقریبات کے انتظامات کی دیکھ بھال کرتی۔ اگر ضرورت پڑتی تو میں کچن میں یا بطور ویٹرس کے بھی کام کر لیا کرتی تھی۔ اس طرح میری ماہانہ آمدنی ۱۸۰۰ سے لے کر ۲۳۰۰ مارک ہو جایا کرتی تھی۔ چونکہ محکمہ انکم ٹیکس کے لئے میں سیلف امپلائڈ تھی۔ اس لئے ٹیکس اور انشورنس کی ادائیگی میں خود کرتی تھی۔ یہ تمام کام ڈاکٹر بلورنا کے آفس والے بغیر فیس کے کر دیا کرتے تھے۔ ۱۹۷۲ کے موسم بہار سے میرے پاس فوکس ویگن ہے جو کہ کلوفٹ کے ایک ملازم نے مناسب قیمت پر مجھے فروخت کر دی تھی۔ اس کی وجہ سے میری مشکلات کم ہو گئیں کیونکہ پبلک ٹرانسپورٹ سے مختلف جگہوں پر جانا میرے لئے مشکل و تھکا دینے والا ہوتا تھا۔ کار ہونے کی وجہ سے میرے لئے یہ آسان ہو گیا کہ میں ان استقبالیوں اور پارٹیوں کے لئے کام کر سکوں کہ جو دور مقامات پر ہوتے تھے۔"

-۱۶-

تفتیش کی کاروائی گیارہ سے ساڑھے بارہ بجے، ایک گھنٹہ کے وقفہ کے بعد، ڈیڑھ سے پونے چھ بجے تک پوری ہوئی۔ لنچ کے وقفہ میں کیتھارینا بلوم نے کافی اور سینڈو چز لینے سے انکار کر دیا۔ عورت پولیس افسر پلیننزر، موئڈنگ اور باٹز نیئے کے اسسٹنٹ کی پر خلوص کوشش کے باوجود اس کا رویہ نہیں بدلا۔ جیسا کہ ہاش کا کہنا تھا اس کے لئے یہ مشکل تھا کہ وہ ذاتی اور سرکاری رویوں میں فرق محسوس کر سکے اور یہ سمجھ سکے کہ یہ تفتیش کس حد تک ضروری تھی۔ اس وقت جب کہ بائز نیئے کالر کے بٹن کھول کر، ٹائی کی گرہ ڈھیلی کر کے کافی اور سینڈو چز سے لطف اندوز ہو رہا تھا، اس کا رویہ کیتھارینا کی جانب بڑا مشفقانہ ہو گیا تھا۔ کیتھارینا نے اس وقفہ میں اصرار کیا کہ اسے سیل میں لے جایا جائے۔ یہ بھی ریکارڈ پر ہے کہ جب ان دو افسروں نے جو اس کی نگرانی پر معمور تھے اسے کافی اور سینڈو چز کی پیشکش کی تو اس نے انکار میں زور سے سر ہلایا۔ وہ بنچ پر بیٹھی سگریٹ پیتی رہی

اور اپنے چہرے کے تاثرات اور سکڑی ہوئی ناک سے سیل میں قے سے آلودہ ٹوا ئلیٹ کی موجودگی پر کراہت کا اظہار کرتی رہی- بعد میں عورت پولیس افسر اور دو نوجوان پولیس والوں کے اصرار پر اس نے اجازت دیدی کہ وہ اس کی نبض چیک کریں- جو کہ نارمل نکلی- پھر وہ مشکل سے اس پر تیار ہوئی کہ اس کے لئے ایک کیک کا ٹکڑا اور کافی برابر کے کیفے سے لائی جائے' اس نے اصرار کر کے اس کی قیمت خود ادا کی- اگرچہ ایک پولیس افسر جو کہ اس وقت بلوم کی نگرانی پر تھا کہ جب وہ اپنے اپارٹمنٹ میں باتھ روم میں کپڑے بدل رہی تھی اس پر بخوشی تیار تھا کہ اس کی خاطر مدارات کرے- اس کے انکار پر پلیٹنزر اور دونوں پولیس والوں کی یہ رائے تھی کہ بلوم میں ظرافت کی کوئی حس نہیں ہے-

-۱۷-

گواہ کی ذاتی زندگی کے حالات کا بیان ڈیڑھ بجے شروع ہو کر پونے چھ بجے ختم ہوا- اگرچہ بائز مینے چاہتا تھا کہ اسے مختصر کیا جائے مگر بلوم نے اصرار کیا کہ وہ ہر بات تفصیل سے بیان کرنا چاہتی ہے- اس پر دونوں پبلک پراسیکوٹر نے بھی اتفاق کیا- جس کی وجہ سے بائز مینے بھی تیار ہو گیا- ابتداء میں تو اس نے مجبوری میں ہامی بھری تھی مگر بعد میں اسے بھی احساس ہوا کہ مقدمہ کی تفتیش میں اس کی زندگی کا یہ پس منظر بہت اہم ہے-

پونے چھ بجے یہ سوال پیدا ہوا کہ تفتیش جاری رکھی جائے یا اسے روک دیا جائے؟ اور یہ کہ کیا بلوم کو رہا کر دیا جائے یا اسے سیل میں لے جایا جائے؟ بلوم کو تقریباً ۵ بجے اس پر تیار کر لیا گیا تھا کہ وہ سینڈوچز کھا لے- بائز مینے نے یہ وعدہ بھی کر لیا تھا کہ اگر وہ تفتیش جاری رکھنے پر آمادہ ہو جائے تو اسے رہا بھی کیا جا سکتا ہے-

دوسرا موضوع اس کے اور مس وولٹرس ہائم کے تعلقات کے بارے میں تھا- اس پر روشنی ڈالتے ہوئے اس نے کہا کہ وہ اس کی دینی ماں ہے اور اس نے ہمیشہ اس کی ذات میں دلچسپی لی ہے- رشتہ کے لحاظ سے وہ اس کی ماں کی دور کی چچازاد بہن ہے' اس لئے جب وہ شہر میں آئی تو اس نے اس سے فوری رابطہ کیا- رہا پارٹی کا سوال تو "ڈانس پارٹی میں مجھے ۲۰ فروری کو دعوت دی گئی تھی' پارٹی ۲۱ فروری کو کارنول کے شروع ہونے پر ہونا

تھی۔ بعد میں تاریخ کو اس لئے آگے بڑھایا گیا کیونکہ مس وولٹرس ہائم کو کچھ پیشہ وارانہ مصروفیات درپیش آ گئیں۔ چار سال میں یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے ڈانس کیا تھا ---- نہیں۔ میں اپنے بیان میں تھوڑی تبدیلی چاہتی ہوں --- میں نے دو' تین' یا شاید چار بار' بلورنا کے گھر پر' جب کہ میں پارٹی کے انتظامات کرتی تھی' تو ڈانس کیا تھا۔ ہوتا یہ تھا کہ جب میں صفائی سے فارغ ہو کر برتن دھونے میں مصروف ہوتی' یا جب مہمانوں کو کافی پیش کرنے جا رہی ہوتی' اور ڈاکٹر بلورنا بار کی ذمہ داری خود لے لیتے۔ تو ایسے موقعوں وہ مجھے کمرے کے اندر بلا لیتے ---- میں ڈاکٹر بلورنا اور دوسرے مہمانوں کے ساتھ کہ جن میں یونیورسٹی کے پروفیسر' تاجر اور سیاستدان ہوتے تھے' ڈانس کرتی تھی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد میں ڈانس کرنے کی زیادہ خواہشمند نہیں رہی۔ بلکہ بعد میں تو میں نے ڈانس کرنا بالکل ہی چھوڑ دیا۔ وجہ یہ تھی کہ مرد حضرات بہت زیادہ پئے ہوئے ہوتے اور اس حالت میں میری طرف زیادہ ہی مائل ہونے لگتے تھے۔ اس لئے جیسے ہی میری اپنی کار ہوئی میں نے ڈانس میں شرکت کرنا چھوڑ دیا۔ اس سے پہلے مجھے کسی شریف آدمی سے درخواست کرنا پڑتی تھی کہ مجھے گھر چھوڑ دے۔ کبھی کبھی میں نے ان صاحب کے ساتھ بھی رقص کیا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ہاش کی طرف اشارہ کیا۔ یہ سن کر اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس سے یہ سوال نہیں کیا گیا کہ کیا ہاش بھی ڈانس کے دوران اس کی طرف زیادہ مائل ہونے لگتا تھا؟

-۱۸-

تفتیش کی کارروائی میں اس لئے زیادہ وقت لگا کیونکہ کیتھارینا بلوم نے جملوں کے ایک ایک لفظ پر پوری طرح سے غور کیا اور جب تک ہر جملہ سن نہیں لیا اس وقت تک اسے ریکارڈ ہونے نہیں دیا۔ مثلاً اس کا کہنا تھا کہ مرد حضرات ''آگے بڑھنے'' کی کوشش کرتے تھے۔ اس کو ریکارڈ کرتے وقت لکھ دیا گیا تھا ''مرد حضرات فریفتہ ہو جاتے تھے'' اس پر کیتھارینا نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا' جب اس پر پبلک پراسیکوٹر اور بائز مینیے کے ساتھ بحث ہوئی تو اس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ''فریفتہ ہونے کا مطلب ہے کہ اظہار دونوں جانب سے ہوا ہو'' مگر ''آگے بڑھنے'' کا مطلب خواہش کا یک طرفہ اظہار ہے۔

جواب میں بحث کرنے والوں نے اعتراض کیا کہ یہ کوئی اتنی اہم بات نہیں ہے اور اس کی وجہ سے تفتیش میں بھی دیر ہو رہی ہے' تو اس پر اس نے سختی سے کہا کہ وہ دستاویز پر اس وقت تک دستخط نہیں کرے گی جب تک "آگے بڑھنے" کی جگہ "فریفتگی" لکھا ہو گا' کیونکہ اس کے لئے یہ فرق بڑا اہم ہے۔ اس کی شوہر سے علیحدگی کی وجہ یہی تھی کہ وہ اس کی مرضی کے بغیر اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا' جس میں فریفتگی سے زیادہ زبردستی اور جبر کا عنصر ہوتا تھا۔

اسی قسم کے دلائل لفظ "شفیق" پر دیئے گئے' جس کا استعمال اس نے بلورنا خاندان کے لئے کیا تھا۔ ریکارڈ میں اس کی جگہ "مہربان" لکھایا گیا تھا۔ کیتھارینا کا اصرار تھا کہ مہربان کی جگہ شفیق ہی لکھا جائے۔ جب اس کو بجائے لفظ "ہمدرد" استعمال کرنے کو کہا گیا (دلیل یہ تھی کہ شفیق کا استعمال متروک ہو چکا ہے) تو اس پر اسے غصہ آگیا اور کہنے لگی کہ "مہربانی اور ہمدرد ہونے" کا تعلق شفقت سے بالکل نہیں ہے اور بلورنا والے اس کے ساتھ شفقت سے پیش آتے تھے۔

-۱۹-

اسی دوران بلڈنگ میں رہنے والوں سے پوچھ گچھ کی گئی۔ ان میں سے اکثر کیتھارینا کو یا تو جانتے ہی نہ تھے یا اس کے بارے میں انہیں بہت کم معلوم تھا۔ کبھی کبھی دن کے اختتام پر ان کی ملاقات لفٹ میں آتے جاتے ہو جاتی تھی' انہیں اتنا ضرور معلوم تھا کہ سرخ رنگ کی فوکس ویگن اس کی ہے۔ کچھ کا خیال تھا کہ وہ پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے کام کرتی ہے۔ کچھ یہ سمجھتے تھے کہ وہ کسی ڈیپارٹمنٹل اسٹور میں ملازم ہے۔ ان لوگوں کا تاثر یہ تھا کہ وہ ہمیشہ صاف ستھرے لباس میں ہنس مکھ دکھائی دیتی تھی مگر لوگوں سے ملنے جلنے میں جھجکتی تھی۔ آٹھویں منزل پر کہ جہاں کیتھارینا کے ساتھ اور دوسرے پانچ اپارٹمنٹ تھے۔ ان میں سے دو کو کیتھارینا کے بارے میں ذرا زیادہ معلومات تھیں۔ مسز شمل' جو "ہیر ڈریسنگ سلون" کی مالکن تھی اور روح ویلڈل' جو بجلی کا کام کرنے والا تھا۔ ان دونوں کے بیانات میں جو نئی بات تھی وہ یہ کہ کیتھارینا کے پاس ایک ملاقاتی آتا تھا۔

مسز شمل کا کہنا تھا کہ ہر دوسرے یا تیسرے ہفتہ یہ مہمان پابندی سے آتا تھا جو عمر کے لحاظ سے چالیس کے لگ بھگ ہو گا۔ جسمانی طور پر صحت مند اور دیکھنے میں کسی اعلیٰ گھرانے کا معلوم ہوتا تھا۔ مسٹر روح ویلڈل کا کہنا تھا کہ مہمان نوجوان تھا' جو کبھی اکیلا آتا تھا' اور کبھی بلوم کے ساتھ۔ اس کا یہ آنا جانا اس نے سال بھر میں ۸۔ یا ۹۔ بار دیکھا ہو گا "صرف یہی ملاقاتیں ہیں کہ جو میں نے دیکھیں۔ جو نہیں دیکھیں' ان کے بارے میں' میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

دوپہر کو جب کیتھارینا کے سامنے ان بیانات کو دہرایا گیا اور اس سے ان کے بارے میں وضاحت طلب کی گئی تو اس سے پہلے کہ وہ جواب دے ہاش نے خود ہی جواب دیا کہ شاید یہ وہ ملاقاتی ہوں کہ جو بلورنا کی پارٹی کے بعد اسے گھر چھوڑنے آتے ہوں۔ یہ سن کر کیتھارینا کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور اس نے تلخ لہجہ میں پوچھا کیا ملاقاتیوں سے ملنا قانون کے خلاف ہے؟ کیونکہ اس نے ہاش کی سجھائی ہوئی بات کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اس لئے اس نے بھی تلخی سے جواب دیا کہ اسے یہ احساس ہونا چاہئے کہ ایک بہت ہی اہم مقدمہ کی تفتیش ہو رہی ہے' یعنی لڈوگ گوٹن کے بارے میں' جس کے بہت سے مضمرات ہیں۔ اس مقدمہ میں پولیس اور پولیس پراسیکیوٹر ایک سال سے زیادہ تفتیش میں مصروف ہیں۔ اس لئے وہ اس سے یہ وضاحت چاہتا ہے کہ کیا ملاقاتیں ایک ہی شخص سے ہوتی تھیں؟ اس مرحلہ پر بائز مینیے نے لقمہ دیتے ہوئے کہا "کیا تم گوٹن کو دو سال سے جانتی ہو؟" یہ سن کر کیتھارینا یکدم پریشان ہو گئی' اتنی پریشان کہ تھوڑی دیر کے لئے وہ کوئی جواب ہی نہ دے سکی اور حیرانی سے بائز مینیے کا چہرہ تکتی رہی۔ پھر اس نے زور سے سر کو جھٹکا دیا اور ہکلاتے ہوئے نرمی سے کہا "نہیں' نہیں میں اس سے کل ہی ملی تھی" لیکن اس کے جواب کا کسی نے یقین نہیں کیا۔ جب اس سے کہا گیا کہ وہ اپنے اس ملاقاتی کا نام بتائے تو اس نے خوفزدگی کے عالم میں اپنے سر کو ہلایا اور نام بتانے سے صاف انکار کر دیا۔

بائز مینیے نے ایک بار پھر پدرانہ انداز اختیار کرتے ہوئے مشفقانہ لہجہ میں کہا کہ۔ بوائے فرینڈ رکھنا کوئی بری بات نہیں۔ لیکن اس بار پھر اس نے شدید قسم کی غلطی کر دی ---کہ ایسا بوائے فرینڈ کہ جو اس پر فریفتگی کے ساتھ مرمٹے --- اور پھر وہ طلاق شدہ ہے اور شادی کے عہد میں جکڑی ہوئی بھی نہیں ہے۔ یہاں اس نے تیسری غلطی اور کر

دی کہ ـــــ اگر اس فریفتگی کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی ان تعلقات سے اسے مالی فائدہ بھی ہو جائے تو کیا ہرج ہے۔ ان جملوں نے کیتھارینا کے غصہ کو انتہا تک پہنچا دیا اور نتیجتاً" اس کے بعد اس نے کسی اور قسم کا بیان دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کا اصرار تھا کہ یا تو اسے گھر لیجایا جائے یا قید خانہ میں۔ جب بائنر مینیے نے جو کہ خود بھی تھکا ہوا معلوم ہوتا تھا پونے نو بجے کے قریب اس کو اجازت دیدی کہ وہ پولیس افسر کے ساتھ گھر جا سکتی ہے تو اس پر جو بھی وہاں موجود تھا اس کی حیرانی کی انتہا نہیں رہی۔ اس وقت جب کہ وہ جانے کی تیاری میں اپنا ہینڈ بیگ' میک اپ کا سامان' اور پلاسٹک بیگ اٹھا رہی تھی تو اس نے اچانک یہ سوال کر ڈالا۔" آخر وہ تمہارا پرستار لڈوگ پچھلی رات کو اس بلڈنگ سے باہر کیسے گیا جب کہ ہر آنے جانے والے راستہ کی کڑی نگرانی کی جا رہی تھی؟ یقیناً تمہیں کسی اور راستہ کا پتہ ہو گا جو تم نے اسے بتایا ہو گا۔ میں اس راز کو پا کر رہوں گا۔"

-۲۰-

بائز مینیے کا اسسٹنٹ موئڈنگ جو کیتھارینا کو گھر چھوڑنے گیا تھا اس نے بعد میں بتایا کہ وہ اس نوجوان عورت کی حالت دیکھ کر بڑا پریشان تھا اور اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ ایسی ویسی حرکت نہ کر بیٹھے۔ نہ صرف یہ کہ اس کی طاقت جواب دے چکی تھی بلکہ وہ بری طرح سے شکستہ ہو چکی تھی۔ مگر عجیب بات یہ تھی کہ اس کیفیت میں اس کی مزاح کی حس زیادہ ہی بیدار ہو گئی تھی۔ شہر سے جاتے ہوئے جب اس نے پوچھا کہ کیا وہ یہ پسند کرے گی کہ وہ کہیں کچھ پینے اور ڈانس کے لئے چلیں ـــــ یہ کہتے ہوئے اس کا کوئی خاص مقصد نہیں تھا اور نہ ہی وہ اسے ہراساں کرنا چاہتا تھا۔ اس پر اس نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔ جب اس نے بلڈنگ پہنچ کر یہ پیشکش کی کہ وہ اسے اپارٹمنٹ تک چھوڑ آئے تو اس نے طنزاً جواب دیا۔ "بہتر ہے کہ نہیں' جیسا کہ آپ کو معلوم ہے میرے پاس پہلے ہی سے بہت ملاقاتی آتے ہیں۔ بہرحال آپ کی مہربانی کا شکریہ۔"

اس رات موئڈنگ نے بائز مینیے کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ کیتھارینا کی اپنی حفاظت کے لئے اسے پولیس کی نگرانی میں رکھنا ضروری ہے' اس پر بائز مینیے نے پوچھا کیا

اسے کیتھارینا سے محبت ہو گئی ہے اس نے جواب میں کہا کہ ایسا نہیں، مگر یہ کہ وہ اسے پسند کرتا ہے اس لئے بھی کہ وہ اس کی ہم عمر ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ بائز مینے کی اس تھیوری کو نہیں مانتا کہ کیتھارینا کسی اہم سازش میں ملوث ہے۔

لیکن موئڈنگ نے جو بات نہیں بتائی --- اور یہ بات بعد میں مس وولٹرس ائم نے بلورنا والوں کو بتائی --- وہ دو نصیحتیں تھیں جو موئڈنگ نے کیتھارینا کو اس وقت کیں تھیں جب وہ اسے لفٹ تک چھوڑنے گیا تھا۔ اگرچہ ان نصیحتوں کی وجہ سے اس کی ملازمت ختم ہو سکتی تھی۔ اس سے اس کی اور اس کے ساتھیوں کی زندگی بھی خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ مگر اس نے اس کا خیال نہ کرتے ہوئے اس وقت جب وہ اور کیتھارینا لفٹ کے سامنے کھڑے تھے اس سے کہا تھا کہ :

"ایک تو فون کو بالکل ہاتھ نہ لگانا اور دوسرے صبح کی خبریں مت پڑھنا"

لیکن اس سے یہ واضح نہیں تھا کہ اس کا مطلب "ایکسپریس" اخبار سے تھا، یا محض کسی بھی اخبار کی خبروں سے۔

-۲۱-

اسی دن یعنی بروز جمعرات ۲۱ فروری ۱۹۷۴ء، دوپہر کو ساڑھے تین بجے بلورنا موسم سرما کے مقام پر اسکینگ کے لئے تیاری کر ہی رہا تھا کہ اسی وقت اس کی ساری چھٹیاں غارت ہو گئیں کہ جن کی تیاری میں اس نے کئی ہفتے لگائے تھے۔ اس نے تھوڑی دیر کے لئے سوچا کہ کل رات والی چہل قدمی کس قدر شاندار تھی کہ جب یہاں پہنچنے کے فوراً بعد وہ اور ٹروڈے دو گھنٹے تک برف میں دھنستے ہوئے چلتے رہے۔ اس نے یاد کیا کہ آتشدان کے قریب بیٹھ کر شراب کا پینا، کھلی کھڑکی کے قریب گہری نیند میں غرق ہونا، صبح آرام آرام سے ناشتہ کا لطف اٹھانا اور چند گھنٹوں گرم کپڑوں میں لپٹے لپٹائے ٹہلنا، سب کچھ کتنا خوشگوار تھا۔

ٹھیک اسی وقت جب وہ باہر جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ اخبار ایکسپریس سے یہ شخص وارد ہو گیا۔ بغیر کسی تمہید اور تعارف کے اس نے کیتھارینا کے بارے میں سوالات شروع

کر دئے کہ کیا وہ اس پر شبہ کرتا ہے کہ وہ کوئی جرم کر سکتی ہے؟

"تمھارا مطلب کیا ہے؟" اس نے جواب میں کہا۔ "میں ایک اٹارنی ہوں۔ اس لئے کہہ سکتا ہوں کہ ہر شخص جرم کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ مگر تم یہ کس جرم کی بات کر رہے ہو؟ کیتھارینا! اس کے بارے میں تو کسی قسم کا شبہ کرنا ہی نہیں چاہئے --- آخر تمہیں یہ خیال کیسے آیا؟ اور کیا بات ہوئی کہ تم نے اس کے بارے میں یہ سوچا؟"

جب اس کو بتایا گیا کہ ایک اشتہاری ملزم نے کیتھارینا کے اپارٹمنٹ میں رات گذاری' جس کی وجہ سے آج صبح گیارہ بجے سے پولیس اس سے پوچھ گچھ میں مصروف ہے۔ یہ سنتے ہی پہلا خیال جو بلورنا کے ذہن میں آیا وہ یہ کہ اسے فوراً واپس جا کر کیتھارینا کی مدد کرنا چاہئے۔ جہاں تک ایکسپریس کے نمائندے کے تاثرات تھے تو وہ اس کو کوئی ایمرجنسی کا معاملہ نہیں سمجھ رہا تھا۔ یا یہ کہ بلورنا کو اس کی باتوں سے یہ اندازہ ہوا۔ کیونکہ اس نے فوراً یہ کہا کہ حالات اس قدر بگڑے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ بلورنا کچھ کیتھارینا کے کردار کے بارے میں بتا دے۔ جب اس نے کچھ بتانے سے انکار کیا تو اس شخص نے فوراً کہا کہ یہ اچھی بات نہیں ہے اور اس سے غلط مطلب نکالا جا سکتا ہے۔ یہ اخبار کے پہلے صفحہ کی خبر ہے۔ اس لئے اس قسم کے مقدمے میں کسی کے بارے میں بتانے سے انکار کرنا یہ ثابت کرے گا کہ ملوث فرد کا کردار ٹھیک نہیں ہے۔ اس وقت تک بلورنا شدید غصہ اور ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہو چکا تھا' للذا اس نے زور دیتے ہوئے کہا "کیتھارینا انتہائی سمجھدار' ذہین' اور ٹھنڈے مزاج کی عورت ہے"

اب تک بلورنا کا واسطہ کسی اخبار سے نہیں پڑا تھا' اور پھر ایکسپریس جیسے اخبار سے تو بالکل ہی نہیں۔ جب اخباری نمائندہ اپنی پورشے کار میں بیٹھ کر چلا گیا تو بلورنا نے اسکینگ کا ارادہ ترک کر دیا۔ اس نے سوچا کہ اب اسے چھٹیوں کے بارے میں بھول جانا چاہئے۔ اسی سوچ میں گم جب وہ اوپر گیا تو ٹروڈے بالکونی میں دھوپ میں بیٹھی اونگھ رہی تھی۔ پریشانی کے عالم میں اس نے ٹروڈے کو بتایا کہ کیا ہوا ہے؟

"تم نے اسے فون کیوں نہیں کیا؟" اس نے کہا

اس نے تین چار بار فون کرنے کی کوشش کی مگر ہر بار آپریٹر نے بتایا کہ دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آ رہا ہے رات گیارہ بجے اس نے ایک بار پھر کوشش کی۔ لیکن اس

بار بھی کوئی جواب نہیں آیا- اگرچہ اس رات اس نے خوب شراب پی مگر پھر بھی اسے نیند نہیں آئی اور رات کروٹیں گذارتے ہی گزری-

-۲۲-

جمعہ کی صبح کو ساڑھے نو بجے جب وہ ناشتہ کے لئے آیا تو وہ خود کو تھکا ہوا اور مضمحل محسوس کر رہا تھا- ٹروڈے نے اس کی جانب ایکسپریس اخبار کو بڑھا دیا جس میں کیتھارینا کا ایک بڑا فوٹو جلی سرخی کے ساتھ تھا:

کیتھارینا بلوم
ایک ملزم کی محبوبہ

اس کے بعد یہ تفصیل دی ہوئی تھی:

> اپنے مرد ملاقاتیوں کے بارے میں کسی قسم کی معلومات فراہم کرنے سے انکار- لڈوگ گوٹن قانون سے بھاگا ہوا قاتل ہے کہ جس کی تلاش میں پولیس ڈیڑھ سال سے مصروف ہے- اگر اس کی محبوبہ کیتھارینا بلوم جو پیشہ کے اعتبار سے ہاؤس کیپر ہے' اس کو فرار ہونے میں مدد نہ دیتی اور اس کی تلاش کے تمام سراغ چھپا نہ لیتی تو اس کو کل گرفتار کیا جا سکتا تھا- پولیس کا خیال ہے کہ بلوم اس سازش میں کچھ عرصہ سے ملوث ہے- (تفصیل کے لئے دیکھئے آخری صفحہ بعنوان: مرد ملاقاتی)

آخری صفحہ پڑھ کر اسے پتہ چلا کہ ایکسپریس کے نمائندے نے کس طرح اس کے بیان کو مسخ کر کے چھاپا ہے- اس نے کہا تھا کہ "کیتھارینا انتہائی سمجھدار' ذہین' اور ٹھنڈے مزاج کی عورت ہے-" اسے بدل کر اسے برف کی طرح سرد اور انتہائی محتاط بنا دیا تھا- اس کا یہ کہنا کہ ہر شخص میں جرم کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے' اس کو بدل کر اس طرح کر دیا تھا کہ "وہ مکمل طور پر جرم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے-" آگے چل کر لکھا تھا

کہ :

گیملس بروش کے پاسٹر نے مندرجہ ذیل باتیں بتائیں : ”میں اس کے ماضی کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر یہ ضرور کہوں گا کہ اس کا باپ خفیہ طور پر کمیونسٹ تھا اس کی ماں کو بطور ہمدردی کچھ وقت کے لئے میں نے ملازم رکھ لیا تھا' مگر اس نے مقدس شراب کی چوری کی اور کئی مرتبہ چرچ میں چھپ کر رنگ رلیاں مناتے ہوئے پکڑی گئی۔“

تفتیش کے دوران معلوم ہوا کہ دو سال سے بلوم کے گھر مرد ملاقاتی آتے تھے۔ کیا اس کا اپارٹمنٹ سازشیوں کا گڑھ تھا' بدمعاشی کا اڈہ تھا۔ یا اسلحہ چھپانے کی جگہ؟ کس طرح سے ایک گھریلو ملازمہ اس قابل ہوئی کہ وہ ۱۱۰۰۰۰ مارک کی مالیت کا اپارٹمنٹ خرید سکے؟ کیا بنکوں سے جو روپیہ لوٹا گیا اس میں اس کا بھی حصہ تھا؟ پولیس اس سلسلہ میں تفتیش کر رہی ہے۔ پبلک پراسیکیوٹر کا آفس دن رات اس مقدمہ میں مصروف ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے کل کا اخبار دیکھئے ”ایکسپریس ہر اس جگہ ہوتا ہے کہ جہاں کچھ ہوتا ہے۔ مکمل کہانی کے لئے کل کا ویک اینڈ ایڈیشن دیکھئے۔“

اسی دوپہر بلورنا نے ہونے والے واقعات کی کڑیوں کو اس طرح ملایا :

۱۰ : ۲۵۔ لوڈنگ کا فون آیا۔ بہت تھکا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اس کا اصرار ہے کہ میں جلد واپس پہنچوں اور ایلوز سے فوراً رابطہ قائم کروں۔ لوڈنگ نے بتایا کہ ایلوز اپنے حواس میں نہیں ہے۔ چونکہ میں نے اسے ایسی حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا' اس لئے مجھے تعجب ہے۔ اس وقت وہ بوڈ بیڈلنگ میں عیسائی تاجروں کی ایک کانفرنس میں شرکت کر رہا ہے جہاں وہ خصوصی مقرر ہے۔ اس کے بعد سوال و جواب کے سیشن کی ذمہ داری بھی اسی کی ہے۔

۱۰ : ۴۰۔ کیتھارینا کا فون آیا' اس نے معلوم کیا کہ واقعی میں نے یہی کچھ بیان دیا ہے

جو کہ ایکسپریس اخبار میں چھپا ہے۔ مجھے خوشی ہوئی کہ وہ پرسکون تھی۔ میں نے وضاحت
سے بتایا کہ پورا واقعہ کس طرح سے پیش آیا۔ جواب میں' اس نے اس قسم کی بات کہی
"مجھے آپ پر یقین ہے۔ میں جانتی ہوں کہ یہ حرامزادے کس طرح سے بیانات کو بگاڑتے
ہیں۔ اس صبح کو انہوں نے میری ماں کا بھی سراغ لگا لیا جو کہ سخت بیمار ہے۔ اس کے علاوہ
انہوں نے بریث لوح اور دوسرے لوگوں سے بھی رابطہ کیا ہے۔" میرے پوچھنے پر کہ وہ
کہاں ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ ایلزے کے گھر ہے اور اسے دوبارہ تفتیش کے لئے جانا ہے۔

۰۰ : ۱۱۔ ایلوز کا فون آیا۔ اگرچہ میں اسے بیس سال سے جانتا ہوں مگر زندگی میں پہلی
بار اسے اس پریشانی اور ہیجانی کیفیت میں پایا۔ اس نے کہا کہ مجھے فوری طور پر واپس آ کر
اس کی ایک انتہائی نازک معاملہ میں مدد کرنی ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ میٹنگ میں اپنا مقالہ
پڑھ چکا ہے۔ اب تاجروں کے ساتھ لنچ ہے اور پھر سوال و جواب کا سیشن ہے۔ اس کے
بعد ایک غیر رسمی استقبالیہ میں شرکت کرنی ہے اور پھر وہ ساڑھے سات و ساڑھے نو بجے
کے درمیان یہاں سے روانہ ہو جائے گا' اس کی خواہش ہے کہ وہ فوراً میرے پاس آئے
اور کچھ مشورے لے۔

۳۰ : ۱۱۔ ٹروڈے نے بھی اس خیال کی تائید کی کہ ہمیں فوراً روانہ ہو جانا چاہئے اور
کیتھارینا کی مدد کرنی چاہئے۔ میں نے اس کی طنزیہ مسکراہٹ سے اندازہ لگا لیا کہ وہ ایلوز
کے مسائل کے بارے میں اندازہ لگا چکی ہے (اور شاید یہ ہمیشہ کی طرح صحیح بھی ہو)۔

۱۵ : ۱۲۔ ریزرویشن کرا لی گئی۔ سامان باندھ لیا گیا۔ بل کی ادائیگی کر دی گئی۔ ہماری یہ
چھٹیاں جو مشکل سے چالیس گھنٹے رہیں' اس وقت ختم ہونے کو آئیں کہ جب ہماری ٹیکسی
ایرپورٹ کے لئے روانہ ہو گئی۔ ایرپورٹ پر ہم نے دو سے تین بجے تک کھر کے چھٹنے کا
انتظار کیا۔ میرے اور ٹروڈے کے درمیان کیتھارینا کے بارے میں طویل بات چیت ہوئی۔
ٹروڈے کو پتہ ہے کہ میں کیتھارینا کو بہت پسند کرتا ہوں۔ اس موضوع پر بھی بات ہوئی کہ
ہم نے کس طرح سے کیتھارینا کو بار بار سمجھایا کہ وہ اپنے ناخوشگوار بچپن اور ناکام شادی کو
بھول جائے۔ اس بات کی بھی کوشش کی کہ پیسوں کے معاملات میں اس کی انا کو ٹھیس نہ
لگے۔ ہم نے اسے اپنے فنڈ سے بنک سے کریڈٹ پر ادھار دلوایا اور اس کو قائل کیا کہ اگر
وہ بنک کو ٪ ۱۴ کے بجائے ہمیں ٪ ۹ ادا کرے تب بھی ہمیں نقصان نہیں ہو گا۔ اس پر وہ

بڑی مشکل سے راضی ہوئی۔ دیکھا جائے تو ہم کیتھارینا کے احسان مند ہیں' کیونکہ اس نے ہمارے گھر کا انتظام حسن و خوبی سے سنبھال لیا تھا' اس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ہمارے اخراجات گھٹ گئے تھے بلکہ ہمیں اس قدر بے فکری ہو گئی تھی کہ ہم اپنا زیادہ وقت پیشہ ورانہ سرگرمیوں میں صرف کرنے لگے تھے۔ اس کی وجہ سے ہم ان الجھنوں اور پریشانیوں سے آزاد ہو گئے تھے کہ جن میں پیشہ ورانہ مصروفیات اور گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے اب تک جکڑے ہوئے تھے۔

اس وقت ساڑھے چار بجے تھے۔ جب ہم نے دیکھا کہ کہر چھٹنے کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ تو ہم نے فیصلہ کیا کہ ٹرین کے ذریعہ سفر کیا جائے۔ لہٰذا ہم ٹیکسی لے کر اسٹیشن پہنچے اور پونے پانچ بجے فرینکفرٹ کی ٹرین پکڑ لی۔ سفر انتہائی خراب تھا۔ پورا جسم ٹوٹ رہا تھا اور برابر متلی کا احساس ہو رہا تھا۔ ٹروڈے بھی خاموش اور پریشان تھی۔ وہ پیش آنے والے حادثہ کا اندازہ لگا لیتی ہے۔ انتہائی تھکاوٹ کے باوجود ہم نے میونک کے لئے ٹرین بدلی اور کوشش کر کے سونے کی سیٹیں حاصل کر لیں۔ ہم دونوں کو اندازہ تھا کہ آنے والے دنوں میں ہمیں کیتھارینا کے مسائل اور لوڈنگ و اشٹراوب لیڈر کی مشکلات سے نمٹنا ہو گا۔

-۲۳-

ہفتہ کی صبح کو جب وہ اسٹیشن پر اترے تو اس وقت تک شہر میں تہوار کی فضا باقی تھی۔ دونوں میاں بیوی تھک کر چور ہو چکے تھے۔ پلیٹ فارم پر پہلی جو چیز نظر آئی وہ ایکسپریس اخبار تھا۔ اس بار بھی کیتھارینا صفحہ اول پر تھی۔ اس میں وہ پولیس اسٹیشن کی سیڑھیوں پر سادہ کپڑوں میں ملبوس پولیس افسر کے ساتھ کھڑی تھی۔

قاتل کی داشتہ نے خاموشی اختیار کئے رکھی

گوٹن کے بارے میں کوئی سراغ نہیں ملا

پولیس پوری طرح سے چوکنا ہے

ٹروڈے نے اخبار خریدا اور پھر ٹیکسی لے کر وہ گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت جب کہ ٹروڈے گھر کا دروازہ کھول رہی تھی اور وہ ٹیکسی ڈرائیور کو پیسے دے رہا تھا۔

ڈرائیور نے اخبار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"اس میں آپ لوگوں کا بھی ذکر ہے- میں نے آپ کو فوراً ہی پہچان لیا تھا- آپ اٹارنی اور اس کے باس ہیں- ٹھیک ہے نا!"

بلورنا نے اس شخص کو زیادہ ہی ٹپ دیدی- وہ کھسیانی ہنسی ہنسا اور ان کا سامان اٹھا کر بڑے کمرے تک لایا- پھر خوشگوار انداز میں مسکرا کر بولا "خوش رہو-"

اس دوران ٹروڈے نے کافی کے لئے پانی گرم کرنے کو رکھ دیا تھا اور خود باتھ روم میں ہاتھ دھو رہی تھی- کمرے میں ایکسپریس اخبار اور ۲ ٹیلی گرام رکھے تھے' ایک لوڈنگ کی طرف سے اور دوسرا اشٹراوب لیڈر کی جانب سے- لوڈنگ نے لکھا تھا کہ "تم نے مجھ سے کوئی رابطہ نہیں کیا' اس سے مجھے تکلیف ہوئی" اشٹراوب لیڈر کے ٹیلی گرام میں تھا کہ "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس وقت تم نے میرا ساتھ کیوں چھوڑ دیا؟- تمہارے فون کا فوری انتظار رہے گا-"

اس وقت صبح کے سوا آٹھ ہوئے تھے- کیتھارینا اسی وقت انہیں ناشتہ دیا کرتی تھی' ان کی آنکھوں میں وہ منظر گھوم گیا- سجی سجائی پھولوں سے آراستہ میز' دھلا ہوا میز پوش و نیپکنز' ناشتہ کے لئے مختلف قسم کی روٹیاں' شہد' انڈے' کافی- ٹروڈے کے لئے خاص طور سے سینکے ہوئے ٹوسٹ اور جام- ٹروڈے اس وقت اور بھی جذباتی ہو گئی کہ جب وہ چند سلائس و مکھن و شہد لے کر آئی "جو وقت گذر گیا اب وہ کبھی لوٹ کر واپس نہیں آئے گا- وہ اس لڑکی کو تباہ کر کے رکھ دیں گے- اگر پولیس یہ کام نہیں کر سکے گی تو پھر یہ ایکسپریس کر دکھائے گا- جب اخبار اپنا کام کر چکے گا تو بقیہ کام لوگ پورا کر دیں گے- ذرا پہلے خبر پڑھو' پھر ان شریف ملاقاتیوں کو فون کرنا-"

خبر یہ تھی:

> ایکسپریس اپنی انتھک کوششوں کے بعد اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ اپنے قارئین کو تمام واقعات سے باخبر رکھ سکے- اس نے کامیابی کے ساتھ وہ تمام معلومات اکٹھی کر لی ہیں- کہ جو بلوم کے کردار اور اس کے پوشیدہ ماضی کے بارے میں روشنی ڈالتی ہیں- ایکسپریس کے رپورٹر نے بڑی جستجو کے بعد بلوم کی مفلوج ماں کا پتہ لگایا جس نے

شکایت کی کہ اس کی لڑکی ایک عرصہ سے اس سے ملنے نہیں آئی۔ جب اس کو بلوم کے بارے میں ناقابل تردید حقائق سے آگاہ کیا گیا تو اس نے صرف یہ کہا "اس کا نتیجہ یہی نکلنا تھا اور یہی انجام ہونا تھا" بلوم کے سابق شوہر ولہم بریٹ لوح جو کہ ایک باعزت ٹکسٹائل مزدور ہیں اور جنہوں نے اپنی بیوی کو اس کی مرضی سے علیحدگی کے بعد طلاق دی۔ وہ اخبار کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کے خواہش مند تھے۔ انہوں نے بمشکل اپنے آنسو ضبط کرتے ہوئے کہا "مجھے اب پتہ چلا کہ وہ کیوں مجھے چھوڑ کر چلی گئی' اور کیوں اس نے مجھے اس طرح سے دھتکار دیا۔ کیونکہ وہاں تو معاملہ ہی دوسرا تھا۔ ہماری سیدھی سادھی خوشیاں اس کے لئے کافی نہ تھیں۔ اسے ہر چیز کی بہت ہوس ہے۔ ورنہ ایک سیدھی سادھی کام کرنے والی لڑکی کو کون پورشے جیسی قیمتی کار میں لئے پھر سکتا ہے؟ لیکن یہ ہوا! (یہ بات اس نے بڑی دانشمندی کے ساتھ کہی) تم میری ایک نصیحت اپنے قارئین تک پہنچا دو: سوشلزم کے فاسد خیالات کو ایک نہ ایک دن ختم ہونا ہے۔ میں تم سے اور قارئین سے پوچھتا ہوں کہ گھر میں کام کرنے والی لڑکی کے پاس اس قدر پیسہ کہاں سے آیا؟ یہ تو یقینی بات ہے کہ ایمانداری سے نہیں۔ مجھے اب پتہ چلا کہ میں کیوں اس کے انقلابی خیالات سے اس قدر خوف زدہ رہتا تھا؟ چرچ کی جانب اس کا رویہ بڑا مخالفانہ تھا۔ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں اولاد کی نعمت سے محروم رکھا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ میری پرخلوص محبت کے مقابلہ میں اس قاتل اور چور کی آغوش میں زیادہ خوشی محسوس کرتی ہے تو میں اس کے کردار کو سمجھ گیا۔ اس کی ان بیوفائیوں کے باوجود میں اس کے لئے آنسو بہاتا ہوں۔ میری پیاری کیتھارینا! کیا اچھا ہوتا کہ تم میرے ساتھ رہتیں۔ ایک وقت ضرور آتا کہ جب ہم اس قابل ہو

جاتے کہ گھر اور گاڑی کے مالک ہو جاتے۔ ہاں! یہ صحیح ہے کہ میں
تمہیں پورشے تو نہیں دے سکتا تھا لیکن وہ خوشی ضرور دے سکتا تھا
کہ جو ایک معمولی مزدور کے بس میں ہوتی ہے۔"

اخبار کے آخری صفحہ پر سرخی تھی کہ: "ریٹائرڈ جوڑے کو صدمہ تو ہوا' مگر وہ حیران نہیں ہوئے" بلورنا نے دیکھا کہ کالم کو نمایاں کرنے کی غرض سے اس پر سرخ نشانات لگائے گئے تھے۔

برٹولڈ ہیپرٹز' اسکول کے ریٹائرڈ پرنسپل اور ان کی بیوی ارنا ہیپرٹز کو بلوم کی سرگرمیوں کے بارے میں سن کر صدمہ تو ہوا' مگر وہ خاص طور پر حیران نہیں ہوئے۔ لیمگوس اخبار کی خاتون رپورٹر نے اس جوڑے سے ان کی شادی شدہ لڑکی کے گھر ملاقات کی' جو کہ شہر کے سینوٹوریم کی ڈائریکٹر ہے۔ مسٹر ہیپرٹز نے کہ جو کلاسیکی زبانوں اور تاریخ کے استاد رہے ہیں۔ اور جن کے ہاں بلوم نے تین سال کام کیا ہے' یہ بیان دیا کہ "وہ ہر لحاظ سے انقلابی ہے' وہ بڑی ہوشیاری سے ہمیں دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گئی۔"

(جب بلوم نے فون کر کے ہیپرٹز سے اس بیان کے بارے میں پوچھا تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ "اس نے یہ کہا تھا کہ "اگر بلوم انقلابی ہے تو وہ لوگوں کی مدد کرنے' ذہانت' اور انتظامی صلاحیتوں میں انقلابی ہے۔ ایک استاد کی حیثیت سے میرا چالیس سالہ تجربہ ہے۔ اس عرصہ میں' میں نے کم ہی دھوکہ کھایا ہے")

صفحہ اول کی بقایا خبر:

بلوم کا سابق شوہر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ جب اخبار کا رپورٹر اس سے بینڈ کی ایک ریہرسل میں ملا تو اس نے اپنے آنسو چھپانے کے لئے منہ موڑ لیا۔ بینڈ کے دوسرے اراکین میں سے ایک مسٹر میفلز نے جب کیتھارینا کا نام سنا تو وہ گھبرا کر ایک طرف ہو گیا۔ افسوس کہ کارنول کی معصوم خوشیاں ایک مزدور کے لئے کسی

راحت کا باعث نہیں رہیں۔

آخر میں بلورنا اور ٹروڈے کے نہانے کے تالاب کی تصویر' جس کا عنوان تھا: "ان واقعات میں مسز بلورنا کا کیا رول ہے کہ جو کبھی سرخ ٹروڈے کہلاتی تھی؟ اور اس کا شوہر جو خود کو کبھی بائیں بازو والا کہتا تھا۔ ڈاکٹر بلورنا: مہنگا وکیل' اپنی بیوی ٹروڈے کے ساتھ' اپنے لکژری ہوم میں سومنگ پول کے پاس۔

-۲۴-

جمعہ کی صبح کو کیتھارینا کو ایک بار پھر پولیس اسٹیشن تفتیش کے لئے لیجایا گیا۔ اس کو لیجانے کے لئے عورت پولیس افسر پلیسنزر اور ایک مسلح پولیس افسر تھا۔ کیتھارینا اپنے اپارٹمنٹ میں نہیں تھی بلکہ وہ صبح پانچ بجے اپنی گاڑی میں مس وولٹرس ہائم کے گھر چلی گئی تھی۔ عورت پولیس افسر کو معلوم تھا کہ کیتھارینا کہاں ہے؟

(انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہمیں ڈاکٹر اور مسز بلورنا کی تکالیف اور اذیتوں کو نہیں بھولنا چاہئے کہ کس طرح انہوں نے اپنی چھٹیاں ختم کیں۔ ٹیکسی لے کر ایئر پورٹ گئے۔ کہر چھٹنے کے انتظار میں بیٹھے رہے۔ پھر ٹیکسی لے کر ریلوے اسٹیشن گئے۔ فرینکفرٹ کی ٹرین پکڑی' میونک آئے۔ رات بھر سلیپر میں جھٹکے کھاتے ہوئے صبح ہوتے ہوتے گھر پہنچے۔ یہاں ان کا سامنا ایکسپریس اخبار سے ہوا۔ بلورنا کو اس پر افسوس تھا اس نے کیتھارینا کو فون کرنے کے بجائے' جس کے بارے میں اسے معلوم تھا کہ وہ زیر تفتیش ہے' اس نے آخر ہاش کو فون کیوں نہیں کیا؟)

جمعہ کے دن کیتھارینا سے جو تفتیش کی گئی اس میں موئڈنگ' عورت پولیس افسر پلیسنزر' پبلک پراسیکیوٹرز' کورٹن اور ہاش اور اسٹینوگرافر انا لوکسٹر تھی (جو بلوم کے زبان کے استعمال اور جملوں کی ساخت کے اعتراضات سے چڑی ہوئی تھی۔ اس نے بلوم کو "خود پسند" کا خطاب دیدیا تھا) تفتیش میں شامل تمام لوگوں کو جس بات پر تعجب ہوا وہ یہ تھی کہ بائز مینے کا موڈ بڑا خوشگوار تھا۔ وہ کمرے میں ہاتھ ملتے ہوئے داخل ہوا اور کیتھارینا کے ساتھ بڑے ہمدردانہ انداز میں پیش آیا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ان چند باتوں کی معافی مانگی

کہ جن کا ذمہ دار اس کا دفتر نہیں بلکہ وہ خود تھا۔ اس کے بعد اس نے ضبط شدہ چیزوں کو فہرست میں ترتیب وار دیکھنا شروع کیا۔ یہ چیزیں مندرجہ ذیل تھیں:

۱۔ ایک چھوٹی، پرانی سبز رنگ کی نوٹ بک، جس میں سوائے چند فون نمبروں کے اور کچھ نہ تھا۔ ان نمبروں کو چیک کیا جا چکا تھا۔ مگر ان سے کوئی خاص بات معلوم نہیں ہوئی تھی۔ کیتھارینا اس ڈائری کو پچھلے دس سال سے استعمال کر رہی تھی۔ تحریر شناسی کے ایک ماہر نے کہ، جو گوٹن کی تحریر سے اس کا سراغ لگانے میں مصروف تھا، (دوسری اور باتوں کے علاوہ گوٹن فوج کا بھگوڑا بھی تھا۔ اس نے ایک آفس میں بھی کام کیا تھا۔ اس طرح اس نے اپنی لکھائی کے کئی نشانات چھوڑے تھے) اس نے کیتھارینا کی تحریر کو کلاسیکی نمونہ قرار دیا۔ جب وہ ۱۶ سال کی تھی اس وقت اس نے قصائی گیبر کا فون نمبر لکھا تھا۔ ۱۷ سال کی عمر میں ڈاکٹر کلوٹن کا، ۲۰ سال کی عمر میں مسٹر فہزن کا، کہ جن کے پاس وہ اس وقت کام کر رہی تھی۔ بعد میں کیٹررز، ریسٹورانٹ اور اپنے ہم پیشہ دوستوں کے پتے اور نمبر لکھے تھے۔

۲۔ بنک اکاؤنٹ کی تفصیل۔ تمام اندراجات کے بارے میں حاشیہ پر لکھی ہوئی تفصیلات تھیں۔ رقم جو اس نے جمع کی یا نکالی۔ یہ تمام اندراجات درست تھے۔ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں تھی۔ یہی صورت اس چھوٹی فائل کی تھی کہ جس میں اس نے ہاٹیکس کمپنی کے متعلق تمام تفصیلات لکھ رکھی تھیں۔ اس کمپنی سے اس نے اپارٹمنٹ خریدا تھا۔ اس کے علاوہ ٹیکس کی ادائیگی، آمدنی کا ڈیکلریشن، بقایا جات، ان سب کو ایک ماہر اکاؤنٹنٹ نے غور سے چیک کیا۔ اسے نہ تو کہیں کوئی غلطی نظر آئی نہ ہی کسی چھپی یا پوشیدہ آمدنی کے بارے میں پتہ چلا۔

بائز مینے یہ ضروری سمجھتا تھا کہ اس کے مالی وسائل کی اچھی طرح سے جانچ پڑتال کی جائے۔ خاص طور سے پچھلے دو سالوں کی جنہیں مذاق میں وہ "مرد ملاقاتیوں کا عہد" کہتا تھا۔ خوب جانچ پڑتال ہوئی مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ ہاں، یہ ضرور پتہ چلا کہ کیتھارینا ہر مہینہ اپنی ماں کو ۱۵۰ مارک بھیجا کرتی تھی۔ اس کی طرف سے کوئر کی فرم کولٹز کو یہ ہدایات تھیں کہ وہ گیملس بروش میں اس کے باپ کی قبر کی دیکھ بھال کیا کریں۔

اس نے جو رقم فرنیچر۔ برتن اور کپڑوں کی خریداری پر خرچ کی، اور پیٹرول کے جو اخراجات تھے، ان سب کو انتہائی احتیاط کے ساتھ چیک کیا گیا، مگر کہیں بھی کوئی غلطی نہیں

ملی- اکاؤنٹنٹ نے بائز مینے کو فائل واپس کرتے ہوئے کہا "میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر وہ رہا ہو جائے اور اسے کسی ملازمت کی تلاش ہو تو مجھے ضرور بتا دینا- ہم ایسے لوگوں کی تلاش میں ہوتے ہیں- مگر یہ مشکل ہی سے ملتے ہیں-"

بلوم کے فون بلوں سے کسی شبہ کو تقویت نہیں پہنچی- یہ ضرور پتہ چلا کہ اس نے دور دراز مقامات پر فون کرنے سے گریز کیا ہے- یہاں یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ کیتھارینا ۱۵ سے ۳۰ مارک تک اپنے بھائی کرٹ کو بھجواتی تھی تاکہ اس کا جیب خرچ چل جائے- بلوم نے کوئی چرچ ٹیکس ادا نہیں کیا- اس کے ریکارڈ سے یہ پتہ چلا کہ اس نے ۱۹۶۶ء میں کیتھولک چرچ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی-

۳- ایک چھوٹی سی نوٹ بک تھی کہ جس میں مختلف قسم کے اندراجات تھے- اس میں چار کالم تھے- ایک میں بلورنا کے گھر کا حساب کتاب تھا- اس میں اس رقم کا اندراج تھا کہ جو وہ کھانے پینے کی اشیاء، ڈرائی کلیننگ، لانڈری اور گھر کی صفائی کے لئے خریدی جانے والی چیزوں پر خرچ کرتی تھی- اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ استری کا تمام کام کیتھارینا خود کرتی تھی-

دوسرا کالم ہیپرٹز کے گھر کے بارے میں تھا- اس میں اس قسم کی تفصیلات اور اخراجات درج تھے- تیسرا، اس کے اپنے اخراجات کے بارے میں تھا- اس سے اندازہ ہوا کہ وہ بہت ہی کفایت شعاری سے خرچ کرتی تھی- کچھ مہینے تو ایسے تھے کہ جن میں اس نے مشکل سے کھانے پر ۳۰ سے ۵۰ مارک خرچ کئے تھے- یہ بھی پتہ چلا کہ وہ کبھی کبھی فلم دیکھنے جاتی تھی- اس کے پاس کوئی ٹی - وی نہیں تھا- کبھی کبھی وہ اپنے لئے چاکلیٹ بار یا چاکلیٹ کا ڈبہ بھی خرید لیتی تھی-

چوتھے کالم میں ترتیب سے اس آمدنی اور اخراجات کے بارے میں اندراجات تھے کہ جو وہ اکسٹرا کام کر کے کماتی تھی- اس میں یونیفارم کی دھلائی اور فوکس ویگن پر ہونے والا خرچہ تھا- اس موقع پر بہت ہی دوستانہ انداز میں، جس پر سب ہی کو تعجب ہوا، بائز مینے نے دخل اندازی کرتے ہوئے پٹرول کے خرچے اور ان اعداد و شمار پر اعتراض کیا کہ جو نوٹ بک اور میٹر سے مطابقت نہیں رکھتے تھے- اس نے کہا کہ بلورنا کے ہاں آنے جانے کا فاصلہ ۶ کلومیٹر ہے، ہیپرٹز کا ۸- مس وولٹرس ہائم کا ۴، اگر اس میں اکسٹرا کام پر جانے

والے کو شامل کر لیا جائے تو ۲۰ کلومیٹر کا اضافہ اور ہو جائے گا (یہ اس کی فیاضی تھی کہ اس نے اضافہ کو شامل کر لیا کہ جو ۳ کلومیٹر روز کا بنتا تھا)۔ اس طرح ایک دن میں ۲۱ سے ۲۲ کلومیٹر کا فاصلہ بنتا ہے۔ پھر وہ روز مس وولٹرس ہائم کے گھر نہیں جاتی ہے۔ مگر چلو اس کو شامل کر لو۔ تو اس طرح سے سال میں ۸۰۰۰ کلومیٹر ہوئے۔ جب کیتھارینا نے ۶ سال پہلے گاڑی خریدی تھی تو اس کے مالک کلورمر کے معاہدہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کار ۵۶۰۰۰ کلومیٹر چل چکی تھی۔ اب اگر ۶ سال کے حساب ۸۰۰۰ کو ۶ سے ضرب دیا جائے' اور اس میں ۵۶۰۰۰ کو جمع کر لیا جائے تو میٹر کو ۱۰۴۰۰۰ سے ۱۰۵۰۰۰ تک دکھانا چاہئے' جب کہ میٹر میں ۱۶۲۰۰۰ کے اعداد ہیں۔ چونکہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ اکثر اپنی ماں سے ملنے گیملس بروش جاتی تھی اور بعد میں کوئر ہوخ زاکل کے سینو ٹوریم میں یا اپنے بھائی کو ملنے جیل میں۔ اس طرح گیملس بروش اور کوئر ہاخ زاکل کا فاصلہ ۵۰ کلومیٹر بنتا ہے۔ بھائی کے پاس آنے جانے کا ۶۰ کلومیٹر اگر ان ملاقاتوں کو مہینہ میں دو مرتبہ فرض کر لیا جائے (اس کا بھائی جیل میں ڈیڑھ سال رہا' اس سے پہلے وہ گیملس بروش میں اپنی ماں کے ساتھ رہتا تھا) اس طرح ۶ سال کی مدت میں ہم مزید ۷۰۰۰ سے ۸۰۰۰ کا اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ۴۵۰۰۰ سے ۵۰۰۰۰ کلومیٹرز کا فاصلہ ہے کہ جس کے بارے میں ہمیں کوئی وضاحت نہیں ملتی۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ وہ اور کہاں کہاں جاتی تھی؟ بائز منیے کا یہ کہنا تھا کہ وہ وضاحت کرنے سے پہلے اس سوال کی اہمیت کو اچھی طرح سے سمجھ لے۔ کیا وہ ایک یا دو لوگوں سے ملتی تھی' اگر ایسا تھا تو کہاں؟

بائز منیے نے جب بڑی انکساری کے ساتھ ان اعداد و شمار کو پیش کیا تو نہ صرف کیتھارینا بلکہ دوسرے لوگ بھی اس سے بے انتہا متاثر ہوئے۔ کیتھارینا کو اس پر کوئی غصہ نہیں آیا۔ ہاں' وہ اعصابی تناؤ کا ضرور شکار ہو گئی۔ کیونکہ جب وہ بول رہا تھا تو وہ ۵۰۰۰۰ کلومیٹر کے بارے میں نہیں سوچ رہی تھی بلکہ یہ یاد کر رہی تھی کہ وہ کہاں' کب' اور کیوں گئی تھی؟ اس لئے جب وہ جواب کے لئے تیار ہوئی گی تو خاصی حد تک پر سکون ہو چکی تھی۔ اس بار اس نے نہ صرف چائے کا کپ قبول کر لیا بلکہ یہ اصرار بھی نہیں کیا کہ اس کی قیمت وہ خود ادا کرے گی۔ جب بائنر منیے بول چکا تو کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ اس وقت وہاں جو بھی موجود تھے وہ یہ سوچ رہے تھے کہ یہ ایسا نکتہ تھا کہ جو باآسانی نظر انداز

کیا جا سکتا تھا' اور اب جب کہ یہ ظاہر ہو گیا ہے تو اس سے کیتھارینا بلوم کی زندگی کے چھپے رازوں کے بارے میں پتہ چلے گا' ورنہ اب تک تو اس کی زندگی کھلی کتاب کی طرح تھی۔

کیتھارینا بلوم نے اس کا جو جواب دیا وہ ریکارڈ میں موجود ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ "یہ اعداد و شمار صحیح ہیں۔ یعنی ۲۵ کلومیٹر ایک دن کے حساب سے۔ ویسے میں نے کبھی اس بارے میں پہلے نہیں سوچا اور نہ ہی اس خرچہ کا اندراج کیا۔ لیکن میں کبھی کبھی بغیر کسی مقصد کے کار میں بیٹھ کر چل پڑتی تھی۔ میرے ذہن میں کسی خاص جگہ جانے کا کوئی منصوبہ یا ارادہ نہیں ہوتا تھا۔ کبھی کبھی میں کسی خاص جگہ جانے کا پلان بنا بھی لیتی تھی۔ میرا مطلب ہے کہ میں اسی جانب کار کو لئے چلی جاتی کہ جو مجھے اچھی لگتی تھی' جنوب میں کو بلنز کو یا مغرب میں آخن کی طرف یا لوئر رائن۔ لیکن ہر روز نہیں۔ اور نہ ہی میں یہ بتا سکتی ہوں کہ مہینے میں کتنی بار اور کتنے وقفہ سے۔ اکثر میں اس وقت جاتی کہ جب بارش ہو رہی ہوتی۔ یہ میں نہیں کہہ سکتی کہ میں ایسا کیوں کرتی تھی؟ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے کہا تھا کہ جب میں ہیپرٹز کے گھر کام پر نہیں جاتی تھی اور نہ ہی اکسٹرا کام ہوتا تھا' تو میں پانچ بجے گھر آ جاتی تھی کہ جہاں میرے لئے کرنے کو کچھ نہیں ہوتا تھا۔ میں یہ نہیں چاہتی تھی کہ روز ایلزے کے گھر جاؤں۔ خاص طور سے جب سے اس کی دوستی کونراڈ سے ہو گئی تھی۔ اکیلی عورت کے لئے ہمیشہ سینما جانا بھی ٹھیک نہیں۔ یہ ضرور تھا کہ میں کبھی کبھی چرچ میں جا کر بیٹھ جاتی تھی' کسی مذہبی جذبہ کے تحت نہیں' بلکہ اس لئے کہ وہاں خاموشی ہوتی ہے۔ مگر آج کل چرچ میں بھی لوگ زبردستی دوستی کی فکر میں رہتے ہیں اور ان میں ہمیشہ دنیاوی لوگ ہی نہیں ہوتے ہیں۔ پھر میرے کچھ دوست بھی ہیں۔ مثلاً ورنر کلورمر اور اس کی بیوی کہ جن سے میں نے فوکس ویگن خریدی ہے' کلومٹس کے اسٹاف کے چند لوگ۔ لیکن میں ان سے روز روز ملنا نہیں چاہتی تھی۔ لہٰذا میرے لئے یہ اچھی تفریح تھی کہ کار میں بیٹھوں۔ ریڈیو لگاؤں اور چل پڑوں۔ میں ہمیشہ نئے راستوں پر جاتی تھی' اور ہمیشہ بارش کے موسم میں۔ مجھے وہ راستے پسند ہیں۔ کہ جن پر درخت ہوں۔ میں کبھی کبھی ہالینڈ اور بلجیم کی سرحدوں تک چلی جاتی تھی۔ وہاں کسی ہوٹل میں کافی کا ایک کپ یا بیئر کا

ایک گلاس پیا اور پھر واپس گھر۔ اب جب آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو مجھے یہ سب یاد آ گیا۔ اگر آپ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کتنی بار۔ تو میرا جواب ہے کہ مہینہ میں دو یا تین بار۔ اس طرح میں چند گھنٹہ گھر سے باہر رہتی اور ۹، ۱۰، یا کبھی کبھی ۱۱ بجے گھر واپس آ جاتی۔ اس وقت تک میں تھک کر چور ہو چکی ہوتی تھی۔ شاید اس میں میرا ڈر بھی شامل ہو، کیونکہ میں ایسی بہت سی تنہا عورتوں کو جانتی ہوں جو اپنی شامیں شراب میں دھت ٹی - وی۔ کے سامنے بیٹھ کر گذارتی ہیں۔

اس وضاحت کو سن کر بائز بینیے کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، مگر اس نے کچھ کہا نہیں، اور نہ ہی اس قسم کا کوئی اشارہ دیا کہ وہ اس بارے میں کیا سوچ رہا ہے۔ اس نے محض سر ہلایا۔ جب اس نے ہاتھوں کو ملنا شروع کر دیا تو اس کا مطلب تھا کہ کیتھارینا بلوم کی وضاحت نے اس کی ایک تھیوری کو صحیح ثابت کر دیا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے خاموشی رہی، اور ایسا محسوس ہوا کہ جو لوگ موجود ہیں یا تو وہ حیرانی کے عالم میں ہیں یا الجھن کا شکار۔ انہیں اچانک احساس ہوا کہ کیتھارینا نے پہلی بار اپنی نجی زندگی کے بارے میں کچھ انکشافات کئے ہیں۔ اس کے بعد ضبط شدہ باقی چیزوں کو ترتیب وار جلدی جلدی دیکھ لیا گیا۔

۴۔ ایک فوٹو البم تھا۔ اس میں جن لوگوں کے فوٹو تھے ان کو آسانی سے پہچانا جا سکتا تھا۔ کیتھارینا بلوم کا باپ بیمار، چڑچڑا اور اپنی عمر سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ اس کی ماں، جس کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ کینسر کے مرض میں مبتلا بستر مرگ پر ہے۔ کیتھارینا کی اپنی تصویریں کہ جب وہ ۴ اور ۶ سال کی تھی۔ ۱۰ سال کی تصویر کہ جب وہ عشائے ربانی میں شریک ہوئی تھی۔ اس کی شادی کی تصویر کہ جب وہ ۲۰ سال کی تھی۔ اس کے شوہر، گیملس بروش کے پادری، ہمسائے، رشتہ دار اور ایلزے وولٹرس ہائم کی مختلف تصویریں تھیں۔ ایک بوڑھا شخص جسے فوراً نہیں پہچانا گیا اور جو بڑا ہنس مکھ نظر آتا تھا وہ مسٹر فہنن تھے، یعنی مجرم اکاؤنٹنٹ۔ ان کے علاوہ اس میں ایسی کوئی تصویر نہیں تھی کہ جو بائز بینیے کے مفروضات کو ثابت کرتی۔

۵۔ پاسپورٹ، جو کیتھارینا بریٹ لوح بلوم کے نام سے تھا۔ جب اس سے سفر کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ کسی سفر پر نہیں گئی۔ اس نے اپنی ملازمت کے

دوران کبھی چھٹی نہیں کی سوائے ان دنوں کے جب وہ سخت بیمار ہو گئی ہو۔ اسے چھٹیوں کی تنخواہ فہنز اور بلورنا دونوں سے ملتی تھی۔ لیکن یا تو وہ بدستور ملازمت پر جاتی رہتی تھی یا پھر چھٹیوں میں کوئی کام کرنے لگتی تھی۔

۶۔ ایک پرانا چاکلیٹ کا ڈبہ۔ جس میں ایک درجن کے قریب خطوط تھے جو اس کی ماں۔ بھائی۔ شوہر اور مس وولٹرس ہائم نے لکھے تھے۔ ان میں کسی میں کوئی ایسی بات نہ تھی کہ جس سے کسی قسم کا شبہ ہو۔ اس کے باپ کے کچھ فوٹو تھے کہ جب وہ فوج میں تھا۔ اس کے شوہر کا ایک فوٹو جس میں وہ بینڈ کی یونیفارم پہنے ہوئے تھا۔ کچھ کلنڈر کے پھٹے ہوئے صفحات تھے۔ اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کھانا پکانے کی ترکیبیں۔ ایک پمفلٹ تھا کہ جس کا عنوان تھا "چٹنی میں شیری کے فوائد۔"

۷۔ ایک فائل جس میں اسناد' ڈپلوما' طلاق کے کاغذات اور اپارٹمنٹ سے متعلق تصدیق شدہ دستاویزات تھیں۔

۸۔ تین چابیوں کے گچھے۔ ایک میں بلڈنگ' اس کے اپارٹمنٹ اور الماری کی چابیاں تھیں۔ جب کہ دو بلورنا اور ہیرٹز کے گھروں کی تھیں۔

یہ ریکارڈ کر لیا گیا کہ اوپر دی گئی اشیاء سے کسی قسم کا ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ جو شبہات پیدا کرتا۔ پٹرول کے بارے میں کیتھارینا کی وضاحت کو بھی تسلیم کر لیا گیا' اس پر مزید بحث نہیں کی گئی۔

جب یہ سب ختم ہو گیا تو بائز مینے نے اپنی جیب سے ایک سرخ رنگ کی انگوٹھی نکالی کہ جس پر ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ کیتھارینا کو دکھانے سے پہلے اس نے اپنی آستین سے اس کو چمکا کر صاف کیا۔

"کیا تم اس انگوٹھی کو پہچانتی ہو"

"ہاں" اس نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا۔

"کیا یہ تمہاری ہے؟"

"ہاں"

"تمہیں پتہ ہے کہ اس کی کیا قیمت ہے؟"

"صحیح تو معلوم نہیں' مگر کوئی زیادہ بھی نہیں ہو گی۔"

"ٹھیک" بائز منیے نے بڑے خوشگوار موڈ میں کہا' ہم نے اس کی قیمت کا اندازہ لگوا لیا ہے- ہمارے اپنے ماہرین سے بھی اور مقامی جوہریوں سے بھی تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے اور تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی نہ ہو- اس انگوٹھی کی قیمت آٹھ ہزار سے دس ہزار مارک تک ہے- شاید تمہیں اس کا اندازہ نہ ہو- میں تمہاری اس بات پر یقین کرنے کو تیار ہوں- مگر مجھے یہ ضرور بتاؤ کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ چونکہ یہ تفتیش ایسے مجرم کے بارے میں ہو رہی ہے کہ جس نے ڈاکے ڈالے ہیں- جس پر شبہ ہے کہ اس نے قتل بھی کیا ہے- اس لئے تمہارے پاس اس قسم کی انگوٹھی کا ہونا شبہ کا باعث بنتا ہے- نہ ہی اس کا تعلق نجی زندگی سے ہے' جیسے کہ بارش کے موسم میں کار لئے ادھر سے ادھر چلے جانا- اب مجھے بتاؤ کہ یہ انگوٹھی تمہیں کس نے دی؟ گوٹن نے یا تمہارے شریف ملاقاتیوں میں سے کسی نے؟ اور شاید گوٹن ہی شریف ملاقاتی ہو- اور اگر ایسا نہیں ہے تو تم "ایک خاتون ملاقاتی-" اگر مجھے اس دلکش اصطلاح کے استعمال کی اجازت ہو- بارش میں ہزاروں کلومیٹرز کا سفر کر کے کہاں جاتی تھیں؟ ہمارے لئے یہ کوئی مشکل نہیں کہ ہم یہ معلوم کر لیں کہ یہ انگوٹھی کس جوہری کی دوکان سے خریدی گئی' یا حاصل کی گئی یا چوری کی گئی- لیکن میں تمہیں ایک موقع دینا چاہتا ہوں- تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں تمہیں کسی جرم میں بالواسطہ شریک نہیں پاتا ہوں' بلکہ تمہیں ایک سادہ لوح اور رومانوی عورت سمجھتا ہوں- آخر تم کس طرح سے مجھ سے یا ہم سے اس کی وضاحت کرو گی- کیونکہ تمہارا حال یہ ہے کہ تم جنسی تعلقات کے بارے میں محتاط ہو- تمہارے دوست تمہیں پیار سے "نن" کہتے ہیں- تم ڈسکو میں جانے سے اس لئے پرہیز کرتی ہو کہ وہاں جنسی بھوک کے مارے ہوتے ہیں- تم نے اس لئے طلاق لی کہ تمہارا شوہر خود سے پیش قدمی کرتا تھا' اور اس میں فریفتگی کے جذبات نہیں تھے- ان ساری باتوں کے بعد آخر تم کس طرح سے یہ کہہ سکتی ہو کہ تم گوٹن نامی شخص سے کل سے پہلے نہیں ملیں تھیں؟- یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی دن کی ملاقات کے بعد تم اسے اپنے گھر لے آئیں' اور اس کے اتنے قریب ہو گئیں- آخر تم ان سب کی کیسے وضاحت کرو گی؟ پہلی نظر کی محبت' والہ دشیدا ہو جانا' فریفتگی میں ڈوب جانا' وغیرہ وغیرہ- تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تمہارے بیان میں اس قسم کے تضادات ہیں کہ جو شبہات کو تقویت دیتے ہیں- لیکن بات انگوٹھی تک ہی نہیں ہے اس کے علاوہ

بھی اور کچھ ہے۔

اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک بڑا سفید لفافہ نکالا۔ اس میں سے ایک فینسی' ارغوانی رنگ کا نارمل سائز کا لفافہ برآمد کیا "ہم نے اس لفافہ کو انگوٹھی کے ساتھ تمہاری دراز میں پایا۔ اس پر پوسٹ آفس کی ۱۲ / فروری ۱۹۷۴ء۔ ٦ بجے شام کی مہر لگی ہوئی ہے۔ اسے ڈوسل ڈورف کے ریلوے سٹیشن سے پوسٹ کیا گیا ہے۔ اس پر تمہارا پتہ ہے۔" بائز مینے نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا "خدا کے لئے' اگر تمہارا کوئی بوائے فرینڈ ہے جو کبھی کبھی تمہارے پاس آتا ہے۔ اور جس سے ملنے کے لئے تم جاتی ہو' جو تمہیں خط لکھتا ہے' تحفے دیتا ہے' تو اس کے بارے میں آخر تم ہمیں بتاتی کیوں نہیں؟ جس میں تمہاری شرکت اسی وقت ہو گی کہ جب گوٹن کے ساتھ تمہارے مجرمانہ روابط پائے جائیں گے' ورنہ نہیں۔"

کمرے میں موجود ہر شخص کو یہ تو معلوم ہو گیا کہ کیتھارینا نے انگوٹھی کو پہچان لیا ہے۔ لیکن اس کا بھی لوگوں کو احساس ہو گیا کہ اسے قیمت کا اندازہ نہیں تھا۔ مرد ملاقاتیوں والا حساس موضوع ایک بار پھر زیر بحث آگیا۔ کیا وہ اس لئے کچھ بتانا نہیں چاہتی کہ اس سے اس کی شہرت کو خطرہ ہے' یا وہ کسی اور کی شہرت کو خطرے میں دیکھ رہی ہے اور نہیں چاہتی کہ اسے اس معاملہ میں ملوث کرے؟

اس مرتبہ تھوڑی دیر کے لئے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

بائز مینے کی تقریر جاری رہی۔ کیا وہ یہ تسلیم نہیں کرے گی کہ یہ انگوٹھی اسے گوٹن نے دی ہے؟ وہ خاموش و پرسکون رہی۔ یا یہ کہنا چاہئے کہ جب وہ بولی ہے تو خاصی نرم پڑ چکی تھی۔

"یہ درست ہے کہ مس وولٹرس ہائم کی پارٹی میں' میں نے لڈوگ گوٹن کے ساتھ بڑے لگاؤ کے ساتھ ڈانس کیا تھا۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ میں نے اسے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ میں اس کے خاندانی نام سے اس وقت تک واقف نہیں ہوئی تھی جب تک کہ پولیس نے جمعرات کی صبح کو تفتیش کے دوران مجھے نہیں بتایا۔ اس شام ہم دونوں نے ایک دوسرے کے لئے محبت کے جذبات محسوس کئے یہاں تک کہ ہم ۱۰ بجے مس وولٹرس ہائم کے گھر سے اپنے اپارٹمنٹ آ گئے۔ جہاں تک اس انگوٹھی کے بارے میں سوال ہے' تو میں

اس کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کر سکتی- یا یہ کہنا مناسب ہو گا کہ میں نہیں چاہتی کہ اس موضوع پر کچھ بولوں- چونکہ یہ میرے پاس کسی غیر مناسب طریقے سے نہیں آئی ہے' اس لئے میں ضروری نہیں سمجھتی کہ اس بارے میں کچھ بتاؤں- جس شخص نے اسے میرے پتہ پر بھیجا ہے وہ میرے لئے اجنبی ہے- میں نے اسے اشتہاری مواد کے نمونہ کے طور پر لیا- چونکہ میں کیٹرنگ کی بزنس میں کافی مشہور ہو چکی ہوں' اس لئے میرا خیال تھا کہ یہ کسی فرم کی طرف سے تحفہ ہے- یہ سوال کہ کسی اشتہاری فرم نے اسے فینسی لفافے میں کیوں بھیجا' تو اس بارے میں' میں کیا کہہ سکتی ہوں؟ میں صرف یہ وضاحت کر سکتی ہوں کہ کھانے کے بزنس میں کچھ ایسی فرمیں ہیں جو کہ اپنا خوبصورت امیج بنانا چاہتی ہیں-"

اس سے پوچھا گیا کہ جب اسے کار چلانے کا شوق ہے تو اس نے مس وولٹرس ہائم کے گھر تک ٹرام میں سفر کیوں کیا؟ کیتھارینا نے جواب میں کہا کہ اسے کچھ اندازہ نہ تھا کہ وہ شراب زیادہ پیئے گی یا کم- اس لئے اس نے مناسب سمجھا کہ اپنی کار میں نہ جائے- جب اس سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا اس نے زیادہ شراب پی تھی؟ اور کیا وہ شراب پی کی مدہوش ہو جاتی ہے؟- تو اس نے کہا کہ نہیں' اس نے زیادہ نہیں پی تھی اور نہ ہی کبھی وہ مدہوش ہوئی- شاید صرف ایک مرتبہ- وہ بھی اپنے شوہر کے اصرار پر بینڈ کی جانب سے منعقد ایک پارٹی میں- یہاں اس کو خاص طور سے مدہوش کیا گیا تھا- وہ بھی ایک خاص شراب سے کہ جس کا لمونیڈ والا ذائقہ تھا- اس نے یہ بھی بتایا کہ اس خاص شراب سے لوگوں کو مدہوش کرنا ایک وقت میں بڑا مقبول ہو گیا تھا- جب اس کو بتایا گیا کہ اس کی وضاحت سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اسے زیادہ شراب پینے کا ڈر تھا' مگر درحقیقت اس نے زیادہ پی نہیں- تو کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اس کا گوٹن سے پہلے سے ہی کوئی پلان طے تھا؟ اس لئے اس نے اپنی کار میں جانے کی ضرورت محسوس نہیں کی اور اس کی گاڑی میں اپارٹمنٹ واپس آئی- اس نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا کہ وہ اپنے پہلے والے موقف پر قائم ہے- اس کا یقینی طور پر یہ موڈ تھا کہ وہ زیادہ شراب پیئے گی- مگر پھر اس نے ارادہ بدل دیا-

لنچ کے وقفہ سے پہلے ایک نکتہ کی وضاحت باقی رہ گئی اور وہ یہ کہ آخر اس کے پاس

کوئی چیک بک کیوں نہیں ہے؟ کیا اس کا اور بھی کوئی اکاؤنٹ ہے؟ جواب میں اس نے کہا کہ اس کا صرف ایک ہی اکاؤنٹ ہے اور اس کے پاس جو بھی رقم آتی ہے وہ اسے فوراً قرضہ کی ادائیگی میں دیدیتی ہے۔ چیک بک رکھنے میں اسے کوئی دلچسپی نہیں کیونکہ ایک تو یہ مہنگی ہے اور دوسرے اس کا استعمال پیچیدہ ہے۔ گھر اور کار کے اخراجات کے لئے وہ ہمیشہ نقد رقم استعمال کرتی ہے۔

-۲-

اب ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ آخر کیوں جمعہ کی صبح کو نہ صرف بائز مینے بلکہ کیتھارینا کا رویہ بھی نرم رہا' اگرچہ یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ وہ بالکل ڈھیلی پڑ چکی تھی۔ یا اس کی قوت مزاحمت کمزور ہو گئی تھی۔ اس کے لئے صبح کا آغاز بڑا ناخوشگوار ہوا تھا۔ کسی ہمسایہ نے ایکسپریس اخبار کی کاپی مس وولٹرس ہائم کے سامنے کے دروازے سے اپارٹمنٹ میں کھسکا دی تھی' جس کو پڑھ کر دونوں عورتوں کو نہ صرف غصہ' اشتعال' اور طیش آیا' بلکہ وہ ڈر بھی گئیں۔ مگر اس کے فوری بعد بلورنا سے فون پر گفتگو نے ان کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے میں مدد دی۔ ابھی انہوں نے اخبار کو سرسری طور پر دیکھا ہی تھا' اور فون پر بلورنا سے گفتگو ختم ہی کی تھی کہ عورت پولیس افسر پلینزر آ گئی۔ اس نے کیتھارینا کے ساتھ ساتھ مس وولٹرس ہائم سے بھی کہا کہ اسے تفتیش کے لئے پولیس اسٹیشن چلنا ہو گا۔ پلینزر کے دوستانہ اور خوشگوار رویہ کی وجہ سے دونوں کو جو صدمہ ایکسپریس کی وجہ سے ہوا تھا' وہ کم ہو گیا۔

کیتھارینا نے خود کو سنبھال کے رات کے اس واقعہ پر غور کرنا شروع کیا کہ جب لڈوگ نے اسے "وہاں" سے فون کیا تھا۔

اس کا لہجہ کس قدر پیار بھرا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اسے اپنی تکالیف کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے بھی یہ سوچے کہ یہ ساری اذیتیں اس کی وجہ سے ہیں۔ نہ ہی انہوں نے اظہار محبت کیا۔ اس بارے میں اس نے اس وقت بھی منع کر دیا تھا کہ جب وہ اس رات کار میں ساتھ ساتھ جا رہے تھے۔ اس

نے فون پر صرف یہ کہا کہ وہ خوش ہے اور اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ ہمیشہ کے لئے
--- یا ایک طویل عرصہ کے لئے۔ مگر نہیں ہمیشہ کے لئے۔ ہاں، اس نے کارنول کے دو دن
آرام کرنے میں گذارے۔ اب وہ سوائے اس کے اور کسی کے ساتھ ڈانس نہیں کرے
گی۔ اب وہ صرف اسی کی ہے۔ اور یہ کہ باقی کیا حال ہے؟ وہ کیسا ہے؟ اس نے جواب
میں کہا کہ اس کے رہنے کی جگہ بہت اچھی ہے۔ اسے جو چیز بھی چاہئے وہ یہاں موجود
ہے۔ کیونکہ اس نے اسے پیار و محبت کے بارے میں بولنے سے منع کر دیا تھا اس لئے اس
نے یہی کہا کہ وہ اسے بہت بہت بہت چاہتا ہے۔ ایک دن۔ مگر اس کے بارے میں یقین
نہیں کیونکہ اس دن کے آنے میں ہفتے بھی لگ سکتے ہیں۔ کچھ سال بھی۔ لیکن وہ دن ضرور
آئے گا کہ جب وہ اسے اپنے ساتھ لے جائے گا۔ فی الحال تو وہ نہیں بتا سکتا کہ کہاں؟
غرض، اسی طرح کی باتیں کہ جو عام لوگ فون پر کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے اپنی
چاہت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس گفتگو میں انہوں نے کسی قسم کی بے تکلفی کا اظہار نہیں
کیا۔ نہ ہی اس واقعہ کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا کہ جسے بائز مینے نے بڑے بھونڈے
انداز میں بیان کیا تھا۔ صرف وہ جملے اور الفاظ تھے کہ جو دو محبت کرنے والے ایک دوسرے
سے کہتے ہیں۔ کیتھارینا نے ایلزے کو بتایا کہ یہ گفتگو شاید دس منٹ رہی ہو۔ یا تھوڑی
زیادہ۔

کیتھارینا اور لڈوگ کے درمیان یہ ٹیلی فون کی بات چیت تھی کہ جس سے بائز مینے کو
اطمینان ہو گیا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ اس کا رویہ بدل گیا تھا۔ اس کو معلوم تھا کہ کیوں
کیتھارینا نے اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کو چھوڑ دیا ہے؟ مگر خود کیتھارینا اس سے بے خبر تھی
کہ بائز مینے کے خوشگوار رویہ کا تعلق خود اس سے ہے۔ لیکن بائز مینے کو علم تھا کہ
کیتھارینا ابھی بھی اعصابی تناؤ کا شکار ہے۔ کیونکہ اس کے پاس ایک نامعلوم فون کال اور
بھی آئی تھی۔

قارئین سے درخواست ہے کہ اس باب میں جو نجی معلومات آئی ہیں ان کے ذرائع کو
دریافت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ یہ ریت کی دیواریں ہیں جو پانی کے حوض کے
گرد کھڑی کی گئی ہیں۔ جلد ہی پانی کا بہاؤ ان دیواروں کو گرا دے گا اور اس کے ساتھ ہی
تمام دباؤ اور کھچاؤ بھی ختم ہو جائے گا۔

-۲۶-

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ ویلزے وولٹرس ہائم اور بلورنا دونوں کا خیال تھا کہ کیتھارینا نے گوٹن کے فرار میں جو مدد دی ہے اس کی وجہ سے وہ بھی جرم میں شریک ہو گئی ہے۔ وولٹرس ہائم نے اس بات کو اس وقت کہا کہ جب عورت پولیس افسر پلیننزر دونوں کو تفتیش کے لئے لینے آئی تھی۔ بلورنا بھی جب اس سے ملا تو اس نے پہلی بات یہی کہی کہ فرار میں مدد کرانے کی وجہ سے وہ بھی جرم میں شریک ہو جاتی ہے۔ کیتھارینا نے گوٹن کے بارے میں اپنے جن جذبات کا اظہار کیا تھا' اس کا بھی انہیں علم تھا۔ اس نے کہا تھا کہ ! "تم یہ کیوں نہیں دیکھتیں کہ وہ واحد شخص ہے جو میری زندگی میں آیا ہے۔ میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ اس کے بچے پیدا کرنا چاہتی ہوں۔ میں اس کے لئے سالوں انتظار کروں گی' یہاں تک کہ وہ قید سے چھوٹ کر آ جائے۔"

-۲۷-

یوں کیتھارینا کی تفتیش خاتمہ پر پہنچی۔ اس سے کہا گیا کہ وہ پولیس کی دسترس میں رہے تاکہ جب وولٹرس ہائم کے دوسرے مہمانوں کے بیانات لئے جائیں تو ان کے بارے میں اس سے بھی پوچھ گچھ کی جا سکے۔ یہاں ہم اس کی بھی وضاحت کر دیں کہ آخر لڈوگ گورٹن' وولٹرس ہائم کی ڈانس پارٹی میں بطور مہمان کیسے شریک ہوا؟ کیونکہ بائز مینے کا تو یہ خیال تھا کہ اس میں اور کیتھارینا میں یہ ملاقات پہلے سے طے شدہ تھی۔
تفتیش کے بعد کیتھارینا سے کہا گیا کہ یا تو وہ گھر چلی جائے یا اپنی خوشی سے کہیں بیٹھ کر اس وقت تک انتظار کرے کہ مس وولٹرس ہائم پولیس انکوئری سے فارغ ہو جائے۔ اس نے گھر جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ حالات نے اس کے لئے اپنے اپارٹمنٹ میں رہنا ناممکن بنا دیا ہے' اس لئے وہ انتظار کرے گی اور مس وولٹرس ہائم کے ساتھ گھر جائے گی۔ باتوں کے دوران اس نے بیگ سے ایکسپریس اخبار کے دو پرچے نکالے اور سوال کیا

کہ کیا پولیس اس کی حفاظت کے لئے کچھ کر سکتی ہے تاکہ وہ اس گند سے دور رہے اور اپنی کھوئی ہوئی عزت کو دوبارہ سے بحال کر سکے۔ اس کو اس بات کا اطمینان تھا کہ اس کی تفتیش اپنی جگہ ٹھیک تھی۔ مگر جو بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی وہ یہ کہ اس کی ذاتی زندگی کے بارے میں معلومات کی کیا ضرورت تھی؟ اس کی سمجھ میں یہ بھی نہیں آ رہا تھا کہ تفتیش کی تمام تفصیلات اور خاص طور سے شریف ملاقاتیوں والی بات آخر ایکسپریس اخبار تک کیسے پہنچی؟ اور پھر وہ تمام جھوٹے اور مسخ شدہ بیانات۔

اس پر پبلک پراسیکیوٹر ہاش نے دخل دیتے ہوئے کہا کہ گوٹن کے کیس میں عوام کی بے انتہا دلچسپی کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری تھا کہ ایک پریس بیان جاری کیا جائے۔ اگرچہ اس سلسلہ میں کوئی پریس کانفرنس تو نہیں ہو سکی۔ لیکن گوٹن کی وجہ سے لوگوں میں جو اضطراب و خوف پیدا ہوا ----- کیتھارینا کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اس کی وجہ سے ہوا ---- لہٰذا ان حالات میں ضروری تھا کہ بیان جاری کیا جائے۔ اس کی اہمیت اس لئے ہو گئی کہ وہ گوٹن سے واقف ہے۔ اس لئے عوام کا اس کی ذات میں دلچسپی لینا درست ہے۔

بہرحال وہ آزاد ہے اور پریس کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ اگر اس کا شبہ ہے کہ پولیس نے یہ معلومات فراہم کی ہیں۔ تو اسے یقین دلایا جاتا ہے کہ اس صورت میں پولیس اس شخص یا اشخاص کے خلاف جو اس میں ملوث پائے گئے' سخت کاروائی کرے گی اور اس کے حقوق کی حفاظت کے لئے اس کی پوری پوری مدد کرے گی۔

کیتھارینا کو سیل تک لے جایا گیا۔ اس بار یہ ضروری نہیں سمجھا گیا کہ اس کی نگرانی کی جائے۔ ایک غیر مسلح عورت پولیس اسسٹنٹ' جس کا نام ریناٹے سنداخ تھا' وہ اس کے ساتھ رہی۔ بعد میں اس نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ کیتھارینا بلوم نے جو دو یا ڈھائی گھنٹے سیل میں گذارے۔ اس دوران اس نے اور کچھ نہیں کہا سوائے اس کے کہ ایکسپریس اخبار کے دونوں پرچے بار بار پڑھے؟۔ چائے اور سینڈوچز لینے سے اس نے صاف انکار کر دیا۔ مگر جارحانہ انداز سے نہیں بلکہ سرد مہری سے مسکراتے ہوئے۔ ریناٹے نے کوشش کی کہ وہ اس سے کپڑوں' فلموں' اور ڈانس کے بارے میں بات چیت کرے تاکہ اس کا دل بہل جائے اور وہ اپنے مسائل کو بھول جائے' مگر کیتھارینا نے خاموشی اختیار کئے رکھی۔

ریناٹے نے بعد میں بتایا کہ جب اس نے دیکھا کہ کیتھارینا ایکسپریس اخبار پڑھ کر کھو

گئی ہے تو اس نے مدد کی خاطر اپنے ساتھی ہوفٹن سے درخواست کی کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے اس کی جگہ بیٹھے' وہ خود لائبریری گئی اور وہاں سے دوسرے اخباروں کے تراشے لے کر آئی کہ جس میں بلوم کے مقدمہ کے بارے میں زیادہ اچھی رپورٹنگ تھی۔ تفتیش کی کاروائی تیسرے یا چوتھے صفحوں پر دی گئی تھی' ان میں بلوم کا پورا نام بھی نہیں دیا گیا تھا بلکہ اسے کیتھارینا - بی- ایک گھریلو ملازمہ لکھا تھا۔ ریویو اخبار میں محض دس سطروں کی خبر تھی اور کوئی تصویر نہیں تھی۔ اس نے تقریباً ۱۵ اخباروں کے تراشے اس کے سامنے رکھدیئے' لیکن اس کے باوجود وہ بلوم کو مطمئن کرنے اور تسلی دینے میں ناکام رہی' کیونکہ اس نے آخر میں کہا۔ "مگر ان کو کون پڑھتا ہے؟ مجھے معلوم ہے کہ ہر شخص ایکسپریس ہی پڑھتا ہے۔"

-۲۸-

اب یہ بتایا جائے کہ گوٹن کیوں اور کس طرح مس وولٹرس ہائم کی ڈانس پارٹی میں آیا؟ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو مس وولٹرس ہائم سے سوال کیا گیا۔ یہ بات شروع ہی سے واضح ہو گئی کہ مس وولٹرس ہائم کا رویہ ان لوگوں کے ساتھ' کہ جو اس سے سوالات کر رہے تھے' بلوم سے زیادہ جارحانہ تھا۔ اس نے بیان دیا کہ وہ ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئی' اب اس کی عمر ۴۰ سال ہے' غیر شادی شدہ ہے۔ پیشہ کے لحاظ سے ہاؤس کیپر ہے' اور کیٹرنگ کا کام کرتی ہے۔ اس سے پہلے کہ اس سے ڈانس پارٹی کے بارے میں سوالات پوچھے جائیں اس نے غیر جذباتی اور خشک لہجہ میں' جس سے اس کی بات میں وزن پیدا ہو گیا' اپنی رائے دی۔ اس کے غصیلے انداز نے وہ تاثر پیدا کیا کہ جو زور سے بولنے یا گالی دینے سے نہیں ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ ایکسپریس اخبار میں کیتھارینا کے بارے میں جو خبریں چھاپی گئی ہیں' درحقیقت ان معلومات کی فراہمی خاص طور سے اشاعت کی غرض سے پولیس نے کی ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ کیتھارینا کے بارے میں ضرور تفتیش کرنی چاہئے' مگر اس کی زندگی تباہ کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے۔ وہ کیتھارینا کو اس وقت سے جانتی ہے کہ جب وہ پیدا ہوئی تھی۔ کل سے اس میں کس قدر تبدیلی آئی ہے وہ اس سے بخوبی واقف ہے۔ وہ کوئی ماہر

نفسیات تو نہیں، مگر حالات نے کیتھارینا کا دل اپنے اپارٹمنٹ سے اچاٹ کر دیا ہے، وہی اپارٹمنٹ کہ جس سے اس کو دلی لگاؤ تھا، اور جس کو حاصل کرنے کے لئے اس نے اس قدر محنت سے کام کیا تھا۔ اس کی رائے میں یہ صورت حال اس کے لئے تباہ کن ہے۔

مس وولٹرس ہائم کی شکایتوں کا ریلہ جو بہنا شروع ہوا تو اسے روکنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ جب بالتز مینے کے لئے بھی بات حد سے بڑھ گئی تو اس نے اسے خاموش کرتے ہوئے شکایتاً" کہا کہ آخر اس نے گوٹن کو اپنے گھر میں کیوں داخل ہونے دیا؟ اس نے جواب میں کہا کہ وہ تو اس کے نام تک سے واقف نہیں تھی۔ کیونکہ نہ تو اس نے اپنا تعارف کرایا اور نہ ہی کسی اور نے اس سے ملوایا۔ اس کو تو صرف یہ معلوم ہے کہ بدھ کے روز ساڑھے سات بجے کے قریب وہ ہرتاشاؤمیل کے ساتھ آیا۔ جو اپنی دوست کلوڈیا اشٹرم اور ایک بھیس بدلے شیخ کے ساتھ تھی۔ اسے اتنا معلوم ہے کہ شیخ کے لباس والے شخص کو لوگ کارل کہہ رہے تھے۔ بعد میں اسی رات اس نے عجیب حرکتیں بھی کیں۔ لہٰذا گوٹن نامی کسی شخص سے وہ پہلے کبھی نہیں ملی تھی۔ نہ ہی اس نے یہ نام سنا تھا۔ جہاں تک کیتھرنیا کا تعلق ہے تو اس کی زندگی شروع سے اب تک اس کے سامنے ہے۔ جب اس سے کیتھارینا کے بیان کا حوالہ دے کر "کار میں اس کے گھومنے" کے بارے میں سوال کیا تو اس نے تسلیم کیا کہ اس بارے میں اسے کچھ معلوم نہیں۔ اس انکار سے، اس کا یہ بیان کہ وہ کیتھارینا کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے، کمزور پڑ گیا شریف ملاقاتیوں کے بارے میں جب اس سے پوچھا گیا تو وہ گھبرائی اور کہنے لگی کہ چونکہ اس بارے میں کیتھارینا نے اس سے کبھی بات نہیں کی۔ لہٰذا اس سلسلہ میں وہ کچھ بتانے سے معذور ہے۔ ایک بات جو اس نے اس موضوع پر کی وہ یہ کہ ان میں سے ایک کا معاملہ جذباتی ہے۔ جذباتی ہونا کیتھارینا کی طرف سے نہیں بلکہ اس ملاقاتی کی طرف سے ہے۔ اگر کیتھارینا اجازت دے تو وہ سب بتانے پر تیار ہے۔ لیکن اس کا خیال ہے کہ کیتھارینا کا کار میں گھومنے جانے کا تعلق اس شخص سے نہیں ہے۔ وہ اس شخص کے بارے میں بتانے سے اس لئے ہچکچا رہی ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتی کہ وہ شخص لوگوں کے لئے مذاق بنے۔ لیکن کیتھارینا کا رویہ ان دونوں معاملات میں یعنی گوٹن اور شریف ملاقاتی کے سلسلہ قابل ملامت نہیں ہے۔ کیتھارینا ہمیشہ سے محنت کرنے والی لڑکی رہی ہے جسے اپنے عزت کا پاس ہے۔ وہ شرمیلی اور تنہائی

پسند ہے۔ جب وہ بچی تھی تو پابندی سے چرچ جاتی تھی۔ اس کی ماں جو گیملس بروش کے چرچ میں صفائی کرتی تھی' ایک بار اسے چرچ کے ملازم کے ساتھ مقدس شراب کی بوتل سے شراب پیتے ہوئے پکڑ لیا گیا اور اس واقعہ کو "رنگ رلیاں" کہا گیا۔ اس نے ایک اسکینڈل کی صورت اختیار کر لی جس کی وجہ سے کیتھارینا کو اسکول میں پاسٹر کے ہاتھوں ذلیل ہونا پڑا۔ اس کے بعد سے اس کا دل چرچ سے برا ہو گیا۔

کیتھارینا کی ماں مسز بلوم متلون مزاج اور شراب کی رسیا رہی ہے' لیکن اس کی بھی وجہ تھی' اس کا شوہر جب جنگ سے واپس آیا ہے تو وہ بالکل بدل چکا تھا' چڑچڑا' بیمار' اور اندر سے ٹوٹا ہو انسان'۔ رہا اس کا بھائی' تو میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ اسے برے ماحول نے بگاڑ دیا۔ کیتھارینا کی شادی کی میں شروع ہی سے مخالف تھی کیونکہ مجھے اندازہ تھا کہ یہ شادی چل نہیں سکتی۔ بریٹ لوح کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ جوتے چاٹنے والوں اور موقع پرست لوگوں میں سے ہے' جو ہر اس شخص کی خوشامد کرتے ہیں کہ جن سے کوئی مطلب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اس حد تک خودنمائی ہے کہ اس سے کراہیت ہو جاتی ہے۔ کیتھارینا نے یہ شادی اس لئے کی تھی کیونکہ وہ گھر کے ماحول سے دور ہونا چاہتی تھی۔

جہاں تک کیتھرینا کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کا تعلق ہے' اس کی وہ نہ صرف زبانی تصدیق کرتی ہے بلکہ اگر ضرورت پڑے تو تحریری طور پر اس کی سند دینے کو تیار ہے۔ جب سے پبلک اور نجی دعوتوں میں "بوفے" کا سلسلہ شروع ہوا ہے' تو کیتھارینا بلوم جیسی انتظامی صلاحیت رکھنے والی عورتوں کے لئے اور زیادہ مواقع پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ دعوتوں کا انتظام کرنے' قیمتوں کے تعین۔ اور کھانوں کو خوش اسلوبی سے پیش کرنے میں ماہر ہے۔ لیکن مجھے ڈر یہ ہے کہ اگر کیتھارینا ایکسپریس اخبار کی وضاحت سے مطمئن نہیں ہوتی ہے تو اس کی اپنے کیریر سے بھی دلچسپی ایسے ہی ختم ہو جائے گی جیسے کہ اس کا دل اپنے اپارٹمنٹ سے اچاٹ ہو گیا ہے۔

مس وولٹرس ہائم کے بیان کے اس مرحلہ پر اس کو بتایا گیا کہ پولیس یا پبلک پراسیکیوٹر کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ صحافت کے اس رویہ کو' جو بلاشبہ واقعات کو مسخ کر کے غلط تصویر پیش کرتا ہے' جرم قرار دے کر' اس کو روکے یا اصلاح کرے۔ پریس کی آزادی میں اس

طرح سے دخل نہیں دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اس کی شکایت پر غور کیا جائے گا اور غیر قانونی معلومات کے انکشاف میں جو شخص یا اشخاص ملوث ہوں گے' ان کی پوری طرح سے تفتیش کی جائے گی۔

یہ نوجوان پبلک پراسیکیوٹر کورٹن تھا کہ جس نے پرجوش انداز میں پریس کی آزادی اور معلومات فراہم کرنے والے کی شناخت کی حفاظت کے بارے میں دلائل دیئے۔ اس نے زور دے کر کہا کہ ایک شخص جو خود اچھا نہ ہو اور بری صحبت میں پڑ جائے' تو وہ پریس کی سنسنی خیز خبروں کا موضوع بن جاتا ہے' جب کہ شریف اور قانون کا پابند کبھی صحافت کا موضوع نہیں بنتا۔

پھر سوال اٹھایا گیا کہ گوٹن کا اس طرح اچانک آنا' اور کارل کی پراسرار شخصیت جو کہ شیخ کا لباس پہنے ہوئے تھا' ان سب کا آپس میں یکجا ہونا' کیا یہ محض اتفاق تھا؟ اس کی اب تک صحیح طور پر وضاحت نہیں ہوئی تھی' اس لئے وہ دونوں نوجوان عورتوں سے تفتیش کے دوران اس کی تفصیل معلوم کرنا چاہتا تھا۔ مس وولٹرس ہائم کی اس بات پر ملامت کی گئی کہ اس نے مہمانوں کی پسند میں نفاست و سلیقہ کا خیال کیوں نہیں رکھا؟ مس وولٹرس ہائم نے اول تو اس اعتراض کو اس لئے تسلیم نہیں کیا کہ یہ بات ایک ایسے شخص کی جانب سے کہی گئی کہ جو اس سے عمر میں کم تھا' پولیس نے بتایا کہ دونوں لڑکیوں کو دعوت دیتے ہوئے اس نے کہا تھا کہ وہ اپنے ساتھ ایک ایک مہمان لا سکتی ہیں۔ اس کا یہ دستور نہیں کہ وہ اپنے دوستوں کے مہمانوں کی شناخت کے کاغذات دیکھے یا ان کے اچھے کردار کے لئے پولیس سے سرٹیفکیٹ طلب کرے۔ اس پر اس کو سرزنش کرتے ہوئے کہا گیا کہ اس معاملہ میں عمر سے زیادہ منصب اہم ہے' اور مسٹر کورٹن' پبلک پراسیکیوٹر کا رتبہ خاصی اہمیت کا ہے۔ اسے احساس ہونا چاہئے کہ جس معاملہ کی تفتیش ہو رہی ہے وہ بڑا نازک ہے' ------ اگرچہ بہت زیادہ سنگین تو نہیں ہے۔ بہرحال ایک ایسا جرم ہے کہ جس میں تشدد کا عنصر شامل ہے اور شواہد سے ثابت ہے کہ اس میں گوٹن ملوث ہے۔ اس لئے اسے چاہئے کہ ان معاملات میں دخل نہ دے اور انہیں ریاستی قانون کے نمائندے پر چھوڑ دے کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ کون سی تفصیلات و ہدایات ضروری ہیں اور کون سی نہیں!

جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا گوٹن اور شریف ملاقاتی ایک ہی شخص ہے تو مس

وولٹرس ہائم نے جواب دیا کہ نہیں؟ ایک ہونے کے دور دور تک کوئی امکانات نہیں ہیں۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا وہ شریف ملاقاتی سے ذاتی طور پر واقف ہے؟ کیا اس نے کبھی اسے دیکھا ہے؟ یا اس سے ملی ہے تو اس نے انکار میں جواب دیا۔ چونکہ وہ کیتھارینا کی ذاتی زندگی کے بہت سی اہم پہلوؤں سے واقف نہیں تھی۔ جن میں اس کا پراسرار طریقے سے کار میں گھومنا پھرنا بھی شامل تھا' لہٰذا اس کی شہادت کو غیر تسلی بخش قرار دے کر ڈسمس کر دیا گیا۔

کمرہ چھوڑتے وقت وہ بہت ناراض تھی' جاتے جاتے اس نے کہا کہ کارل' جو کہ شیخ کے لباس میں تھا' وہ بھی گوٹن کی طرح پراسرار معلوم ہوتا تھا۔ وہ باتھ روم میں خود سے باتیں کرتا رہا اور پھر اچانک الوداع کہے بغیر وہاں سے غائب ہو گیا۔

-۲۹-

چونکہ ۱۷ سالہ ہرتاشاؤمیل گوٹن کو اپنے ہمراہ لائی تھی' اس لئے اس کو بھی تفتیش کے لئے بلایا گیا۔ وہ کافی نروس معلوم ہوتی تھی کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اس سے پہلے اس کا پولیس سے کبھی کوئی واسطہ نہیں پڑا تھا۔ اس نے گوٹن سے واقفیت کا بظاہر بڑا معقول استدلال پیش کیا۔ اس نے کہا کہ "میں اپنی دوست کلاڈیا اشٹرم کے ساتھ رہتی ہوں جو کہ چاکلیٹ کی ایک فیکٹری میں کام کرتی ہے۔ ہمارا چھوٹا سا اپارٹمنٹ ہے جس میں ایک کمرہ' کچن اور باتھ روم ہے۔ ہم دونوں کوئر اوفنر بروش کے رہنے والے ہیں۔ مس وولٹرس ہائم اور کیتھارینا بلوم ہماری دور کی رشتہ دار ہیں۔ (اگرچہ مس شاؤمیل چاہتی تھی کہ دور کی رشتہ داری کی تفصیل بتائے کہ اس کے دادا و دادی' ان کے دادا و دادی کے چچا زاد بھائی تھے' مگر رشتہ داری کے اس تعلق کو زیادہ اہم نہیں سمجھا گیا' اس لئے "دور" کے لفظ ہی کو مناسب قرار دیا گیا)۔ ہم مس وولٹرس ہائم کو آنٹی اور کیتھارینا کو کزن کہتے ہیں۔

فروری ۲۰ / ۱۹۷۴ء' بدھ کی شام کو میں اور کلاڈیا اس لئے پریشان تھے کہ ہم نے آنٹی ایلزے سے وعدہ کیا تھا کہ ہم ان کی پارٹی میں اپنے بوائے فرینڈز لے کر آئیں گے کیونکہ پارٹی میں ڈانس کرنے کے لئے مردوں کی تعداد کم تھی۔ اچانک یہ ہوا کہ میرا بوائے فرینڈ جو

کہ فوج میں ہے- یہ کہنا زیادہ درست ہو گا کہ وہ انجنیرنگ کے فوجی شعبہ میں ہے- جیسا
کہ ان موقعوں پر ہوتا ہے' اس کی ڈیوٹی بیرک میں لگا دی گئی- میں نے اس سے اصرار
بھی کیا کہ وہ چھٹی کر لے' مگر میں اس کو اس پر آمادہ نہیں کر سکی' کیونکہ وہ اس سے پہلے
بھی کئی چھٹیاں کر چکا تھا اور ڈرتا تھا کہ کہیں اس کی ملازمت کا ریکارڈ خراب نہ ہو جائے-
جہاں تک کلاڈیا کے بوائے فرینڈ کا تعلق ہے تو وہ دوپہر تک شراب پی کر اس قدر مدہوش
ہو چکا تھا کہ ہم نے اسے بستر پر لٹا دیا- اس کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم کیفے پو لکٹ
جائیں اور وہاں دو شریف لوگوں کو پسند کر لیں- کیونکہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ آنٹی کے
سامنے ہماری بے عزتی ہو- کارنول کے دنوں میں کیفے میں ہنگامہ رہتا ہے' اور یہ وہ جگہ ہے
کہ جہاں آپ کو ہمیشہ اچھے لوگ مل جاتے ہیں-

بدھ کے دن' دوپہر کے بعد کیفے کا ماحول کافی خوشگوار تھا' یہاں ایک نوجوان نے مجھ
سے دو بار ڈانس کی درخواست کی- مجھے تو ابھی پتہ چلا کہ اس کا نام لڈوگ گوٹن ہے اور وہ
ایک اشتہاری ملزم ہے- دوسری مرتبہ جب میں اس کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی تو میں نے
اس سے پوچھا کہ کیا وہ میرے ساتھ ایک پارٹی میں جانا پسند کرے گا؟ یہ سن کر وہ بڑا خوش
ہوا اور فوراً تیار ہو گیا- اس نے کہا کہ وہ اس شہر میں نیا ہے اور اس کے پاس رات
گذارنے کو کوئی جگہ نہیں ہے- لہٰذا وہ خوشی سے میرے ساتھ جانا پسند کرے گا- اسی
وقت جب کہ میں گوٹن سے یہ باتیں کر رہی تھی' کلاڈیا میرے قریب شیخ کا لباس پہنے ایک
شخص کے ساتھ ڈانس میں مصروف تھی' جیسا کہ مجھے بعد میں معلوم ہوا' اس کا نام کارل
تھا- اس نے شاید ہماری گفتگو سن لی- کیونکہ اس نے فوراً کلاڈیا سے عاجزانہ لہجہ میں کہا کہ
کیا یہ ممکن ہے کہ وہ بھی پارٹی میں ساتھ چل سکے؟ ویسے بھی وہ خود کو بڑا تنہا محسوس کر رہا
ہے اور اس رات اس کے پاس کرنے کو کچھ بھی نہیں ہے-

یوں ہمارا کام بن گیا- ہم لڈوگ- میرا مطلب ہے گوٹن- کی کار میں آنٹی ایلزے کے
اپارٹمنٹ گئے- اس کے پاس پورشے تھی جو کہ چار آدمیوں کے لئے کافی نہیں تھی- لیکن
ہمیں کوئی زیادہ دور تو جانا نہیں تھا- اب اگر آپ یہ سوال کریں کہ کیا کیتھارینا بلوم کو یہ
معلوم تھا کہ ہم کیفے پو لکٹ سے دو لوگوں کو لا رہے ہیں؟ تو اس کا جواب ہاں میں ہے-
اس دن صبح کو میں نے بلورنا کے گھر فون کر کے کیتھارینا کو بتایا تھا کہ اگر ہمیں کوئی نہیں ملا

تو شاید ہمیں اکیلے ہی پارٹی میں آنا پڑے۔ میں نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ ہم کیفے پو لکٹ جا رہے ہیں۔ شاید وہاں ہمیں کوئی مل جائے۔ اس کا خیال تھا کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ہم دونوں انتہائی سادہ لوح اور غیر ذمہ دار ہیں۔ ہم نے اس کی بات کی اس لئے کوئی پرواہ نہیں کی' کیونکہ وہ ہمیشہ اس طرح اپنی منطق لگاتی ہے۔ مگر مجھے اس وقت تعجب ہوا کہ جب کیتھارینا نے فوراً ہی گوٹن کو اپنے قابو میں کر لیا اور پوری شام وہ اسی کے ساتھ ڈانس کرتی رہی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے وہ ایک دوسرے کو ہمیشہ سے جانتے ہیں۔

-۳۰-

ہارتا شاؤمیل کے اس بیان کی حرف بحرف تصدیق کلاڈیا اشٹرم نے کی۔ صرف ایک نکتہ تھا۔ جو تھا تو بہت معمولی۔ مگر اس پر دونوں میں اختلاف پایا جاتا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ تین مرتبہ شیخ کے ساتھ ناچی تھی' دو مرتبہ نہیں۔ کارل نے پہلے اس سے ڈانس کی درخواست کی' جب کہ گوٹن نے ہرتا سے بعد میں ڈانس کے لئے کہا۔ کلاڈیا اشٹرم نے بھی یہی کہا کہ اسے تعجب ہوا کہ کیتھرنیا' جو بڑی خشک مزاج ہے' اس کی گوٹن سے اتنی جلدی دوستی کیسے ہو گئی۔ یا یہ کہنا بہتر ہو گا کہ دونوں اس قدر کیسے بے تکلف ہو گئے۔

-۳۱-

پارٹی میں تین مہمان اور تھے کہ جن کو تفتیش میں شامل کیا گیا۔ کونراڈ بائٹرس' عمر ۵۶ سال۔ ٹکسٹائل ایجنٹ' مس وولٹرس ہائم کا دوست۔ مسٹر جورج پلوٹن (عمر ۴۲ سال) اور اس کی بیوی ہیڈوگ (عمر ۳۶ سال) دونوں میونسپلٹی میں ملازم ہیں۔ تینوں اس تفصیل سے متفق تھے کہ جس میں کیتھارینا بلوم کے آنے' ہرتا شاؤمیل کا لڈوگ گوٹن کے ساتھ اور کلاڈیا اشٹرم کا شیخ کے لباس میں کارل کے ساتھ آنا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ایک پرمسرت شام تھی۔ ڈانس کے ساتھ ساتھ بات چیت بھی رہی۔ خصوصیت سے کارل کے ساتھ گفتگو

بڑی دلچسپ رہی۔ صرف ایک بات عجیب لگی۔ اگر اسے ایسا سمجھا جائے۔ وہ جورج پلوٹن کے نزدیک یہ تھی کہ کیتھارینا بلوم نے لڈوگ گوٹن پر مکمل اجارہ داری قائم کرلی تھی۔ یہ بات اس رات کے حوالے سے اچھی نہیں تھی' کیونکہ کارنول کی پارٹیوں میں ایسا ہوتا نہیں ہے۔ مسٹر ہیڈوگ نے یہ بات بھی بتائی کہ لڈوگ اور کیتھارینا کے جانے کے بعد جب وہ کچن میں برف لینے گئی تو اس نے سنا کہ کارل باتھ روم میں خود سے باتیں کر رہا ہے۔ اس کے بعد کارل کسی کو "گڈ بائی" کہے بغیر چلا گیا۔

-۳۲-

کیتھارینا کو ایک بار پھر تفتیش کے لئے بلایا گیا۔ اس نے ہرتاؤ شاؤ میل سے فون کی گفتگو کی تصدیق کی' لیکن وہ اپنے اس موقف پر ڈٹی رہی کہ گوٹن سے ملاقات کے سلسلہ میں فون کی بات چیت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس بار بائز مینیے نے نہیں بلکہ کورٹن نے ---- جو دوسرے پبلک پراسیکوٹر کے مقابلہ میں کم عمر تھا۔ اس سے کہا کہ وہ یہ تسلیم کر لے کہ گوٹن نے ہرتا کے فون کے بعد' اس کو فون کیا تھا اور اس نے گوٹن کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ کیفے پو لکٹ جائے اور وہاں ہرتاشاؤ میل سے دوستی کرے تاکہ اس طرح لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے بغیر وہ مس وولٹرس ہائم کے گھر مل سکیں۔ مس شاؤ میل سے ملاقات اس لئے آسان تھی کہ وہ شوخ لباس میں ملبوس' سنہری بالوں والی حسین لڑکی تھی' جس کو پہچاننا مشکل نہ تھا۔ اس وقت تک کیتھرینا بلوم تھک کر نڈھال ہو چکی تھی' اس نے صرف اپنا سر ہلایا اور ایکسپریس اخبار کی دونوں کاپیاں ہاتھ میں پکڑے خاموش بیٹھی رہی۔ جب اس کو جانے کی اجازت دی گئی تو وہ مس وولٹرس ہائم اور کونراڈ بائٹرس کے ہمراہ پولیس اسٹیشن سے چلی گئی۔

-۳۳-

دستخط شدہ دستاویزات پر بحث کرتے ہوئے اور بیانات میں جو اختلافات تھے انہیں

چیک کرتے ہوئے، کورٹن نے یہ سوال کیا کہ کیا ایسی کوئی سنجیدہ کوشش کی گئی ہے کہ اس پراسرار شیخ، جس نام کارل تھا، اسے بھی تفتیش کے لئے بلایا جائے تاکہ اس کا جو الجھا ہوا اور نہ سمجھ میں آنے والا رول ہے وہ واضح ہو سکے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اسے تعجب ہے کہ اب تک ایسے اقدامات کیوں نہیں کئے گئے کہ جن سے کارل کا اتہ پتہ چلتا۔ یہ شخص گوٹن کے ساتھ کیفے پو لکٹ میں نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پارٹی میں جاتا ہے۔ اس لئے اسے ---- یعنی کورٹن کو --- اس کا رول -- اگر شبہ والا نہیں۔ تو پراسرار ضرور لگتا ہے۔

یہ سن کر جتنے لوگ وہاں موجود تھے وہ سب زور سے ہنس پڑے، یہاں تک کہ عورت پولیس افسر پلینزر بھی کہ جو عام حالات میں بڑی لئے دئے رہتی ہے وہ بھی مسکرانے لگی۔ اسٹینو گرافر مسزانا لوکشتر پر ہنسنے کا ایسا دورہ پڑا کہ بائز نینیے کو اسے روکنا پڑا۔ چونکہ کورٹن کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ اس لئے اس کے ساتھ ہاش نے اسے بتایا کہ بائز نینیے نے جان بوجھ کر شیخ کو اس معاملہ میں اس لئے نہیں آنے دیا کہ وہ ہمارا اپنا آدمی تھا۔ باتھ روم میں خود سے باتیں کرنا۔ اگرچہ اس نے بڑے بھونڈے طریقے سے یہ کام کیا۔ دراصل پاکٹ ٹرانسمیٹر کے ذریعہ اپنے ساتھیوں کو اطلاع دیتا تھا کہ گوٹن اور کیتھارینا کا پیچھا کیا جائے۔ اس وقت تک اسے بلوم کا ایڈریس معلوم ہو چکا تھا۔ "میرے خیال میں، مسٹر کورٹن، تمہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ کارنول کے دوران شیخ کے لباس سے زیادہ اچھا بھیس بدلنے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آج کل کاؤ بوائے سے زیادہ شیخ مقبول ہے۔ مجھے اس کی وجوہات بتانے کی اس لئے ضرورت نہیں کہ یہ سب کو معلوم ہیں۔"

اس پر بائز نینیے نے اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ "ہمیں معلوم ہے کہ کارنول کے موقع پر قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو یہ آسانی ہوتی ہے کہ وہ بھیس بدل کر پولیس کی نظروں سے چھپ جائیں اور ہمارے لئے یہ مشکل ہوتی ہے کہ ان کا سراغ لگائیں -- ہم نے پچھلے ۳۶ گھنٹوں میں گوٹن کا سراغ لگا لیا تھا۔ یہاں میں یہ بتا دوں کہ وہ بھیس بدلے ہوئے نہیں تھا۔ رات اس نے پارکنگ، کی جگہ پر ایک فوکس ویگن میں گذاری تھی، یہیں سے اس نے پورشے چرائی۔ پھر اس نے ایک کیفے میں ناشتہ کیا اور اس کے باتھ روم میں کپڑے بدلے۔ اس پورے عرصہ میں ہم نے اسے ایک منٹ کے لئے بھی نظروں سے

اوجھل نہیں ہونے دیا۔ ہم ایک درجن کے قریب پولیس والے تھے کہ جو شیخ' کاؤ بوائے' اور ہسپانوی لوگوں کے لباس میں تھے۔ ہمارے سب کے پاس ٹرانسمیٹر تھے۔ ہم سب تہوار کے شور شرابے اور ہنگامہ میں مصروف نظر آتے تھے مگر اس کے لئے بالکل تیار تھے کہ جب بھی ضرورت پڑے تو ایک دوسرے سے رابطہ کریں۔ کیفے پو لکٹ میں آنے سے پہلے گوٹن کا جن لوگوں سے رابطہ ہوا تھا' ان سب کا پتہ لگا لیا گیا ہے۔ اور ان کی چیکنگ بھی ہو گئی ہے۔ مثلاً بار میں کام کرنے والا جس کے کاؤنٹر پر اس نے بیئر پی تھی۔

دو لڑکیاں جن کے ساتھ اس نے پرانے شہر کے نائٹ کلب میں ڈانس کیا تھا۔

لکڑیوں کی مارکیٹ کے پاس پٹرول پمپ کا ملازم کہ جہاں سے اس نے پورشے میں پٹرول ڈلوایا تھا۔

میتھاس اسٹریٹ میں اخبار فروش

تمباکو کے اسٹور میں سیلز کلرک

بنک کا کیشیر' جس کی کھڑکی پر اس نے ۷ سو امریکی ڈالر تبدیل کرائے تھے۔ یہ شاید بنک سے لوٹی ہوئی رقم میں سے تھے۔ ان تمام افراد کی جن سے وہ ملا تھا شناخت کر لی گئی ہے اور یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان سے ملاقاتیں پہلے سے طے شدہ نہیں تھیں' بلکہ لین دین کے سلسلہ کی تھیں۔ ان کی بات چیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی کوڈ استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ بہرحال' میں اس پر یقین کرنے پر تیار نہیں کہ مس بلوم سے اس کی ملاقات اتفاقی تھی۔ اس کا مس شاؤ میل سے فون پر بات کرنا' مس وولٹرس ہائم کے گھر پابندی وقت کے ساتھ پہنچنا' بے تکلفی کے ساتھ ایک دوسرے سے ڈانس کرنا' پھر جلد ہی دونوں کا رخصت ہو جانا' یہ تمام باتیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ ملاقات اتفاقی نہیں تھی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اپارٹمنٹ سے الوداع کہے بغیر چلے جانا' ساتھ ہی میں یہ بھی کہ اسے بلڈنگ میں اس راستہ کا پتہ بتانا کہ جہاں ہماری نگرانی نہیں تھی' کیونکہ پوری بلڈنگ ایک منٹ کے لئے بھی ہماری نظروں سے اوجھل نہیں رہی۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم وہ تمام علاقہ کہ جو ڈیڑھ سو اسکوئر کلومیٹر میں پھیلا ہوا ہے' اس کی مکمل طور پر نگرانی نہیں کر پائے۔ مگر اسے ضرور کسی خفیہ راستہ کا پتہ معلوم تھا جو اس نے گوٹن کو بتایا۔ مجھے اس کا بھی یقین ہے کہ فرار کے بعد بلوم نے اسے کوئی چھپنے کی جگہ بھی بتائی ہو گی۔ اور وہ اس

وقت اسی جگہ پر ہو گا۔

وہ لوگ کہ جن کے ہاں یہ کام کرتی ہے ان کے گھروں کی بھی تلاشی لے لی گئی۔ ہم اس کے گاؤں تک ہو آئے۔ جس وقت مس وولٹرس ہائم یہاں تفتیش کے لئے آئی ہوئی تھی اس وقت اس کے اپارٹمنٹ کو بھی چیک کر لیا گیا۔ لیکن ملا کچھ نہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے آزاد چھوڑ دیا جائے اور انتظار کیا جائے کہ وہ کوئی غلطی کرے۔ شاید گوٹن کے چھپنے کا سراغ ہمیں شریف ملاقاتی کے ذریعہ ملے۔ مجھے یقین ہے کہ فرار ہونے کے راستہ کے بارے میں جو کہ بلڈنگ میں ہے' اس کا پتہ ہمیں مسز بلورنا سے ملے گا۔ جس کو ہم سرخ ٹروڈے کے نام سے جانتے ہیں کیونکہ وہ ان ماہرین تعمیرات میں سے ایک ہے کہ جس نے اس بلڈنگ کا نقشہ بنایا تھا۔

-۳۴-

یہاں تفتیش کا پہلا مرحلہ ختم ہوتا ہے۔ اب ہم جمعہ سے ہفتہ کے دن کی کاروائی کی طرف جاتے ہیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ تمام تفصیلات بغیر کسی رکاوٹ اور اعصابی کھچاؤ کے یہاں بیان کر دی جائیں۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ اس کیفیت کو بالکل نظر انداز بھی کر دیا جائے۔

یہاں ہم یہ بیان کر دیں کہ جمعہ کی دوپہر کو جب تفتیش ختم ہو گئی تو کیتھارینا نے ایلزے وولٹرس ہائم اور کونراڈ بائٹرس سے درخواست کی وہ اسے اپارٹمنٹ تک اپنی کار میں لے جائیں۔ وہاں پہنچ کر اس نے دونوں کو اپنے ساتھ اوپر چلنے کو کہا۔ اس نے انہیں بتایا کہ وہ ڈری ہوئی ہے۔ جمعرات کی رات کو جب اس نے گوٹن سے فون پر بات کی۔ (ہر وہ شخص کہ جس کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ اس بات کو تسلیم کرے گا کہ اس نے گوٹن سے فون والی بات معصومیت اور کھلے طور پر مان لی تھی۔ بہرحال یہ بات اس نے تفتیش کے دوران نہیں بتائی) اور جیسے ہی بات ختم کر کے ریسیور رکھا تو گھنٹی ایک بار پھر بجی' اس نے اس خیال سے کہ یہ فون گوٹن ہی کا ہو گا' فوراً ریسیور اٹھا لیا۔ مگر اس بار دوسری طرف سے گوٹن کے بجائے کسی دوسرے مرد کی نرم مگر ڈراونی آواز تھی' جس نے

کھسر پھسر کرتے ہوئے گندی و غلیظ باتیں شروع کر دیں۔ کمینہ پن کی بات یہ کہی کہ وہ اس عمارت میں رہتا ہے۔ اگر وہ دوستی کی اتنی ہی شوقین ہے تو اسے دور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ہر وقت' جس قسم کی دوستی اور یارانہ چاہے گی' اس کے لئے حاضر ہے۔ اس فون کی وجہ سے وہ اسی رات ایلزے کے گھر چلی گئی۔ وہ خوف زدہ تھی۔ فون سے ڈری ہوئی۔ گوٹن کے پاس اس کا فون نمبر تھا۔ مگر اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کب فون کرے گا۔ اس لئے وہ فون کا انتظار بھی کر رہی تھی' اور فون کال سے ڈری ہوئی بھی تھی۔

ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ ابھی کیتھارینا بلوم کی قسمت میں اور بھی خوف زدہ کرنے والی چیزیں تھیں : مثلاً اس کا پوسٹ بکس' جس نے اب تک اس کی زندگی میں بہت ہی معمولی کردار ادا کیا تھا۔ وہ آتے جاتے اس پر ایک نظر محض اس لئے ڈالتی تھی کہ "ہر شخص ایسا کرتا ہے۔" لیکن اسے کبھی کوئی خط اس میں پڑا نہیں ملتا تھا۔ جمعہ کی صبح کو یہ خطوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر کیتھارینا کو کوئی خوشی نہیں ہوئی۔ اگرچہ ایلزے اور بائٹرس نے پوری کوشش کی کہ اسے یہ خطوط نہ دیئے جائیں' مگر وہ بضد تھی کہ یہ خطوط دیکھے گی۔ اسے یہ بھی امید تھی کہ شاید ان میں اس کے پیارے لڈوگ کا بھی کوئی خط ہو۔ اس نے یہ تمام خطوط اور مختلف پرچیاں کہ جن کی کل تعداد ۲۰ تھی' سب ایک ایک کر کے دیکھیں۔ ان میں لڈوگ کا کوئی خط نہیں تھا۔ لہٰذا اس نے احتیاط سے اس بنڈل کو اپنے بیگ میں ڈال لیا۔

اس کا لفٹ میں داخل ہونا بھی اذیت سے کم نہ تھا کیونکہ اس بلڈنگ کے رہنے والے دو اشخاص اس میں تھے ان میں سے ایک (یہاں یہ بتانا پڑے گا' اگرچہ یہ کتنا ہی ناقابل یقین کیوں نہ ہو) شیخ کا لباس پہنے ہوئے تھا اور خود کو الگ تھلگ رکھنے کی وجہ سے ایک کونہ میں سمٹا ہوا کھڑا تھا۔ خوش قسمتی سے یہ چوتھے فلور پر ہی اتر گیا۔ دوسری ایک عورت تھی (اب جو سچ ہے اسے سچ کہنا ہی پڑے گا چاہے یہ کتنا ہی احمقانہ کیوں نہ لگے) جو ہسپانوی لباس میں تھی۔ اس چہرے پر ماسک تھا۔ یہ کیتھارینا سے دور رہنے کے بجائے اس سے چپکی ہوئی کھڑی رہی اور تجسس سے اپنی بھوری آنکھوں سے اسے اوپر سے نیچے گھورتی رہی۔ وہ آٹھویں فلور سے اور اوپر گئی۔ ہوشیار ! بدترین واقعہ اب پیش آتا ہے۔ جب وہ اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی ہے تو خوف سے مس وولٹر ہائم اور بائٹرس کو پکڑے ہوئے

تھی- جیسے وہ اندر داخل ہوئی تو فون کی گھنٹی بجنی شروع ہو گئی- اس موقع پر مس وولٹرس ہائم نے کیتھارینا کے مقابلہ میں چستی دکھائی اور اسے ایک طرف کرتے ہوئے ریسیور اٹھا لیا- دونوں نے دیکھا کہ فون سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ غصہ سے کانپنے لگی' پھر زور سے چیخ کر بولی "غلیظ کتیا! غلیظ' بزدل کتیا-" یہ کہہ کر اس نے ریسیور کو واپس رکھنے کے بجائے علیحدہ سے میز پر رکھدیا-

مس وولٹرس ہائم اور بائٹرس نے بڑی کوشش کی کہ کیتھارینا سے ڈاک واپس لے لیں' مگر اس نے خطوں کے بنڈل کو مضبوطی سے ہاتھ میں پکڑے رکھا- اس نے ایکسپریس اخبار کی دو کاپیاں بھی بیگ سے نکال لیں تھیں- اس کا اصرار تھا کہ وہ ان سب کو پڑھے گی- اسے روکنا ناممکن تھا- اس نے ہر خط اور ہر پرچی کو غور سے پڑھا- سارے خط گمنام نہ تھے- ان میں سے ایک خط' جو بہت تفصیل سے لکھا گیا تھا- ایک فرم کی جانب سے آیا تھا جس کا نام "دوستی کے لئے میل آڈر" تھا- کیتھارینا جیسی زود حس عورت کے لئے اس کا پڑھنا ناقابل برداشت تھا- سب سے زیادہ صدمہ پہنچانے والی بات یہ تھی کہ اس کے حاشیہ پر ہاتھ سے لکھا ہوا تھا- "یہ سب آزمودہ نسخے ہیں-" مختصراً یہ کہ پوسٹ میں آئے ہوئے خطوں کی تعداد ۱۸ تھی- ان میں سے سات ایسے پوسٹ کارڈز تھے کہ جن پر کوئی نام نہیں تھا- یہ سب ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے- ان میں بہت ہی بھونڈے پن سے جنسی عمل کی دعوت دی گئی تھی- دوسرے یہ کہ ان میں کسی نہ کسی طرح "کمیونسٹ کتیا" کے لفظ کا استعمال ضرور کیا گیا تھا- ۴ پوسٹ کارڈز' جو تھے تو بے نام' مگر ان میں جنسی موضوع پر کچھ نہیں لکھا ہوا تھا' بلکہ سیاسی رائے زنی کی گئی تھی' یعنی "سرخ شورش پسند" "کریملن کی کٹھ پتلی" وغیرہ وغیرہ-

۵ خطوط جن میں ایکسپریس اخبار کے تراشے تھے (کچھ میں تین اور کچھ میں چار) ان کے حاشیوں پر اس قسم کی باتیں لکھی ہوئی تھیں جیسے: جس طرح اسٹالن ناکام ہوا' تم بھی ضرور ناکام ہو گی-

۲ خطوں میں مذہبی پندو نصیحتیں تھیں- ان کے ساتھ واعظانہ پمفلٹ تھے- ان میں لکھا تھا- "گمراہ بچی- تمہیں دوبارہ سے عبادت شروع کر دینی چاہیے-" خدا کے حضور میں جھک کر گناہوں کا اعتراف کر لو کیونکہ اس نے ابھی تک تمہیں نہیں چھوڑا ہے-"

اسی وقت ایلزے کی نظر اس کاغذ کے ٹکڑے پر پڑی جو کسی نے دروازے سے اندر کھسکا دیا تھا۔ اس نے اسے خاموشی سے اٹھا کر پڑھا اور خیال رکھا کہ کیتھارینا کی نظر اس پر نہ پڑے۔ "جنسی معلومات کے لئے تم کسی کیٹلاگ کو کیوں نہیں پڑھتیں؟ کیا میں تمہاری زندگی کو پرمسرت بنانے میں مدد کروں؟ تمہارا ہمسایہ جسے تم نے بڑی رعونت سے مسترد کر دیا۔ اب میں تمہیں انتباہ کرتا ہوں" اس تحریر کو دیکھ کر ایلزے نے یہ نتیجہ نکالا کہ لکھنے والا کسی کالج میں پڑھتا ہے۔ مگر جنسیات کے بارے میں اس کی کوئی تربیت نہیں ہے۔

-۳۵-

مس وولٹرس ہائم اور کونراڈ بائٹرس کو اس وقت کوئی حیرانی نہیں ہوئی جب انہوں نے دیکھا کہ کیتھارینا خاموشی سے چلتی ہوئی ڈرائنگ روم سے بار تک گئی اور شیری' وسکی' سرخ شراب 'چیری' شربت کی آدھی استعمال شدہ بوتلیں اٹھائیں اور بغیر کسی جذبات کے اظہار کے ان کو ایک ایک کر کے دیوار پر دے مارا جس سے ساری دیوار پر مختلف قسم کے رنگ بکھر گئے۔

وہی عمل اس نے کچن میں دہرایا۔ ٹماٹر ساس' سلاد ڈریسنگ اور سرکہ کی بوتلوں کو ایک ایک کر پھینک دیا۔ یہ بتانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں کہ باتھ روم میں جا کر اس نے پوڈر' کریم' باتھ آئل یا جو اس کے ہاتھ آیا اسے توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ آخر میں اپنے سونے کے کمرہ میں یو ڈی کلون کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا۔

یہ تمام توڑ پھوڑ اس نے خاموشی' نظم و ضبط اور پراعتماد طریقے سے کی۔ اس دوران اس نے اپنے جذبات کا کوئی اظہار نہیں ہونے دیا۔ ایلزے وولٹرس ہائم اور کونراڈ بائٹرس نے یہ سب کچھ دیکھا اور اسے روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

اب یہاں بہت سی تھیوریز ہیں کہ کیتھارینا نے کب' کس لمحہ' اور کس وقت یہ فیصلہ

کر لیا تھا کہ اسے قتل کرنا ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ جمعرات کے ایکسپریس کا پہلا آرٹیکل
اس کی وجہ بنا۔ کچھ کہتے ہیں کہ جمعہ کے اخبار میں جو آرٹیکل آیا اس نے نہ صرف اسے
دکھی کر دیا بلکہ ہمسایوں میں اس کی شہرت بھی داغدار ہوئی۔ اس طرح اس کا اپنے
اپارٹمنٹ میں، کہ جس سے اسے گہرا و قلبی لگاؤ تھا۔ رہنا دشوار ہو گیا۔ پھر دوسری اذیتوں کا
سلسلہ شروع ہو گیا۔ گمنام فون۔ گمنام خطوط۔ ہفتہ کا ایکسپریس اخبار، اور آخر میں اتوار کا
اخبار۔

خیر یہ تو یقینی بات ہے کہ اس قسم کی قیاس آرائیاں بیکار ہیں۔ لیکن جو بات یقینی ہے
وہ یہ کہ اس نے قتل کا منصوبہ بنایا اور پھر اس پر عمل بھی کیا۔ اس میں بھی کسی شبہ کی
گنجائش نہیں کہ اس میں تبدیلی آئی ہو گی۔ مثلاً اس کے سابق شوہر کے بیانات نے اسے
پریشان کر دیا تھا۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ ایکسپریس اخبار کے سنڈے ایڈیشن نے، اگر
اسے قتل پر آمادہ نہ کیا ہو، تب بھی اس کی خبروں اور مضامین سے وہ اعصابی دباؤ اور ذہنی
پریشانی کا شکار ہوئی ہو گی۔

-۳۷-

اس سے پہلے کہ ہم ہفتہ کے دن کے بارے میں بتائیں، بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی شام
اور رات کے بارے میں بتایا جائے کہ جو اس نے مس وولٹرس ہائم کے گھر گذاری۔
ظاہری طور پر تو وہ بڑی پرسکون تھی۔ یہ ضرور ہے کہ کونراڈ بائٹرس نے بڑی کوشش کی کہ
لاطینی امریکہ کے ڈانس ریکارڈ یا دوسرا ڈانس میوزک سن کر وہ ڈانس پر آمادہ ہو جائے تاکہ
اس طرح اس کا دل بہلے اور پریشانی دور ہو۔ مگر اس نے ڈانس کرنے پر کوئی آمادگی ظاہر نہ
کی۔ مس وولٹرس ہائم کی یہ کوشش بھی کامیاب نہ ہو سکی کہ اس کی توجہ ایکسپریس اخبار کی
خبروں اور خطوط سے ہٹ جائے۔ اس نے اسے قائل کرنا چاہا کہ یہ تمام باتیں غیر اہم ہیں
اور وقت کے ساتھ ختم ہو جائیں گی۔ کیا ضروری ہے کہ وہ زندگی بھر اذیتیں سہتی رہے؟
یقیناً یہ اس کے لئے اذیت کا باعث ہے کہ اس کی شادی بدمعاش شرابی بریٹ لوح سے
ہوئی۔ اس نے ماں کی فسق و فجور کی زندگی سے تکلیف اٹھائی، اس کا بھائی خراب ماحول کی

وجہ سے بگڑ گیا۔ مگر اسے یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کیا گوٹن وقتی طور پر محفوظ نہیں ہے؟ اس کا یہ وعدہ کہ وہ اس کے پاس ضرور آئے۔ اسے سنجیدگی سے لینا چاہئے۔ اسے یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اس کی مالی حالت اب کافی اچھی اور مستحکم ہے۔ کیا معاشرہ میں بلورنا اور ہیپرٹز جیسے شریف لوگ نہیں ہیں؟ کیا وہ۔ ''خود پسند بیوقوف۔'' (اس جگہ انہوں نے شریف ملاقاتی کا نام نہیں لیا) اس معاشرہ کا فرد نہیں ہے؟ وہ انتہائی دلچسپ شخص ہے' جو اس میں اور برائیاں ہوں سو ہوں مگر بدمعاش بالکل نہیں ہے۔

کیتھارینا نے ان سب باتوں کو لاتعلقی سے سنا' اور پھر انہیں ''احمقانہ انگوٹھی اور فینسی لفافے'' کے بارے میں یاد دلایا۔ مس وولٹرس ہائم اور کونراڈ کا خیال تھا کہ یہ اسے لڈوگ نے بھیجا ہو گا۔ انہوں نے اس سے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا وہ سمجھتی ہے کہ اس بیوقوف نے اپنا سارا پیسہ خودپسندی کے اظہار میں لٹا دیا؟ کیتھارینا کا اصرار تھا کہ وہ اس واقعہ کو قطعی دلچسپ قرار نہیں دیتی ہے۔ بالکل نہیں۔ اس کے بعد ان کی بحث کا رخ دوسرے معاملات کی طرف مڑا۔ مثلاً کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ وہ اپنے لئے کوئی دوسرا اپارٹمنٹ تلاش کر لے' اور کیا یہ اچھا نہیں ہو گا کہ اسی وقت سوچا جائے کہ کہاں؟ اس پر کیتھارینا نے بات ٹالتے ہوئے کہا کہ اس وقت اس کے ذہن میں ایک ہی خیال ہے اور وہ یہ کہ اپنے لئے کارنول کا لباس تیار کرائے۔ اس نے ایلزے سے درخواست کی کہ وہ اسے اپنی چادر دیدے۔ کیونکہ آج کل شیخ کا روپ دھارنے کا فیشن ہے۔ اس لئے وہ چاہتی ہے کہ بدو شیخ کا لباس پہن کر وہ ہفتہ یا اتوار کو مجمع میں شامل ہو۔

مس وولٹرس ہائم اور کونراڈ کا کہنا تھا کہ ویسے اب تک جو کچھ اس کے ساتھ ہوا اس میں برائی کے ساتھ ساتھ اچھے پہلو بھی آ جاتے ہیں مثلاً اگر تفصیل سے حالات کا جائزہ لیا جائے تو اس میں اچھائی کی بہت سی باتیں نکل آئیں گی۔ کیا کیتھارینا کی ایک ایسے شخص سے ملاقات نہیں ہو گئی کہ جس کی وہ خواہش مند تھی؟ کیا اس نے ''ایک رومانوی رات'' اس کے ساتھ نہیں گذاری؟ یہ صحیح ہے کہ اس کی وجہ سے تفتیش ہوئی۔ اس سے سوالات کئے گئے۔ مگر یہ بھی تو ثابت ہو گیا کہ لڈوگ عورتوں کا شکاری نہیں ہے۔ ٹھیک ہے' اس کے بعد ایکسپریس اخبار کی غلاظت ہے۔ وہ گندے لوگ ہیں کہ جنہوں نے اسے گمنام فون کئے' خطوط لکھے۔ مگر کیا زندگی کا پہیہ گردش میں نہیں ہے؟ کیا لڈوگ آرام اور حفاظت

سے نہیں ہے؟ ٹھیک ہے اب ہم کارنول کا لباس تیار کریں گے کہ جس میں وہ خوبصورت اور دلکش نظر آئے گی۔ سفید برقعہ میں ملبوس کیتھارینا مجمع میں کس قدر اچھی لگے گی۔

پھر فطرت کے اپنے مطالبے ہیں۔ سونا' اونگھنا' جاگنا اور پھر اونگھ جانا۔ کیا خیال ہے تھوڑی سی پی کیوں نہ لی جائے؟ یہاں خاموشی اور سکون ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کہ ایک نوجوان عورت کپڑے سیتے سیتے سو جاتی ہے۔ جب کہ بوڑھا مرد اور عورت خاموشی سے ادھر ادھر حرکت کرتے ہیں "کہیں کوئی فطرت کے کاموں میں دخل اندازی نہ کر بیٹھے۔ اور عورت کی نیند میں خلل نہ پڑ جائے۔ ہوا بھی یہی۔ جب کیتھارینا سوئی تو اس کی نیند اس قدر گہری تھی کہ ڈھائی بجے صبح فون کی گھنٹی بھی اسے نہ جگا سکی۔ آخر کیا بات تھی کہ پراعتماد وولٹرس ہائم بھی ریسیور اٹھاتے ہوئے ڈر رہی تھی؟ کیا وہ توقع کر رہی تھی کہ ایسی ہی گمنام اور بے ہودہ آواز ہو گی جو اس نے چند گھنٹے پہلے سنی تھی؟ آپ اس کا اندازہ خود لگا لیجئے کہ ڈھائی بجے صبح فون کا آنا ویسے ہی خوف زدہ کر دیتا ہے۔ بہرحال اس نے ریسیور اٹھا لیا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہے بائٹرس نے ریسیور اس سے چھین لیا' جیسے ہی اس نے "ہلو" کہا' کسی نے دوسری طرف سے ریسیو رکھ دیا۔ فون کی گھنٹی پھر بجی' اس بار بھی یہی ہوا کہ جیسے ہی اس نے "ہلو" کہا' دوسری طرف سے رسیور رکھدیا گیا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جنھوں نے ایکسپریس اخبار سے نام اور پتہ حاصل کیا ہو گا اور اب مسلسل فون کر کے انہیں اعصابی طور پر تنگ کرنا چاہتے ہوں گے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ریسیور کو اس کی جگہ رکھا ہی نہ جائے۔ اسی وقت یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ کیتھارینا کو کس طرح ہفتہ کے ایکسپریس اخبار سے دور رکھا جائے۔ لیکن کیتھارینا نے صبح اس وقت کا فائدہ اٹھایا کہ جب ایلزے سو رہی تھی اور کونراڈ بائٹرس باتھ روم میں شیو کر رہا تھا۔ وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر گئی اور صبح کے دھندلکے میں ایکسپریس اخبار کے بکس کو کھول کر بنڈل سے ایک اخبار قیمت کی ادائیگی کے بغیر اٹھا لیا ---- یہی وہ وقت تھا کہ جب مسٹر و مسز بلورنا ' اسی ہفتہ کے دن' سفر سے تھکے ہوئے رات کی ٹرین سے آئے تھے اور پلیٹ فارم پر ایکسپریس اخبار خریدا تھا کہ اسے گھر جا کر پڑھیں گے۔

-۳۸-

بلورنا کے گھر ہفتہ کی یہ صبح افسردہ کرنے والی تھی' اس لئے نہیں کہ انہوں نے یہ رات بے خوابی میں ریل کے دھچکوں اور کھڑ کھڑاہٹ میں گذاری تھی اور نہ ہی ایکسپریس اخبار کی وجہ سے جو بقول مسز بلورنا پلیگ کی طرح ہر جگہ پیچھا کرتا ہے اور اس سے کوئی جگہ بھی محفوظ نہیں ہے۔ افسردہ کرنے والی یہ بات بھی نہ تھی کہ انہیں اپنے بااثر دوستوں' واقف کاروں اور لسٹرانو یسٹمنٹ فرم کی جانب سے ملامت بھرے ٹیلی گرام ملے تھے۔ وہ افسردہ اور شکستہ دل اس لئے ہو گئے تھے کیونکہ انہوں نے صبح ہی پبلک پراسیکیوٹر ہاش کو فون کر دیا تھا۔ شاید جلدی (ایک لحاظ سے دیر سے' کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اسے جمعرات کو فون کر لینا چاہئے تھا) ہاش کے لہجہ کو مشکل ہی سے دوستانہ کہا جا سکتا تھا۔ اس نے بتایا کہ کیتھارینا کی تفتیش ختم ہو گئی ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ کیا تفتیش کی کاروائی اس کے خلاف جاتی ہے؟ ہاں ! اس موقع پر کیتھارینا کو مدد کی ضرورت ہے مگر قانونی مدد کی نہیں۔ کیا وہ یہ بات بھول گئے کہ یہ کارنول کے دن ہیں اور پبلک پراسکوٹر کو بھی اس کا حق ہے کہ وہ تفریح میں حصہ لے۔ ٹھیک ہے' وہ ایک دوسرے کو ۲۴ سال سے جانتے ہیں' یونیورسٹی میں ساتھ تھے۔ ساتھ ساتھ پڑھا ہے۔ ساتھ گانے گائے ہیں۔ ساتھ گھومے ہیں۔ اگر وہ بہت زیادہ افسردہ ہے تو کوئی حرج نہیں کہ چند منٹ گفتگو کر لی جائے۔ پھر پبلک پراسیکیوٹر کی جانب سے درخواست کی گئی کہ بہتر ہے کہ فون پر بات کرنے کی بجائے ذاتی طور پر مل کر بات کی جائے۔ ہاں ! یہ تو درست ہے کہ اس کے خلاف ایسی شہادتیں ہیں کہ جن سے اس کا جرم میں ملوث ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن ابھی اور وضاحتوں کی ضرورت ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ شاید دوپہر میں ملاقات پر مزید کہا جا سکے۔ وہ کب اور کہاں مل سکتے ہیں؟ شہر میں' وہ کہیں مل کر چہل قدمی کر لیں گے۔ شاید یہی ٹھیک رہے گا۔ میوزیم کی لابی میں۔ ساڑھے چار بجے۔ مسٹر بلورنا نے اس کے بعد نہ تو کیتھارینا کو اس کے اپارٹمنٹ میں اور نہ مس وولٹرس ہائم کے گھر میں فون کرنے کی کوشش کی۔ اور نہ ہی مسٹر و مسز ہیپرٹز سے فون پر کوئی رابطہ کیا۔

کیتھارینا کی غیر حاضری میں گھر اجڑا اجڑا نظر آیا' اس کا نظم و ضبط' اور اس کی رونق ختم ہو چکی تھی۔ اس عرصہ میں انہوں نے کافی بنائی۔ رے کے بنے کرپس' مکھن' اور شہد

لیا۔ سامان کو ہال میں رکھا۔ بس یہ سب کچھ آدھے گھنٹے میں ہو گیا۔ لیکن انہیں محسوس ہوا کہ جیسے ہر چیز بکھر رہی ہے۔ اس نے انہیں افسردہ کر دیا اس کے مسلسل یہ پوچھنے پر کہ کیتھارینا اور ایلوز اشٹراؤب لیڈر کے درمیان کیا تعلق ہے' ٹروڈے چڑ گئی۔ اور پھر لوڈنگ کا معاملہ۔ وہ اس کی کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتی۔ پھر اس نے اپنے طنزیہ انداز میں' جس کو وہ کسی اور وقت تو پسند کرتا مگر اس صبح یہ اس کے لئے ناگواری کا باعث ہوا ایکسپریس اخبار کے دونوں شماروں کی طرف اشارہ کیا اور سوال کیا کہ کیا وہ اس جملہ سے قطعی حیران نہیں ہوا؟ جب اس نے پوچھا کہ کون سا جملہ؟ تو اس نے یہ بتانے سے انکار کر دیا' اور استہزائی لہجہ میں کہا کہ وہ اس کا امتحان لینا چاہتی تھی۔ اس نے جملہ پڑھا تو وہ یہ تھا "یہ غلاظت' یہ مکروہ غلاظت' جو جہاں بھی جائے اس کا پیچھا کرتی ہے۔" اس نے اس جملہ کو بار بار پڑھا' لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا دراصل اسے غصہ تھا کہ اخبار نے اس کے بیان کو کیوں توڑ مروڑ کر شائع کیا' اور وہ اخبار میں "سرخ ٹروڈے" کے الفاظ پڑھ کر بھی پریشان تھا۔ آخرکار اس نے ہتھیار ڈال دئے اور ٹروڈے سے عاجزانہ طور پر درخواست کی کہ وہ اس کی مدد کرے کیونکہ وہ ذہنی طور پر اس قدر پریشان ہے کہ اس کی سمجھ نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ محض ایک فرم کا وکیل ہے اور اس نے کوئی دیوانی مقدمات نہیں کئے ہیں۔ اس پر ٹروڈے نے خشک لہجہ میں کہا "یہ تو بڑی بری بات ہے" یہ کہتے ہوئے اس نے اس کے ساتھ ہمدردی دکھائی۔ "تمہارا مطلب ہے کہ تم نے "شریف ملاقاتی" پر کوئی توجہ نہیں دی۔ کیا کوئی گوٹن کو ان الفاظ سے یاد کرے گا؟ ذرا گوٹن کی تصویر کو غور سے دیکھو۔ چاہے وہ کس قدر ہی بڑھیا لباس کیوں نہ پہن لے' کیا اس کو شریف ملاقاتی کہا جا سکے گا؟ نہیں! میرا خیال ہے کہ تم مجھ سے اتفاق کرو گے۔ اب میں تم سے ایک پیش گوئی کرتی ہوں اور بتاتی ہوں ایک گھنٹہ کے اندر اندر ہمارے پاس بھی ایک شریف ملاقاتی آنے والا ہے۔ ایک پیش گوئی اور کرتی ہوں کہ اس کے بعد تلخی و نفرت پیدا ہو گی' اور ممکن ہے کہ پرانی دوستی کا خاتمہ بھی ہو جائے۔ تمہاری سرخ ٹروڈے اور کیتھارینا کے لئے مصیبتیں۔ کیتھارینا کے کردار میں دو باتیں ہیں :۔ وفاداری اور خود داری - وہ کبھی یہ نہیں تسلیم کرے گی کہ بھاگنے کا راستہ اس نے بتایا تھا۔ دراصل وہ خفیہ راستہ اس نے اور میں نے مل کر دیکھا تھا۔ ذرا سکون سے سنو۔ گھبراؤ نہیں۔ میں سچائی کے ساتھ یہ بتاتی ہوں کہ

اس کی ذمہ دار میں ہوں کہ کس طرح گوٹن نظروں میں آئے بغیر وہاں سے غائب ہو گیا۔ میرا خیال ہے کہ شائد تمہیں یاد نہیں' میرے پاس وہ نقشہ ہے کہ جس میں بلڈنگ کے ہیٹنگ سسٹم' روشن دان' پلمبنگ اور کیبل سسٹم کی تفصیل ہے۔ یہ میرے بیڈ روم میں دیوار پر لگا ہے۔ اس میں ہیٹنگ کی نالیاں سرخ' روشندان کی نیلے اور کیبل سبز اور پلمبنگ پیلے رنگوں میں دکھائے گئے ہیں۔ یہ نقشہ کیتھارینا کو بہت پسند آیا۔ تمہیں تو پتہ ہے کہ وہ کس قدر نظم و ضبط والی ہے اور ذہین بھی۔ وہ اس نقشہ کے سامنے دیر تک کھڑی مسلسل مجھ سے اس کے بارے میں سوالات کرتی رہتی تھی کہ ان تجریدی مصوری کے نقوش کا آپس میں کیا تعلق ہے۔

اس کی دلچسپی دیکھ کر میں نے ایک کاپی اسے دیدی۔ میرے دل سے اس وقت بھاری بوجھ اتر گیا کہ انہیں اپارٹمنٹ سے نقشہ کی کوئی کاپی نہیں ملی' ورنہ وہ سازش کی تھیوری کا سب سے اچھا ثبوت ہوتا۔ اسلحہ کا ڈپو۔ سرخ ٹروڈے اور قانون سے بھاگے ہوئے ملزم کے درمیان رشتہ۔ کیتھارینا اور شریف ملاقاتی۔ ظاہر ہے اس قسم کا نقشہ ملاقاتیوں کے لئے عمدہ گائڈ کا کام دیتا ہے: نقب زن' عاشق' اور وہ تمام لوگ جو چاہتے ہیں کہ لوگوں کی نظروں میں آئے بغیر خاموشی سے آئیں و جائیں۔ میں نے اسے راستوں کے نشیب و فراز کے بارے میں بھی بتا دیا تھا کہ کہاں کھڑے ہو کر جایا جا سکتا ہے اور کہاں جھکنا پڑتا ہے اور کہاں رینگنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور یہ کہ کب پائپ یا کیبل ٹوٹ سکتے ہیں۔ یہی وہ ایک راستہ تھا کہ جس سے ہمارا شریف نوجوان ---- جس کی ہم آغوشی کا کیتھارینا اب صرف خواب دیکھ سکتی ہے۔ پولیس کی نظروں سے غائب ہوا ہو گا۔ اگر حقیقتاً" وہ بنکوں کو لوٹنے والا ہے تو وہ اس سسٹم کو فوراً سمجھ گیا ہو گا۔ شاید اسی راستہ سے شریف ملاقاتی بھی آتا ہو۔ دراصل اب ان جدید عمارتوں کی نگرانی کے لئے دوسرے طریقوں کی ضرورت ہے۔ تم کسی نہ کسی وقت پولیس یا پبلک پراسیکیوٹر کو اس کے بارے میں اشارہ دے دینا۔ وہ اکثر مین گیٹ' لفٹ' اور لابی کی نگرانی کرتے ہیں۔ لیکن اب سروس لفٹ بھی ہوتی ہے جو تہہ خانہ (بیس مینٹ) تک جاتی ہے۔ یہاں سے کوئی شخص چند سو گز رینگتا ہوا' کسی مین ہول کا ڈھکن کھول کر غائب ہو سکتا ہے۔ تم میری بات کا یقین کرو' ہم اس وقت سوائے دعا کے اور کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ ایلوز کو اس بات کا خطرہ ہے کہ کسی نہ کسی شکل میں

اس کے نام سے ایکسپریس اخبار میں سرخی لگ سکتی ہے۔ اس لئے اس موقع پر وہ چاہے گا کہ کسی نہ کسی طرح سے تفتیش اور اس سے متعلق معلومات کو توڑ مروڑ کر پیش کروائے۔ جتنا وہ اپنے متعلق کسی اخبار کی سرخی سے ڈر رہا ہے' اسی قدر وہ اپنی بیوی ماڈ کے غصہ اور تلخی سے خوفزدہ ہے' جس سے اس کے چار بچے بھی ہیں۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم نے کبھی اس کی "نوجوانوں والی شگفتگی" اور "چلبلے پن" کا نوٹس نہیں لیا۔ میں اس بات کو یاد دلاؤں کہ جب اس نے کیتھارینا کے ساتھ دو تین بار ڈانس کیا تو اس سے وہ بہت خوش ہوا تھا۔ پھر وہ یہ بھی اصرار کرتا تھا کہ وہ کیتھارینا کو گھر تک چھوڑ کر آئے۔ پھر اس وقت وہ کس قدر افسردہ ہو گیا کہ جب کیتھارینا نے گاڑی خرید لی۔ یقیناً! اس کے دل میں کیتھارینا کی محبت تھی جو نہ صرف نوجوان اور خوبصورت تھی' بلکہ سنجیدہ اور باوقار بھی تھی۔ اور وہ ایک ایسی عورت ہے کہ جسے خود بھی اپنی خوبصورتی کا احساس نہیں ہے۔ کیا کبھی تمہارا دل اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر جذبات سے معمور ہو کر نہیں دھڑکا؟

"ہاں' ہاں ایسا کئی بار ہوا کہ جب اس کا دل اس کو دیکھ کر خوشی کے جذبات سے چور ہو گیا' بلکہ اگر میں یہ کہوں تو بیجا نہ ہو گا کہ خوشی سے کچھ زیادہ ہی میں نے محسوس کیا۔ ٹروڈے' تمہیں تو معلوم ہے کہ ہر انسان۔ صرف مرد ہی نہیں۔ اس میں کبھی کبھی ایک عجیب سی خواہش جنم لیتی ہے وہ یہ کہ وہ کسی کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لے۔ شاید اس سے بھی زیادہ کی خواہش۔ لیکن کیتھارینا میں مجھے ایسی کوئی بات محسوس نہ ہوتی تھی۔ میں کبھی "شریف ملاقاتی" نہیں بن سکتا تھا۔ جس چیز نے اسے روکے رکھا' اور میرے جذبات کو قابو میں رکھا۔ وہ اس لئے نہیں ٹروڈے کہ میرے دل میں تمہارے لئے کوئی عزت نہ تھی۔ یا میرے لئے تمہارا کوئی لحاظ نہیں تھا۔ بات یہ تھی کہ میرے دل میں کیتھارینا کی عزت تھی۔ عزت۔ یا تم کہہ لو کہ احترام۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر چاہت کی حد تک تعظیم و تکریم۔ پھر اس کی معصومیت' یا یوں کہو کہ معصومیت سے بڑھ کر کوئی اور چیز۔ ایسی کوئی چیز کہ جس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ شاید یہ اس کا خلوص' لگاؤ' اور دلی جذبات ہوں۔ اگرچہ میں کیتھارینا سے عمر میں پندرہ سال بڑا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں نے ایک کامیاب زندگی گذاری ہے۔ کیتھارینا نے جس طرح سے اپنی تباہ شدہ زندگی کو دوبارہ سے سنوارا' اس کا یہ وہ احسان تھا کہ جس کی وجہ سے میں آگے نہیں بڑھا' کیونکہ وہ

نہیں چاہتا تھا کہ وہ دوبارہ سے اس کی زندگی کو بگاڑ دوں۔ وہ اس قدر غیر محفوظ تھی' اس قدر' کہ اگر واقعی یہ ثابت ہو جائے کہ ایلوز ہی درحقیقت شریف ملاقاتی تھا تو لازمی ہے کہ اس کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا جائے۔"

انہیں اس کی مدد کرنا چاہئے۔ تفتیش میں جس قسم کے سوالات کئے جاتے ہیں۔ اور جس طرح سے لوگوں کو سوالوں کے ذریعہ الجھایا جاتا ہے' اس سے نمٹنا کیتھارینا کے لئے مشکل ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں تو بہت دیر ہو گئی اسے ہر حالت میں کیتھارینا سے ملاقات کرنی ہے' اس سے پہلے کہ یہ دن بھی گزر جائے۔" گفتگو کے اس مرحلہ پر جب کہ وہ اور انکشافات کرنے کے موڈ میں تھا' ٹروڈے نے دخل اندازی کرتے ہوئے اپنے مخصوص طنزیہ انداز میں کہا کہ "لیجئے وہ شریف ملاقاتی آ پہنچا ہے۔"

-۳۹-

بہرحال یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ بلورنا نے اشٹراؤب لیڈر جو کہ ایک قیمتی' چمکیلی اور کرایہ کی گاڑی میں آیا تھا' اس کے منہ پر کوئی تھپڑ رسید نہیں کیا۔ ویسے بھی ہم کوشش کریں گے کہ جہاں تک ممکن ہو کم سے کم خون بہے اور اگر جسمانی تشدد کا ذکر بھی آیا تو ہم اسے اپنی رپورٹ کی ضرورت کے مطابق ہی بیان کریں گے' اس سے زیادہ نہیں۔ اس کے آنے سے یہ نہیں ہوا کہ بلورنا کے گھر کے ماحول کی افسردگی کم ہو گئی ہو۔ نہیں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی۔

اس لئے پرانے دوست کو خوش آمدید کہتے ہوئے ٹروڈے بلورنا مشکل ہی سے اپنے جذبات پر قابو پا سکی۔ کافی میں شکر گھولتے ہوئے اس نے کہا "ہیلو شریف ملاقاتی۔"

یہ سن کر بلورنا نے گھبراہٹ کے ساتھ کہا "میرا خیال ہے کہ ٹروڈے نے ایک بار پھر صحیح نشانہ لگایا ہے" "ہاں" اشٹراؤب لیڈر نے کہا "میں تو صرف یہ سوچتا ہوں کہ کیا وہ ہمیشہ موقع محل دیکھ کر بولتی ہے؟"

یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ مسز بلورنا اور ایلوز اشٹراؤب لیڈر کے تعلقات ایک موقع پر ناقابل برداشت حد تک تلخ ہو گئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس

نے کوشش کی تھی کہ اسے --- ورغلانا تو نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اپنی طرف مائل کیا جائے۔ مگر ٹروڈے نے اسے غیر جذباتی انداز میں سمجھایا تھا کہ وہ خود اپنی نظروں میں چاہے کتنا ہی دلکش اور چارمنگ کیوں نہ ہو' اس کے لئے وہ ایسا نہیں ہے۔ لہٰذا اس پس منظر کو ذہن میں رکھیں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ کیوں مسٹر بلورنا اسے اپنے مطالعہ کے کمرے میں لے گیا اور اپنی بیوی سے درخواست کی کہ انہیں تنہا چھوڑ دے اور اس وقفہ کے دوران (کون سے وقفہ کے درمیان مسز بلورنا نے پوچھا) وہ یہ معلوم کرے کہ کیتھارینا کہاں ہے؟

-۴۰-

ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کبھی کسی کو خود اپنا مطالعہ کا کمرہ گھناؤنا نظر آنے لگتا ہے۔ ہر چیز بکھری ہوئی' بے ترتیب اور گندی۔ اگرچہ وہاں گرد کا کوئی نام و نشان تک نہ تھا اور ہر چیز اپنی جگہ قاعدے و ترتیب سے رکھی ہوئی تھی۔ ان سرخ کرسیوں کو کیا ہوا کہ جن پر بیٹھ کر کئی تجارتی سودے اور راز کی باتیں ہوئیں؟ اور جن پر بیٹھ کر کوئی حقیقتاً آرام سے موسیقی سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ اب اچانک یہ مکروہ شکل کی کیوں ہو گئیں؟ اشگال کی وہ تصویر کہ جس پر اس کے دستخط ہیں' اس پر بھی شبہ ہونے لگا کہ شاید وہ آرٹسٹ کی اپنی بنائی ہوئی نقلی تصویر ہو۔ اشٹرے' لائٹر' وسکی کی صراحی۔ آخر کیوں کسی کو ان بے ضرر اشیاء سے نفرت ہو جاتی ہے؟ آکرہ وہ کون سی چیز ہے جو ناقابل برداشت افسردہ رات کے بعد دن کو بھی اسی قدر افسردہ بنا دیتی ہے۔ دو دوستوں کے درمیان اس قدر کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے کہ بس چنگاریاں لگنے والی ہوتی ہیں۔ آخر کیوں کسی کو یہ دیواریں پسند نہیں آتیں کہ جن پر پیلے رنگ کی نقاشی ہے اور جن پر جدید گرافک آرٹ کے نمونے آویزاں ہیں۔

اشٹراؤب لیڈر نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا "میں اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں یہ بتا دوں کہ اب اس معاملہ میں مجھے تمہاری ضرورت نہیں رہی ہے۔ جب تم ایرپورٹ پر تھے اور وہاں کہر چھایا ہوا تھا تو تمہارے اعصاب نے جواب دیدیا۔ اگر تم جلد بازی نہ کرتے اور میونک فون کر کے معلومات حاصل کر لیتے تو تمہیں پتہ چل جاتا کہ تمام فلائٹس

وقت سے آنے لگیں تھیں۔ چلو اس بات کو چھوڑو! لیکن اگر کہر نہیں بھی ہوتا اور جہاز بھی وقت سے اڑتا تو اس کے باوجود تم دیر سے پہنچتے' کیونکہ اس وقت تک تفتیش کا اہم مرحلہ ختم ہو چکا تھا اور تمہارے لیئے اس کو روکنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔"

"بہرحال' حقیقت یہ ہے کہ میں ایکسپریس اخبار کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہوں" بلورنا نے کہا۔

"ایکسپریس" اشٹراوب لیڈر نے کہا "وہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لوڈنگ نے اس کا جائزہ لے لیا ہے۔ لیکن دوسرے اخبار بھی ہیں۔ مجھے کسی قسم کی سرخیوں کی پرواہ نہیں' سوائے اس کے کہ مجھے قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں سے وابستہ کر دیا جائے۔ اگر میرا کسی عورت سے تعلق ہے تو یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ اگر میری تصویر کیتھارینا بلوم جیسی خوبصورت عورت کے ساتھ چھپتی ہے تو مجھے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ بر سبیل تذکرہ میں یہ کہتا چلوں کہ وہ مرد ملاقاتی والی بات کو ختم کر رہے ہیں۔ رہی وہ انگوٹھی اور خط۔ وہ قیمتی انگوٹھی جو انہیں ملی ہے وہ میں نے کیتھارینا کو دی تھی۔ اسے میں نے چند خطوط بھی لکھے تھے جو کہ تمام کے تمام ایک لفافے میں مل گئے ہیں۔یہ چیزیں اس کے لئے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کریں گی۔ اس کا خراب حصہ یہ ہے کہ نونگیس ان تحریروں کو جو ایکسپریس اخبار نہیں چھاپتا ہے' فرضی نام سے دوسرے ہفتہ وار اخبار میں چھپواتا ہے۔ اور ہاں! کیتھارینا نے اسے خصوصی انٹرویو دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ یہ مجھے چند منٹ پہلے لوڈنگ سے پتہ چلا۔ وہ خوش ہے کہ نونگیس نے اس کی پیش کش کو قبول کر لیا ہے۔ بہرحال میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارا نونگیس کی دوسری صحافیانہ سرگرمیوں پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ وہ اپنے معاملات دوسروں سے مل کر خود ہی طے کرتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا تم بھی اس معاملہ میں الجھ گئے ہو؟"

"مجھے کچھ نہیں معلوم کہ کیا ہو رہا ہے؟" بلورنا نے کہا

"میں یہ ضرور کہوں گا کہ میرا اٹارنی عجب صورت حال سے دوچار ہے۔ آخر تمہیں کیا ہو گیا تھا کہ تم دھکے کھاتی ٹرین سے آئے اور خود کو تھکا کر چور کر لیا۔ کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ محکمہ موسمیات سے رابطہ کر لیتے جو تمہیں بتا دیتا کہ کہر جلد ہی چھٹنے والی ہے؟۔ تو تمہارا اب تک اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا؟"

"نہیں- اور کیا تم نے اس سے کوئی رابطہ کیا؟"

"نہیں' بلواسطہ تو نہیں- ایک گھنٹہ پہلے مجھے پتہ چلا کہ اس نے نونگیس کو ایکسپریس اخبار کے دفتر فون کیا تھا اور کل دوپہر اس کو خصوصی انٹرویو دینے بلایا ہے- اس نے جانا وہاں قبول بھی کر لیا ہے- لیکن اس کے علاوہ کوئی چیز ہے جو مجھے پریشان کر رہی ہے- بہت زیادہ پریشان- بلکہ تکلیف سے میرے اعصاب جواب دے رہے ہیں- (اس موقع پر اشٹراوب لیڈر کا چہرہ جذبات سے سرخ ہو گیا اور اس کی آواز کانپنے لگی) اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ میرے بارے میں جو چاہو سوچو- یہ صحیح ہے کہ ہم ایک آزاد ملک میں رہتے ہیں کہ جہاں آزادانہ محبت کی زندگی گذارنے کا ہر ایک کو حق ہے- تم یقین کرو' میں اس کی ہر قسم کی مدد کرنے کو تیار ہوں- میں اس کے لئے اپنی شہرت بھی داؤ پر لگانے کو تیار ہوں- اگر تم ہنسنا چاہتے ہو تو ضرور ہنسو- میں اس عورت سے محبت کرتا ہوں- لیکن اب اس کی مدد کرنا ممکن نہیں- اگر میں اس کی مدد کرنا چاہوں بھی تو وہ اس کے لئے تیار نہ ہو گی ------"

"کیا ایسا کوئی طریقہ نہیں کہ تم اس کی مدد کرو اور اسے ایکسپریس اخبار سے بچالو- ان حرامزادوں سے-"

"سنو ! تم ایکسپریس اخبار کی بات اس قدر سنجیدگی سے نہ لو- اس وقت بھی کہ جب وہ تمہیں اور ٹروڈے کو اپنی گرفت میں لینا چاہے- ذرا میرا بات سنو ! یہ وقت زرد صحافت اور آزادی صحافت پر بحث کرنے کا نہیں ہے- اب میں مطلب کی بات پر آتا ہوں- میری خواہش ہے کہ تم انٹرویو کے وقت میرے اور اس کے اٹارنی کی حیثیت سے موجود رہو- تمہیں معلوم ہے کہ اس معاملہ کا تباہ کن حصہ اب تک نہ تو تفتیش میں آیا ہے اور نہ پریس میں- چھ مہینے پہلے میں نے اسے مجبور کیا کہ وہ ہمارے دیہی گھر کوہل فورسٹن ہائم کی چابی لے لے- انہیں یہ چابی گھر کی تلاشی پر نہیں ملی- اگر اس نے اسے کہیں پھینکا نہ ہو تو وہ اس کے پاس ہے- اب تم اسے جو چاہے کہو' مگر میری جانب سے یہ محض جذباتی ترنگ تھی- میں نے یہ چابی اسے اس امید میں دی تھی کہ شاید ایک دن وہ مجھ سے ملنے آ جائے- تم یقین کرو میں اس کی مدد کرنے کو تیار ہوں- میں اس پر بھی تیار ہوں کہ ان کے پاس جاؤں اور یہ اعتراف کر لوں کہ میں ہی وہ پراسرار ملاقاتی ہوں- مگر مجھے اچھی طرح

معلوم ہے کہ وہ میرا ساتھ چھوڑ دے گی اور لڈوگ سے بے وفائی نہیں کرے گی۔"

اشٹراوب لیڈر کے ان اعترافات سے غیر متوقع اور نئی باتیں سامنے آئیں۔ ایسی باتیں کہ جنہوں نے بلورنا کے دل میں ---- ہمدردی تو نہیں --- ہاں، تجسّس ضرور پیدا کر دیا --- کیا اس میں دوستی کے جذبات کا دخل تھا، یا رشک!

"آخر یہ زیورات، خطوط، اور یہ چابی۔ آخر ان تمام باتوں کا مطلب کیا ہے؟"

"اوہ، میرے خدا، ہیوبرٹ، کیا تم اب بھی میرا مطلب نہیں سمجھے؟ یہ وہ باتیں ہیں کہ جو نہ میں لوڈنگ سے کہہ سکتا ہوں، نہ ہاش سے، اور نہ پولیس سے۔ میرا خیال ہے کہ اس نے میری چابی لڈوگ کو دیدی ہے اور دو دن سے وہ وہاں چھپا ہوا ہے۔ اس لئے میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں کیتھارینا کے بارے میں پریشان ہوں۔ ساتھ ہی پولیس۔ اور اس نوجوان احمق سے خوف زدہ ہوں جو فورسٹن ہائم میں میرے گھر میں چھپا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ وہ اسے وہاں دریافت کریں، اس کو اس جگہ سے غائب ہو جانا چاہیئے۔ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ اسے گرفتار کر لیا جائے تاکہ اس معاملہ کا خاتمہ ہو۔ اب تو تمہاری سمجھ میں آیا۔ اب بتاؤ کہ تم کیا کہتے ہو؟"

"میری تو سمجھ میں یہ آتا ہے کہ کوہل فورسٹن ہائم فون کرو"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ اگر وہ وہاں ہے تو میرے فون کا جواب دے گا۔"

"پھر تم پولیس کو اطلاع کر دو۔ کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اگر تم کسی مصیبت سے بچنا چاہتے ہو تو گمنام فون کر لو۔ اگر تمہیں ذرا بھی شبہ ہے کہ گوٹن تمہارے گھر پر ہے تو تمہارا فرض ہے کہ پولیس کو اطلاع دو۔ ورنہ یہ کام مجھے کرنا پڑے گا۔"

"تاکہ میرا گھر اور میرا نام بھی ملزم کے ساتھ سرخی کی زینت بنے۔ میرا ایک اور خیال ہے ..... میں سوچ رہا ہوں کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ تم میرے اٹارنی کی حیثیت سے کوہل فورسٹن ہائم چلے جاؤ اور جا کر دیکھو کہ کیا وہاں سب ٹھیک ہے؟"

"اس وقت۔ ہفتہ کے دن، کارنول پر، جب کہ ایکسپریس اخبار کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں اپنی چھٹیاں ختم کر کے واپس آ گیا ہوں۔ کیا میں نے چھٹیاں اس لئے ختم کی ہیں کہ تمہارے وہی گھر جاؤں اور جا کر دیکھوں کہ حالات کیسے ہیں۔؟ کیا فرج ٹھیک کام کر رہا

ہے؟ کیا تھرمو سٹیٹ کو قاعدے کے مطابق سیٹ کر کے رکھا ہوا ہے؟ کوئی کھڑکی تو نہیں ٹوٹی ہے۔ بار میں ضرورت کے مطابق شراب موجود ہے اور کیا چادریں میلی تو نہیں ہو گئی ہیں؟ ایک مشہور اٹارنی' جو سوئمنگ پول والے لکژری ولا کا مالک ہے' اور جس کی شادی سرخ ٹروڈے سے ہوئی ہے۔ وہ اس کام کے لئے اپنی چھٹیاں ختم کر کے واپس آیا ہے۔ کیا واقعی تمہارا خیال ہے کہ اس وقت جب کہ ایکسپریس اخبار کے شریف لوگ ہماری ہر حرکت پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ میں سیدھا کار چلاتا ہوا تمہارے دیہی گھر جاؤں اور دیکھوں کہ تمہارے باغ کے پودے کتنے اونچے ہو گئے ہیں؟ اور کیا گھر کے آگے برف تو نہیں ہے؟ کیا واقعی تم یہ سوچتے ہو کہ تمہارا یہ خیال بہت خوب ہے؟ اس کے علاوہ ہمارے دوست لڈوگ کا نشانہ بہت اچھا ہے۔"

"مجھے پتہ نہیں کہ تمہاری یہ دانشمندانہ گوہر افشانیاں موقع کی مناسبت سے صحیح ہیں یا نہیں۔ میں تو ایک دوست کی حیثیت سے' اور میرے اٹارنی کی حیثیت سے' یہ چاہتا ہوں کہ تم میری مدد کرو۔ یہ مدد ایک لحاظ سے میری ذات ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ ایک شہری کی حیثیت سے تمہارا فرض بھی بنتا ہے۔ بجائے اس کے کہ تم سنجیدگی سے غور کرتے' تم نے طنزیہ باتیں شروع کر دیں۔ کل تک پورا کیس اس قدر رازداری میں تھا کہ ہمیں اس کے بارے میں آج صبح تک ذرا بھی خبر نہ تھی۔ ہماری معلومات کا انحصار ایکسپریس اخبار پر تھا۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ لوڈنگ کے وہاں تعلقات ہیں۔ پبلک پراسیکوٹر کے آفس اور پولیس نے اب تک وزارت داخلہ سے کوئی رابطہ نہیں کیا ہے۔ یہاں بھی لوڈنگ کے روابط ہیں۔ اس لئے ہیوبرٹ' یہ زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔"

اسی وقت ٹروڈے بغیر کسی اطلاع کے مطالعہ کے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ٹرانزسٹر ریڈیو تھا۔ دونوں کو دیکھتے ہوئے اس نے آہستہ سے کہا "خدا کا شکر ہے' اب موت کا معاملہ نہیں صرف زندگی کا ہے۔ انہوں نے لڑکے کو پکڑ لیا ہے۔ اس بیوقوف نے ان پر گولیاں چلائیں۔ انہوں نے اسے گولی مار دی۔ وہ زخمی ہے۔ مگر اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ یہ سارا ڈرامہ تمہارے باغ میں ہوا ایلوز' کوہل فورسٹن ہائم میں' سوئمنگ پول اور درختوں کے بیچ کے درمیان۔ اس کو انہوں نے لوڈنگ کے ایک دوست کا عالیشان ولا بتایا ہے۔ اب تک کچھ لوگوں میں شرافت موجود ہے' کیونکہ پہلی چیز جو لڈوگ

نے کہی وہ یہ کہ اس معاملہ کا کیتھارینا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے ساتھ اس کا رشتہ خالص محبت کا ہے۔ لہٰذا اس پر جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ غلط ہیں۔ اس کا جرم اور کیتھارینا سے اس کی محبت دونوں علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ ویسے وہ جرم سے مسلسل انکار کر رہا ہے۔ ایلوز، تمہیں زیادہ سے زیادہ چند کھڑکیاں دوبارہ سے لگوانا پڑیں گی، کیونکہ انہوں نے افراتفری میں انہیں توڑ دیا ہے۔ اب تک تمہارا نام نہیں لیا گیا ہے۔ بہتر ہے کہ تم ماڈ کو فون کر لو۔ کیونکہ وہ پریشان ہو گی۔ اسے تسلی کی ضرورت ہے۔ اور ہاں ! انہوں نے گوٹن کے تین ساتھیوں کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ یہ کمشنر بائز مینیے کی سب سے بڑی فتح ہے۔ اپنی بات جاری رکھو، میرے پیارے ایلوز اور اپنی بیوی کو ضرور فون کر لو۔ شاید وہ شریف ملاقاتی کے لئے کچھ کر سکے۔"

ہمیں اپنے تخیل کی مدد سے اس منظر کو دیکھنے میں کوئی زیادہ دقت تو پیش نہیں آنی چاہئے کہ اس مرحلہ پر بلورنا کے مطالعہ کے کمرے میں جسمانی طور پر گتھم گتھا ہونے کا وہ واقعہ پیش آیا کہ جس کا اس کمرے کے فرنیچر اور زیب و زینت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا۔ اشٹراؤب لیڈر نے اچھل کر ٹروڈے کا گلا دبانا چاہا، مگر اس کی اس کوشش کو اس کے شوہر نے ناکام بنا دیا اور معاملہ رفع دفع کرنے کی غرض سے اس سے کہا کہ یقیناً اس کا ارادہ "خاتون" پر حملہ کرنے کا نہیں تھا۔

اشٹراؤب لیڈر نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ "خاتون" کا لفظ اس پر صادق نہیں آتا۔ اس کے بعد وہ الفاظ کہے گئے جو کہ خاص حالات میں ---- خاص طور پر اس وقت کہ جب ماحول افسردہ اور غمگین ہو۔ انہیں استعمال نہیں کیا جاتا ہے ---- اگر وہ خود ہی انہیں ایک بار سن لیں۔ صرف ایک بار --- تو پھر کیا ہو گا؟ اس کے بعد تعلقات کا خاتمہ ہی سمجھئے۔

ابھی وہ کمرے سے باہر ہی گیا تھا اور بلورنا کو یہ موقع بھی نہ ملا تھا کہ وہ ٹروڈے سے کہہ سکے اس نے زیادتی سے کام لیا ہے کہ اس نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "کیتھارینا کی ماں کل رات فوت ہو گئی ہے۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ وہ کہاں ہے؟ وہ کوئر ہوخ زاکل میں ہے۔"

اس سے پہلے کہ ہم اس معاملہ کے تمام پہلوؤں کو آپس میں ملائیں' ہمیں اس بات کی اجازت دی جائے کہ بیچ میں کچھ فنی چیزوں کے بارے میں وضاحت کر دی جائے۔ اس کہانی میں بہت کچھ ہو رہا ہے اور حیران کن حد تک معاملات قابو سے باہر ہو گئے ہیں۔ یہ فطری بات ہے کہ جب ایک ہاؤس کیپر نے ایک رپوٹر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تو اس پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اگر اس قسم کا کوئی حادثہ پیش آئے تو ضروری ہے کہ اس کی وضاحت کی جائے' یا کم از کم ایسا کرنے کی کوشش ہی کی جائے۔ لیکن آپ ان کامیاب وکیلوں کے بارے میں کیا کہیں گے کہ جنہوں نے ایک ہاؤس کیپر کی خاطر اپنی سال کی اسکینگ کی چھٹیاں ختم کر دیں۔ ان صنعت کاروں کے بارے میں (پروفیسروں اور سیاستدانوں کو بھی اس میں شامل کر لیں) کہ جنہوں نے اپنے دیہی گھروں کی چابیاں اس ہاؤس کیپر کے حوالے کر دیں۔ ان دونوں سلسلوں میں' جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ اتنے سارے لوگ اور اتنی باتیں آ گئی ہیں کہ ان کا باہم جوڑنا اور ربط کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے بیان کا تسلسل قائم نہیں رہتا ہے۔

جرائم کے کمشنر کا کیا کیا جائے کہ جو مسلسل یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ تمام بات چیت ٹیپ کی جائے۔ مختصراً یہ کہ کہانی میں جگہ جگہ سوراخ ہی سوراخ ہیں اور یہ بتانا انتہائی مشکل ہے کہ بیان کرنے والے کے لئے کون سا نکتہ انتہائی اہم ہے۔ شاید کوئی بھی نہیں --- یہ تو ممکن ہے کہ مواد اکٹھا کیا جائے۔ ہاش اور چند مرد و عورت پولیس افسروں سے پوچھا جائے' مگر حتماً" ایسی کوئی بات نہیں کہ جس کی بنیاد پر ثبوت کی عمارت کھڑی کی جائے۔

مثلاً یہ خفیہ ٹیپ کرنے والی بات۔ ٹھیک ہے کہ خفیہ ٹیپ کر کے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ لیکن اس میں خرابی یہ ہے کہ ٹیپ کرنے کا کام خفیہ ایجنسیوں والے نہیں بلکہ دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ اس لئے ان معلومات کو عدالت میں استعمال نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کا ذکر بھی نہیں کیا جاتا۔ سوچنے کی بات یہ بھی ہے کہ جو ٹیپ کرتا ہے وہ کن نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہوتا ہے۔ اس وقت اس بے قصور سرکاری ملازم کی دماغی کیفیت کیا ہوتی ہو گی کہ جو محض اپنا فرض پورا کر رہا ہے۔ (اگرچہ مجبوری کے ساتھ) اس فرض کا تعلق

روزی کمانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس وقت وہ کیا سوچتا ہے کہ جب اسے ایک ایسی فون کی گفتگو ٹیپ کرنے کو کہا جائے کہ جس میں ایک طرف بے تکلف اور محبت کے متوالے ہوں اور دوسری کیتھارینا بلوم جیسی اسمارٹ' حد سے زیادہ نفیس اور بے قصور عورت ہو؟ کیا اس وقت وہ جنسی یا اخلاقی طور سے مشتعل ہو گا؟ کیا اسے غصہ آئے گا یا وہ رحم محسوس کرے گا۔ یا اسے پراسرار قسم کی مسرت ہو گی کہ ایک ایسی عورت جو "نن" کے نام سے جانی جاتی ہے' اسے ایک بھرائی ہوئی ڈراؤنی آواز نے روح کی گہرائیوں تک زخمی کر دیا ہے۔

اس وقت ٹیپ کرنے والا کیا کرے گا کہ جب کوئی لوڈنگ' جس کا ذکر یہاں وقتاً فوقتاً آتا رہا ہے۔ ایڈیٹر کو فون کر کے کہدے کہ "س" کی جگہ "ب" کر دو۔ لوڈنگ کی گفتگو اس لئے ٹیپ نہیں کی جا سکتی کیونکہ ڈر ہے کہ کوئی بلیک میلر' سیاستدان' اور بدمعاش اس کے لئے فون کر سکتا ہے۔ بے قصور ٹیپ کرنے والے کو یہ کیسے معلوم ہو گا کہ "س" اشٹراؤب لیڈر اور "ب" بلورنا ہے۔ سنڈے ایکسپریس پڑھنے والے کو "س" کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو گا' مگر "ب" کے بارے میں تمام تفصیلات ہوں گی۔ بلورنا' وہ مشہور اٹارنی کہ جس کے بارے میں لوڈنگ کی بڑی اچھی رائے ہے اور جس نے وقتاً فوقتاً قومی و بین الاقوامی امور میں اپنی فنی مہارت کو ثابت کیا ہے۔

ہم نے کہیں یہ ذکر کیا ہے کہ سارے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو ایک جگہ جمع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس میں بڑی مشکلات ہیں۔ مثلاً مسز لوڈنگ نے کھانا پکانے والی سے کہا کہ وہ اس کے شوہر کی سیکرٹری کو فون کر کے پوچھے کہ اتوار کے دن وہ کھانے کے بعد کون سی سویٹ ڈش کھانا پسند کرے گی۔ اسٹرابیری کے ساتھ آئس کریم اور پھینٹی ہوئی کریم۔ یا صرف آئس کریم اور یا صرف پھینٹی ہوئی کریم۔ سیکرٹری نہیں چاہتی تھی کہ اپنے باس کو ڈسٹرب کرے' مگر اسے اپنے باس کی پسند کا پتہ تھا' اس لئے اس نے خود ہی جواب دیدیا کہ مسٹر لوڈنگ پھینٹی ہوئی کریم کو ترجیح دیں گے۔ کھانا پکانے والی عورت جو لوڈنگ کی عادات سے واقف تھی۔ اس نے یہ ماننے سے انکار کر دیا اور سیکرٹری سے کہا کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ وہ اپنی پسند کو مسٹر لوڈنگ کی پسند سے خلط ملط کر رہی ہو۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اسے مسٹر لوڈنگ سے ذاتی طور پر بات کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ خود ہی اس سے سویٹ ڈش کے بارے میں پوچھ سکے۔

سیکرٹری جو کہ اکثر مسٹر لوڈنگ کے ساتھ کانفرنسوں میں جاتی ہے اور اس کے ساتھ اعلیٰ ہوٹلوں اور امراء کے لنچ و ڈنر میں شرکت کرتی ہے۔ اس نے دعوی کیا کہ جب بھی وہ ان کے ساتھ سفر پر گئی اور دعوتوں میں شرکت کی تو انہوں نے ہمیشہ بلا تخصیص پھینٹی ہوئی کریم کو پسند کیا۔ اس پر کھانا پکانے والی عورت نے کہا کہ لیکن اس وقت وہ ان کے ساتھ سفر پر نہیں جا رہی اور کیا یہ ممکن نہیں کہ مسٹر لوڈنگ کی پسند اس وقت اس وجہ سے ہو کہ دوسرے لوگ بھی اسے پسند رہے ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ سویٹ ڈش کے بارے میں ایک طویل گفتگو ہوئی اور یہ تمام گفتگو ٹیکس دینے والوں کے خرچہ پر خفیہ طور پر ٹیپ کی گئی۔ یقیناً وہ شخص تو اس گفتگو کو ٹیپ کر رہا ہو گا یا سن رہا ہو گا وہ اس میں استعمال ہونے والے الفاظ میں "کوڈ" ڈھونڈ رہا ہو گا۔ مثلاً اسٹرابیری اور آئس کریم کا مطلب بم ہے یا ہینڈ گرنیڈ۔

لوگوں کے مسائل ہوتے ہیں۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ کسی کی لڑکی گھر سے بھاگ گئی ہے' یا کسی کا لڑکا نشہ کا عادی ہو گیا ہے' یا کرایہ ایک بار پھر بڑھ گیا ہے۔ اب ان سب کو محض اس لئے ٹیپ کیا جائے کہ کسی نے مذاق میں مسٹر لوڈنگ کو بم سے اڑانے کی دھمکی دیدی۔ اس ٹیپ کے نتیجہ میں کسی معصوم سرکاری ملازم کو یہ فرق معلوم کرنا پڑے کہ پھینٹی ہوئی کریم اچھی ہے یا آئس کریم۔ شاید ان ملازموں میں سے کوئی ایسا بھی ہو کہ جس کے لئے یہ ایسی نعمت ہو کہ جس کے کھانے کی آرزو اس کے دل میں پیدا ہو جائے۔

اب اگر کوئی ٹیپ کو چلا کر یہ معلوم کرنا چاہئے کہ مس ایلزے وولٹرس ہائم اور کونراڈ بائٹرس میں کس حد تک بے تکلفی ہے اور اگر دونوں کو دوست کہا جائے تو ان کے تعلقات کی نوعیت کیا بنے گی؟ کیا ایلزے اسے میرے محبوب یا پیارے کہہ کر مخاطب کرتی ہے یا محض کونراڈ یا کونی کہتی ہے؟ گفتگو کرتے وقت وہ کس قسم کی بے تکلفی کا مظاہرہ کرتے ہیں؟۔ کیا وہ فون پر کوئی گانا سناتا ہے؟ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ اس کی آواز بہت اچھی ہے' کسی کنسرٹ یا چرچ کے کورل کے لئے تو مناسب نہیں' مگر شاید وہ محبت کے گیت' مقبول عام دھنوں پر اچھا گاتا ہو۔

وہ لوگ کہ جو ٹیلی پیتھی کے ذریعہ دوستوں اور واقف کاروں سے رابطہ قائم نہیں کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے فون ہی ایک ایسا ذریعہ رہ جاتا ہے کہ جو رابطہ کا کام دیتا ہے۔ کیا

اتھارٹیز کو اس بات کا احساس ہے کہ وہ اپنے ملازمین سے کیا کام لے رہے ہیں؟ چلئے' فرض کئے لیتے ہیں- کہ ایک شخص کہ جس پر وقتی طور پر جرم کا شبہ ہے' وہ شخص انتہائی بدتمیز اور بے ہودہ ہے- اب اگر وہ اپنی ہی طرح کی ایک بے ہودہ عورت سے فون پر بات کرتا ہے' چونکہ ہم آزاد ملک میں رہتے ہیں- اس لئے آزادی سے فون پر ہر قسم کی بات چیت کر سکتے ہیں- تو جب اس گفتگو کو ٹیپ کیا جائے گا' تو اس کا اخلاقی اثر ٹیپ کرنے والے پر کیا ہو گا؟ اس کے نتیجہ میں جو نفسیاتی امراض ہوں گے' ان کا علاج کیسے ہو گا؟ اس بارے میں سرکاری ملازموں کی یونین والے کیا کہتے ہیں؟ صنعت کاروں' انارکسٹوں' بنک ڈائریکٹروں' بنک لٹیروں' اور بنک کے ملازموں کے بارے میں تو پریشانی ہے' لیکن خفیہ ٹیپ کرنے والوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے؟ کیا چرچ کے پاس اس مسئلہ پر کہنے کو کچھ ہے؟ کیا فلڈا کے مقام پر بشپس کانفرنس یا جرمن کیتھولک انتظامی کمیٹی کو اس موضوع کے بارے میں کچھ علم ہے؟ کیا کسی کو اس بات کا احساس نہیں کہ معصوم کانوں پر حملہ کیا ہوتا ہے؟ اس میں پھینٹی ہوئی کریم سے لے کر فحش باتیں سب ہی شامل ہیں- ہم دیکھتے ہیں کہ نوجوانوں کو سرکاری ملازمت میں لانے کی ہمت افزائی کی جاتی ہے- لیکن پھر ان کے ساتھ کیا پیش آتا ہے؟ کم از کم یہ وہ شعبہ ہے کہ جس میں چرچ اور ٹریڈ یونین ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فون ٹیپ کرنے کا ایسا ہی تعلیمی پروگرام بنایا جائے جیسا کے تاریخی اسباق کو ٹیپ کرنے کا ہے- اس کی خاص بات یہ ہے کہ اس کا خرچہ بھی زیادہ نہیں ہے-

-۴۲-

اب ہم کچھ پشیمانی کے ساتھ ان واقعات کو بیان کرتے ہیں کہ جو ہو چکے ہیں- اگرچہ واقعات علیحدہ علیحدہ ہوئے مگر بعد میں کہانی کے دھارے میں یہ بھی شریک ہو گئے- اس سے پہلے کہ ان کو بیان کیا جائے ہم کچھ وضاحت ضروری سمجھتے ہیں- ہم نے وعدہ کیا تھا کہ جہاں تک ہو سکے گا کسی کا خون نہیں بہے گا- اب ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مسز بلوم یعنی کیتھارینا کی ماں کی موت کے بعد بھی ہمارا وعدہ برقرار ہے- یہ موت' اگرچہ جیسی کے

عام حالات میں ہونی چاہیے' نہیں ہوئی' مگر اس کے باوجود یہ قتل نہیں تھا۔ یہ صحیح ہے کہ اس موت کی وجہ تشدد تھا۔ مگر یہ تشدد غیر ارادی تھا۔ جو آدمی اس موت کا ذمہ دار ہے اس کا ارادہ قتل کا نہیں تھا۔ اس کا ذمہ دار' اس کے اپنے اعتراف کے مطابق اور دوسری شہادتوں کی بنیاد پر' نوننگیس تھا' جو خود بھی بالآخر تشدد کا شکار ہوا۔

نوننگیس نے جمعرات کے دن ہی کافی بھاگ دوڑ کے بعد گیملس بروش میں مسز بلوم کا پتہ دریافت کر لیا تھا۔ لیکن وہ ہسپتال میں اس سے ملنے میں ناکام ہوا کیونکہ نن ایڈل گارڈ اور ڈاکٹر ہائنن نے اسے بتایا کہ مسز بلوم کو کینسر کے ایک کامیاب آپریشن کے بعد آرام کی سخت ضرورت ہے۔ اس کی صحت کا دارومدار اس پر ہے کہ اسے کسی قسم کی ہیجانی کیفیت سے دوچار ہونا نہ پڑے۔ اس لئے انٹرویو کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب اس سے کہا گیا کہ اس کی لڑکی اور گوٹن کی وجہ سے مسز بلوم بھی پبلک شخصیت ہو گئی ہیں' تو ڈاکٹر نے کہا کہ جہاں تک اس کا تعلق ہے اس کے لئے مریض کی اہمیت ان سب باتوں سے زیادہ ہے۔

اس گفتگو کے دوران نوننگیس نے دیکھا کہ عمارت میں کچھ مزدور کام کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس کے دماغ میں جو منصوبہ آیا اس کے بارے میں اس نے بعد میں اپنے ساتھیوں سے شیخی مارتے ہوئے کہا کہ دوسرے دن اس نے مزدور کا لباس پہنا۔ ہاتھ میں رنگ کا ڈبہ اور برش لیا اور مسز بلوم سے ملنے ہسپتال روانہ ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ لڑکی کے بارے میں ماں سے حاصل شدہ معلومات بیش بہا ہوں گی۔ چاہے ماں کتنی ہی سخت بیمار کیوں نہ ہو۔

جب اس نے مسز بلوم کو تمام واقعات بتائے تو اس کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا۔ نہ ہی اس نے گوٹن کا نام سن کر کسی قسم کی حیرانی کا اظہار کیا۔ اس نے صرف یہ کہا کہ "آخر اس کا انجام ایسا کیوں ہوا؟ آخر ایسا کیوں ہوا؟" ان جملوں کو ایکسپریس اخبار نے اس طرح سے چھاپا "ایسا ہونا ہی تھا۔ ایسی باتوں کا یہی انجام ہوتا ہے" نوننگیس نے مسز بلوم کے بیان کو تبدیل کرنے کی دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ایک رپوٹر کی حیثیت سے اس کا فرض ہے کہ سیدھے سادھے لوگوں کی مدد کرے تاکہ وہ جو نہیں کہہ سکتے ہیں ان کی وضاحت کی جائے۔

-۴۳-

بہرحال ' اس بات کی بھی پوری طرح سے تصدیق نہیں ہو سکی ہے کہ کیا واقعی نونگیس نے مسز بلوم سے ملاقات کی بھی تھی یا اس نے محض فرضی افسانہ گھڑ کر اس کی جانب سے منسوب باتیں چھپوا کر اپنی قابلیت کو ثابت کرنا چاہا تھا تاکہ وہ اپنے ساتھیوں میں بیٹھ کر شیخی بگھار سکے۔ ڈاکٹر ہائنن' نن ایڈل گارڈ' ہسپانوی نرس ہوالوا' صفائی کرنے والی پر تگیزی عورت پولکو' ان سب کا خیال تھا کہ جو کچھ نونگیس نے کہا ہے وہ غلط ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ "اس کام کے لئے اس شخص کو اعصابی طور پر مضبوط ہونا چاہئے۔" (ڈاکٹر ہائنن) لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ کیتھارینا کی ماں سے ملاقات۔ چاہے وہ فرضی ہی کیوں نہ ہو۔ فیصلہ کن ثابت ہوئی۔ یہاں پر یہ سوال بھی کیا جا سکتا ہے کہ شاید ہسپتال کی انتظامیہ اس سے اس لئے انکاری ہے کیوں کہ اس سے ان کی نااہلی ثابت ہوتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ نونگیس نے کیتھارینا کی ماں سے منسوب جملوں کو مصدقہ بنانے کے لئے اس ملاقات کا افسانہ گھڑا ہو۔ بہرحال' ہمیں اس سلسلہ میں محتاط ہونا پڑے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کیتھارینا نے ٹونگیس کے ساتھ انٹرویو اس واقعہ کے بعد رکھا۔ اس کے بھی بعد کہ جب سنڈے ایکسپریس نے یہ رپورٹ بھی شائع کر دی تھی کی کیتھرنیا شیخ کا لباس پہنے اس بار میں گئی تھی کہ جہاں سے بدقسمت شونز اس سے پہلے جا چکا تھا۔ لہٰذا اب ہمیں انتظار کرنا چاہئے کہ نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ لیکن ایک بات تو ثابت ہے وہ یہ کہ ڈاکٹر ہائنن اپنی مریض ماریا بلوم کی اچانک موت سے حیران ہو گیا تھا۔ اس کی وجہ وہ' شہادت کی کمی کے باوجود' ان اثرات کو بتاتا ہے کہ جن کا تعلق اسپتال سے باہر کا تھا۔ اس قضیے میں ہم بے قصور رنگ کرنے والوں کو قطعی ذمہ دار نہیں ٹھہراتے۔ جرمن ہنرمندوں کے وقار کو کسی بھی طرح سے داغدار نہیں کرنا چاہئے۔ اس کی ذمہ داری نہ تو نن ایڈل گارڈ پر آتی ہے اور نہ ہی غیر ملکی کام کرنے والی عورتوں پر۔ اس کی ضمانت کون دے سکتا ہے کہ چار رنگ

کرنے والے جو کوئر کی مرکینس کمپنی سے آئے تھے اور عمارت کے چار حصوں میں الگ الگ کام کر رہے تھے۔ ان کے لباس میں کوئی اور چوری چھپے اسپتال میں داخل ہو گیا۔ یہ حقیقت اپنی جگہ باقی رہتی ہے کہ نونگیس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مزدور کے لباس میں ہسپتال گیا۔ (یہاں "قبول" کرنے کے لفظ کو استعمال نہیں کیا جا رہا ہے کیونکہ ملاقات کی کوئی واضح شہادت نہیں ہے) ماریا بلوم سے ملا۔ اس کا انٹرویو لیا۔ اس دعویٰ سے کیتھارینا بخوبی واقف تھی۔

مرکینس کمپنی نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ہسپتال میں ایک ہی وقت میں چار رنگ والے موجود نہیں تھے۔ اس لئے اگر کوئی چوری چھپے جانا چاہتا تو اس میں کوئی مشکل نہیں تھی۔ ڈاکٹر ہائنن نے بعد میں کہا کہ وہ ایکسپریس اخبار کے خلاف' کیتھارینا کی ماں سے منسوب بیان کی وجہ سے' جس نے ایک اسکینڈل کی صورت اختیار کر لی ہے' مقدمہ دائر کرے گا۔ لیکن یہ دھمکی بھی دھمکی ہی رہی ایسے ہی جیسے کہ بلورنا کی اشتراوب لیڈر کے چہرہ کو بگاڑنے کی دھمکی۔

-۴۴-

بالآخر ۲۳ / فروری ۱۹۷۴ء ہفتہ کے دن' مسٹر و مسز بلورنا' مس وولٹرس ہائم اور کونراڈ بائٹرس کی ملاقات کیتھارینا لوم سے کوئر کے کیفے کلوگ میں ہو گئی' جہاں ماضی میں کیتھارینا نے بطور ویٹرس کام کیا تھا۔ آپس میں گلے ملے گئے اور آنسو بہائے گئے۔ یہاں تک کہ مسز بلورنا بھی رو پڑی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ کیفے کے گاہک کارنول کے موڈ میں تھے' اس لئے اسکے پروپرائٹر ارون کلوگ نے کہ جو کیتھارینا کا مداح تھا۔ اس چھوٹے سے گروپ کو اپنا ڈرائنگ روم دیدیا۔

یہاں سے بلورنا نے فون کر کے ہاش سے میوزیم میں ہونے والی ملاقات منسوخ کرادی۔ اس نے ہاش کو بتایا کہ کیتھارینا کی ماں کی اچانک وفات ہو گئی ہے اور شاید اس کی وجہ ایکسپریس اخبار کے رپورٹر نونگیس کی اس سے ملاقات تھی۔ یہ سن کر ہاش صبح کے مقابلہ میں نرم پڑ گیا اور بلورنا سے کہا کہ وہ اس کی طرف سے کیتھارینا سے افسوس کر لے۔

اس نے مزید کہا کہ اسے امید ہے کہ اس سے کیتھارینا کے دل میں کوئی عناد پیدا نہ ہوا ہو گا- اور اس کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے؟ وہ ہر وقت ان کی مدد کو تیار ہے- اگرچہ وہ اس وقت گوٹن سے تفتیش میں مصروف ہے، مگر وہ ان سے ملنے کے لئے ضرور کوئی وقت نکالے گا- جہاں تک گوٹن سے تفتیش کے نتائج ہیں تو اس میں اب تک ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی کہ جو کیتھارینا کے لئے ضرر رساں ہو- گوٹن نے اس کا ذکر بڑی محبت اور شائستگی سے کیا ہے- جہاں تک دونوں کی ملاقات کا سوال ہے تو یہ اس لئے ممکن نہیں، کیونکہ یہ آپس میں رشتہ دار نہیں ہیں- اس کے لئے منگیتر کی اصطلاح استعمال کرنا مناسب نہیں ہے-

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ماں کی موت کی خبر سن کر کیتھارینا کی حالت خراب نہیں ہوئی بلکہ وہ اور زیادہ پرسکون ہو گئی- کیتھارینا نے ڈاکٹر ہائنن کو ایکسپریس اخبار کے اس شمارے کے بارے میں بتایا کہ جس میں نونگیس کا انٹرویو شائع ہوا تھا اور اس کی ماں سے منسوب باتیں چھاپی گئی تھیں- اس نے اس انٹرویو کے بارے میں ڈاکٹر کی برہمی کو زیادہ اہمیت نہیں دی- اس کا خیال تھا کہ رپورٹر لوگ قاتل ہیں- لوگوں کے کردار کو تباہ کرتے ہیں- ان کا کام ہے کہ لوگوں کی پگڑی اچھالیں، اور ان کی عزت و آبرو کا سودا کریں، اور ان کی شہرت و صحت کو نقصان پہنچائیں-

ڈاکٹر ہائنن نے غلطی سے یہ فرض کرتے ہوئے کہ وہ مارکسٹ ہے (شاید اس نے ایکسپریس میں کیتھارینا کے سابق شوہر کے الزامات پڑھے ہوں) اس سے پوچھا کہ کیا وہ ایکسپریس اخبار کے اس طریقہ عمل کو سماجی ڈھانچہ کا مسئلہ سمجھتی ہے؟ کیتھارینا اس کی بات کو بالکل نہیں سمجھ سکی اور صرف اپنا سر ہلا دیا-

اس کے بعد وہ اور مس وولٹرس ہائم، ایڈل گارڈ کے ہمراہ مردہ خانے گئیں- کیتھارینا نے ماں کی لاش سے چادر ہٹائی اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا- جب ایڈل گارڈ نے اسے مشورہ دیا کہ وہ کوئی چھوٹی سی دعا پڑھ لے تو اس نے جواب دیا "نہیں-" اس نے دوبارہ سے چادر سے ماں کا منہ ڈھکا- نن کا شکریہ ادا کیا- اس وقت جب کہ وہ مردہ خانہ سے نکل رہی تھی تو اس نے رونا شروع کر دیا- ابتداء میں سسکیاں لے کر، پھر زور سے، اور پھر ہچکیاں لے کر- شاید اس وقت وہ اپنے باپ کے بارے میں سوچ رہی ہو جس کو آخری بار

اس نے ہسپتال کے مردہ خانے میں اس وقت دیکھا تھا کہ جب وہ ۶ سال کی بچی تھی۔ ایلزے وولٹرس ہائم نے اس کو خاص طور سے نوٹ کیا' کیونکہ اس نے اس سے پہلے کیتھارینا کو کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ اس وقت بھی کہ جب وہ بچی تھی اور اسکول میں خوش نہیں رہتی تھی۔ نہ ہی اس وقت کہ جب وہ انتہائی مشکلات اور خراب حالات میں تھی۔

کیتھارینا نے بڑے مہذب انداز میں سب کا شکریہ ادا کیا۔ خاص طور سے غیر ملکی خواتین ہوالوا اور پولکو کا کہ جنھوں نے اس کی ماں کی تیمار داری کی۔ جب وہ ہسپتال سے رخصت ہوئی تو وہ پرسکون ہو چکی تھی۔ رخصت ہوتے وقت اس نے ہسپتال کی انتظامیہ سے درخواست کی کہ وہ یہ اطلاع اس کے بھائی کرٹ کو جیل میں دیدیں تاکہ وہ بھی ماں کی موت سے باخبر ہو جائے۔ اس کے بعد وہ تمام دوپہر اور شام کو پرسکون رہی۔ یہ ضرور تھا کہ کبھی کبھی وہ ایکسپریس اخبار کے دونوں شمارے دیکھنے لگتی تھی اور مسٹر و مسز بلورنا اور کونراڈ سے ان کے اندراجات پر تبادلہ خیالات کرنے لگتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایکسپریس اخبار کے بارے میں اس کے نقطہ نظر میں تبدیلی آ گئی ہے۔ آج کل کی اصطلاح میں یوں کہنا چاہیئے کہ وہ جذباتی کم اور تجزیاتی زیادہ ہو گئی تھی۔

بے تکلف دوستوں اور ہمدردوں کے اس حلقہ میں اس نے اشٹراوب لیڈر سے اپنے تعلقات کے بارے میں بتایا کہ ایک مرتبہ جب وہ بلورنا کے گھر سے اس کے ساتھ اپارٹمنٹ تک آئی تو اس کی مرضی کے بغیر وہ اسے اوپر تک چھوڑنے آیا اور اپارٹمنٹ کے اندر داخل ہونے پر اصرار کیا بلکہ دروازے میں اپنا پیر رکھ دیا کہ میں اسے بند نہ کر سکوں۔ جیسا کہ توقع تھی' اندر آنے کے بعد اس نے کوشش کی کہ حالات سے فائدہ اٹھائے' لیکن جب اس نے اس کی خواہشات کے آگے جھکنا قبول نہ کیا تو اس نے اسے اپنی بے عزتی سمجھا' اس طرح تقریباً آدھی رات کو وہ اس کے گھر سے گیا۔ اس کے بعد سے اس نے اسے باقاعدگی کے ساتھ تنگ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے پاس آتا۔ اسے پھول بھیجتا۔ خط لکھتا۔ چند موقعوں پر وہ اس کے اپارٹمنٹ کے اندر آیا بھی۔ ان ہی میں سے ایک موقع پر اس نے اسے قیمتی انگوٹھی پیش کی۔ بس' اس کی کہانی اس سے زیادہ نہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے ملاقاتی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا' اور نہ ہی اس کے نام کو افشا کیا' کیونکہ اس

کے لئے یہ بڑا مشکل تھا کہ وہ تفتیش کرنے والوں کو کس طرح سے قائل کرتی کہ اس کے اور اشٹراوَب لیڈر کے درمیان کچھ نہیں تھا۔ کبھی ایک بوسہ تک نہیں دیا۔ مگر کون شخص ہو گا جو یہ یقین کرے گا کہ اس نے اشٹراوَب لیڈر کو دھتکار دیا جو نہ صرف دولت مند ہے بلکہ سیاسی و معاشی اور ادبی حلقوں میں مشہور بھی ہے۔ اس کے بارے میں یہ تاثر ہے کہ اس کی دلکشی ہر ایک کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ وہ کسی فلمی ستارے کی مانند ہے۔ کون ہے جو یہ یقین کرے گا کہ ایک گھریلو ملازمہ میں اتنی جرات ہے کہ وہ ایک فلمی ستارے کو اس لئے ٹھکرا دے کہ وہ اس کے معیار کے مطابق نہیں ہے؟ مگر جہاں تک اس کا تعلق ہے' اسے اس میں کوئی دلکشی نظر نہیں آئی۔ وہ اشٹراوَب لیڈر سے قطعی بے تکلف نہیں تھی' مگر اس نے اسے ایک ایسی صورت حال میں ڈال دیا تھا کہ وہ اس کو کسی سے بیان نہیں کر سکتی تھی۔ اسی لئے تفتیش میں وہ اس مسئلہ پر خاموش رہی۔ آخر میں --- یہاں وہ ہنس پڑی --- وہ اس کی شکر گذار ہے کہ اس کے گھر کی چابی لڈوگ کے کام آئی۔ اگرچہ اس نے اپنے گھر کا جو پتہ دیا تھا اس میں لڈوگ بغیر چابی کے بھی داخل ہو سکتا تھا۔ مگر چابی کی وجہ سے گھر میں داخل ہونا آسان ہو گیا۔

اس کو معلوم تھا کہ کارنول کے موقع پر ولا خالی ہو گا کیونکہ اس سے دو دن پہلے وہ زبردستی اس کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا تھا اور اس کو مجبور کر رہا تھا کہ وہ کارنول کے موقع پر اس کے دیہی گھر میں اس کے ساتھ چل کر رہے کیونکہ پھر اسے باڈن باڈن میں ایک کانفرنس میں شرکت کرنی ہے۔

ہاں' لڈوگ نے اسے بتایا تھا کہ چونکہ وہ فوج سے بھاگا ہوا ہے اس لئے پولیس اس کی تلاش میں ہے اور ان سے بچنے کے لئے وہ ملک چھوڑ کر جانا چاہتا ہے ---- وہ تیسری مرتبہ ہنسی --- لڈوگ کو ہیٹنگ کی نالیوں کے ذریعہ بھاگنے کا راستہ اس نے بتایا تھا جو کہ بلڈنگ کے آخر میں جا کر نکلتا تھا' یہ ہوخ کیپلے اسٹریٹ کے کونے پر تھا۔ نہیں' اس کو معلوم نہیں تھا کہ پولیس ان کی نگرانی کر رہی ہے۔ لڈوگ صبح چھ بجے چلا گیا۔ یہ تو بعد میں جا کر اسے احساس ہوا کہ معاملہ بڑا گھمبیر ہے۔ وہ خوش ہے کہ گوٹن گرفتار ہو گیا' اب وہ کوئی اور احمقانہ حرکت نہیں کرے گا۔ لیکن وہ ڈر بھی رہی ہے کیونکہ بائز مینیے ضرور کچھ نہ کچھ کرے گا۔

-۴۵-

اس مرحلہ پر یہ بتانا ضروری ہے کہ ہفتہ کی دوپہر خوشگوار گذری۔ اس قدر خوشگوار کہ مسٹر و مسز بلورنا، ایلزے وولٹرس ہائم اور خاموش و متین کونراڈ بائٹرس سب ہی کو بدلتی ہوئی صورت حال سے اطمینان ہو گیا۔ کیتھارینا سمیت سب کا تاثر یہ تھا کہ تناؤ کی کیفیت ختم ہو گئی ہے اور حالات بہتر ہو گئے ہیں۔ گوٹن گرفتار ہو چکا تھا۔ کیتھارینا کی تفتیش ختم ہو گئی تھی۔ اس کی ماں کو موت نے بیماری کی تکلیف سے نجات دلا دی تھی۔ اس کی تجہیز و تکفین کے انتظامات ہو رہے تھے۔ کوئر کے ایک عہدے دار نے یہ وعدہ کر لیا تھا کہ وہ تعطیل کے باوجود تجہیز و تکفین کے کاغذات جلد تیار کر کے دیدیگا۔ جب کیفے کے پروپرائٹر اروِن کلوگ نے کافی، شراب، ٹماٹر سلاد، کیک اور دوسری چیزوں کا بل لینے سے انکار کیا تو ہمدردی کے ان جذبات سے سب ہی کو تسکین ہوئی۔ جب وہ کیفے سے جانے لگے تو اس نے یہ بھی کہا کہ "حوصلہ نہ ہارو، کیٹی، ہم میں سے اکثر تمہارے بارے میں بری رائے نہیں رکھتے ہیں۔" ان الفاظ سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ کچھ اچھی رائے بھی نہیں رکھتے ہیں۔ اب سوال یہ تھا کہ یہ "کچھ" جو ہیں۔ ان کا وزن کتنا ہے۔ اس نے اگرچہ تسلی کے ان جملوں کا وزن کم کردیا۔ پھر بھی یہ احساس ضرور رہا کہ "تمام" اس کے خلاف نہیں۔

اس پر سب کا اتفاق ہو گیا کہ وہ بلورنا کے گھر جائیں اور شام وہیں گذاریں۔ گھر پہنچ کر کیتھارینا کو سختی سے منع کر دیا گیا کہ وہ کوئی کام نہیں کرے گی چاہے کام بگڑ ہی کیوں نہ جائے۔ وہ چھٹی پر ہے اور اس کا یہ حق ہے کہ آرام کرے۔ مس وولٹرس ہائم نے کچن میں جا کر سینڈوچز تیار کئے، جب کہ بلورنا اور بائٹرس نے قہوہ گرم کیا۔ اس مرتبہ پہلی بار کیتھارینا نے خود کسی کام میں حصہ نہیں لیا۔ ماحول خوشگوار رہا۔ اگر کسی عزیز کے مرنے کا حادثہ اور کسی دوست کی گرفتاری کا واقعہ پیش نہیں آیا ہوتا تو وہ یقیناً تھوڑی دیر کے لئے ڈانس سے بھی لطف اندوز ہو لیتے، کیونکہ "تمام باتیں اپنی جگہ" یہ کارنول کا موقع تھا۔

بلورنا اپنی تمام تر کوشش کے باوجود کیتھارینا کو نونگیس سے انٹرویو کے لئے منع نہیں کر سکا۔ وہ خاموش بیٹھی مسکراتی رہی، پھر کہنے لگی کہ اس انٹرویو کے بعد ایک انٹرویو اور ہو

گا۔ بہت بعد میں جب بلورنا نے اس جملے پر غور کیا اور کیتھارینا کے عزم و ارادہ کے بارے میں سوچا تو اس کو ٹھنڈے پسینے آ گئے۔ اس نے نہ صرف انٹرویو دینے پر اصرار کیا بلکہ انٹرویو کے دوران اس کی موجودگی پر بھی اعتراض کیا۔ وہ یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ کیا اسی شام کیتھارینا نے قتل کا فیصلہ کر لیا تھا؟ ویسے اس کا اپنا خیال ہے کہ اس کے ارادے کو تقویت اس وقت ملی جب اس نے سنڈے ایکسپریس پڑھا۔

اسی دوران سب نے مل کر کلاسیکی اور مقبول عام موسیقی سنی۔ کیتھارینا اور وولٹرس ہائم نے گیملس بروش کی زندگی کے بارے میں قصے سنائے۔ پھر سب ایک دوسرے کو الوداع کہتے ہوئے گلے ملے۔ اس مرتبہ ان کی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے۔ ساڑھے دس بجے ہوں گے کہ جب کیتھرینا' مس وولٹرس ہائم اور بائٹرس خلوص' چاہت' اور دوستی کے جذبات لئے مسٹر و مسز بلورنا سے رخصت ہوئے۔ دونوں میاں بیوی نے خود کو مبارک باد دی کہ وہ وقت پر آ گئے جس کی وجہ سے کیتھارینا کی مدد ہو گئی۔ ٹھنڈی ہوتی ہوئی آگ کے قریب شراب پیتے ہوئے انہوں نے اپنی نئی چھٹیوں کے بارے میں سوچا۔ اپنے دوست اشٹراوب لیڈر اور اس کی بیوی ماڈ کے بارے میں بات چیت کی۔ جب بلورنا نے اپنی بیوی کو مشورہ دیا کہ وہ اشٹراوب لیڈر کے سامنے "شریف ملاقاتی" کے لفظ کو استعمال نہ کرے کیونکہ اس نے دیکھ لیا کہ اس کا استعمال جذبات کو بھڑکاتا ہے تو ٹروڈے نے بلورنا سے کہا کہ۔ "اس ملاقات میں اب وقت لگے گا۔"

۴۶۔۔

ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ کیتھارینا نے بقیہ رات بڑے آرام سے گذاری۔ اس نے دوبارہ سے بدوؤں والا لباس پہنا' سفید رومال کو نقاب کے طور پر استعمال کیا۔ اور مجمع میں ادھر ادھر گھومتی پھری۔ اس کے بعد انہوں نے تھوڑی دیر کے لئے موسیقی سنی۔ کچھ بسکٹ کھائے۔ اور سونے کے لئے ایک دوسرے کو شب بخیر کہا۔ بائٹرس پہلی مرتبہ اس کے سامنے مس وولٹرس ہائم کے کمرے میں سونے گیا۔ کیتھارینا ایک صوفہ پر لیٹ گئی۔

-۴۷-

جب اتوار کی صبح کو ایلزے اور بائٹرس جاگے تو انہوں نے دیکھا کہ میز پر نفاست سے ناشتہ تیار کیا ہوا رکھا ہے اور کیتھارینا خود ناشتہ میں مصروف اس سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ ناشتہ کرتے ہوئے وہ سنڈے ایکسپریس پڑھنے میں مصروف تھی۔ اس بار صفحہ اول پر کیتھارینا کے فوٹو اور اس کی کہانی نہیں تھی۔ اس کی جگہ لڈوگ گوٹن کی تصویر تھی جس کے نیچے لکھا ہوا تھا۔ "کیتھارینا بلوم کا بے تکلف ساتھی جس نے ایک صنعت کار کے ولا میں پناہ لی تھی۔" کہانی پہلی بار کے مقابلہ میں زیادہ تفصیل سے بیان کی گئی تھی۔ صفحہ ۷ اور ۹ پر بہت سی تصاویر تھیں۔ کیتھارینا کی وہ تصویر کہ جب وہ پہلی مرتبہ عشائے ربانی میں شریک ہوئی تھی۔ اس کے باپ کی تصویر کہ جب وہ جنگ سے واپس آیا تھا۔ گیملس بروش چرچ کی تصویر۔ بلورنا کا ولا۔ کیتھارینا کی ماں کہ جب وہ ۴۰ سال کی تھی' زمانہ کی ماری ہوئی نحیف و لاغر' گیملس بروش میں اپنے گھر سے باہر کہ جہاں وہ رہا کرتے تھے۔ ہسپتال کی تصویر کہ جہاں جمعہ کے دن کیتھارینا کی ماں فوت ہوئی تھی۔

مضمون کا متن یہ ہے:

"اپنی ہی لڑکی کے ہاتھوں ستائی ہوئی" یہ وہ الفاظ ہیں کہ جو کیتھارینا بلوم کی ماں پر صادق آتے ہیں' مس بلوم کہ جواب تک آزاد پھر رہی ہے۔ جب مسز بلوم کو اس کی لڑکی کی سرگرمیوں کے بارے میں بتایا گیا تو وہ صدمہ سے جانبر نہیں ہو سکی۔ یہ بات افسوس ناک ہے کہ جب اس کی ماں بستر مرگ پر تھی' اس کی لڑکی ایک قاتل' اور لٹیرے کے ساتھ بے خودی کے عالم میں ڈانس کر رہی تھی۔ یقیناً اس کو ناقابل معافی جرم کہا جائے گا کہ اس نے ماں کی موت کی خبر سن کر ایک آنسو بھی نہیں بہایا۔ کیا یہ عورت سرد جذبات والی اور بے پرواہ ہے؟ ایک دیہی ڈاکٹر کی بیوی نے کہ جس کے ہاں اس نے ملازمت کی تھی کیتھارینا کو داغدار شہرت رکھنے والی بتایا ہے۔ "میں نے اس لئے اسے ملازمت سے نکال دیا کہ میرے نوجوان لڑکے' مریض' اور شوہر کی شہرت خراب نہ ہو۔" کیا یہ ممکن

ہے کہ کیتھارینا بدنام زمانہ فہنز کی غبن والی سرگرمیوں میں بھی ملوث ہو؟ (ایکسپریس اس کے بارے میں تفصیلی رپورٹ چھاپ چکا ہے) کیا اس کے باپ نے بیماری کا بہانہ کیا تھا؟ اس کا بھائی کیسے مجرم بنا؟ ابھی ان باتوں کی وضاحت باقی ہے کہ مس بلوم نے اتنی جلدی کیسے ترقی کی اور کس طرح اس کی آمدنی میں اضافہ ہوا؟ اب یہ ثابت ہو گیا ہے کہ کیتھارینا بلوم نے گوٹن کو کہ جس کے ہاتھ خون ناحق سے لتھڑے ہوئے ہیں- بھاگنے میں مدد دی- اس نے انتہائی بے شرمی کے ساتھ ایک اہم پیشہ ورانہ صلاحیتوں والے باعزت صنعت کار کے اعتماد' محبت' خلوص اور فیاضی کا غلط استعمال کیا- ایکسپریس کے پاس ایسی معلومات ہیں- کہ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملاقاتی اس کے گھر نہیں آتے تھے بلکہ وہ اپنے گاہکوں کو لے کر اس کے ولا میں جایا کرتی تھی- بلوم کا کار میں ادھر ادھر پھرنا اب کوئی راز نہیں رہا ہے- اس نے بغیر کسی لحاظ کے ایک باعزت شخص کی شہرت' اس کی پر مسرت خاندانی زندگی' اس کے سیاسی کردار (جس کے بارے میں ایکسپریس اکثر لکھتا رہتا ہے) اور اس کے چار بچوں و وفادار بیوی کے جذبات کا خیال کئے بغیر' اس کو اپنے مفاد کی خاطر داؤ پر لگا دیا- ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بلوم کو ایک بائیں بازو کے گروپ نے ہدایت دی تھی کہ وہ "س" کے کیریئر کو تباہ کرنے میں مدد دے-

کیا پولیس اور پراسیکیوٹر کا آفس بدنام زمانہ گوٹن کے اس بیان کو صحیح تسلیم کرتا ہے کہ جس میں اس نے کیتھارینا کو بالکل معصوم بتایا ہے کہ جس کا اس کی سرگرمیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے؟ ایکسپریس نے ماضی میں بھی اس سوال کو اٹھایا تھا اور اب پھر اس کو دہراتا ہے کہ : کیا اس سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ ہماری تفتیش کا طریقہ انتہائی نرم ہے؟ ہم کب تک ان لوگوں کے ساتھ انسانیت کا

برتاؤ کرتے رہیں گے کہ جو انسانیت کے سب سے بڑے دشمن ہیں؟

بلورنا کے ولا کے نیچے یہ عبارت ہے:

یہ وہ عمارت ہے کہ جس میں کیتھارینا صبح سات بجے سے شام ساڑھے چار بجے تک کام کرتی تھی۔ اس گھر میں وہ بالکل خودمختار تھی۔ اس کے کام کی نگرانی کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اسے مسٹر و مسز بلورنا کا پورا پورا اعتماد حاصل تھا۔ اس بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں کہ میاں بیوی کی غیر موجودگی میں یہاں کیا ہوتا تھا؟ کیا انہیں اس کی سرگرمیوں پر کوئی شبہ نہیں تھا یا وہ ایسے بے خبر بھی نہیں تھے؟ بلوم سے ان کے تعلقات نہ صرف گہرے بلکہ بے تکلفانہ تھے۔ یہاں ہم ان الزامات سے درگذر کرتے ہیں کہ جو غیر متعلقہ ہیں ---- یا شاید ان کا کوئی ربط ہو بھی۔ اس میں مسز بلورنا کا کیا رول ہے کہ جسے آج تک ایک مشہور ٹیکنیکل کالج میں سرخ ٹروڈے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے؟ آخر گوٹن' بلوم کے اپارٹمنٹ سے کس طرح فرار ہونے میں کامیاب ہوا جب کہ پولیس اس کی سخت نگرانی کر رہی تھی؟ وہ کون ہے کہ جو بلڈنگ کے نقشہ سے بخوبی واقف ہے؟ وہ ہے مسز بلورنا --- ہرتا اور کلاڈیا دونوں نے ایکسپریس سے ایک ہی بات کہی کہ "وہ دونوں جس انداز سے باہم ڈانس کر رہے تھے (یعنی کیتھارینا بلوم اور گوٹن) اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ دونوں زندگی بھر کے دوست ہیں۔ ان کی یہ ملاقات اچانک نہیں ہوئی تھی بلکہ یہ ان کا دوبارہ سے ملاپ تھا۔"

-۴۸-

جب بائز مینیے کے ساتھیوں نے اس پر تنقید کی کہ آخر اس نے کیوں گوٹن کو ۴۸ گھنٹے تک آزاد چھوڑے رکھا' جب کہ جمعرات کو ساڑھے گیارہ بجے رات پولیس کو اطلاع مل

چکی تھی کہ وہ اشٹراؤب لیڈر کے ولا میں چھپا ہوا ہے؟ کیا اس نے گوٹن کو ایک بار اور فرار ہونے کا موقع نہیں دیا؟ اس پر بائز ہنسے ہنسا اور کہنے لگا کہ جمعرات کو آدھی رات تک گوٹن کے فرار ہونے کے تمام امکانات ختم ہو چکے تھے۔ مکان کو خفیہ طور پر گھیرے میں لیا جا چکا تھا۔ وزیر داخلہ کو تمام حالات سے باخبر رکھا گیا تھا۔ اس نے اجازت دیدی تھی کہ تمام احتیاطی تدابیر اختیار کر لی جائیں۔ ہیلی کوپٹر کے ذریعہ اسپیشل پولیس کو دور اتارا گیا تھا تاکہ اس کی آواز سنائی نہ دے۔ صبح کو احتیاطی اقدامات کے تحت دو درجن کے قریب مقامی پولیس والوں کی مزید نفری پہنچا دی گئی۔

خاص مقصد یہ تھا کہ گوٹن کی نگرانی کی جائے اور دیکھا جائے کہ کیا وہ کسی سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتا ہے؟۔ بعد میں ہمیں جو کامیابی ہوئی اس نے ثابت کر دیا کہ ہمارا خطرہ مول لینا درست تھا۔ ہم نے پانچ رابطوں کا پتہ چلایا۔ اس کے بعد ضروری تھا کہ گوٹن کی گرفتاری سے پہلے ان رابطوں کے گھروں کی تلاشی لی جائے۔ پولیس نے اس وقت تک انتظار کیا کہ جب تک گوٹن کے لئے اور کوئی رابطہ نہ رہ گیا۔ بعد میں اپنی لاپرواہی کی وجہ سے شیخی میں آکر وہ خود کو محفوظ سمجھنے لگا اور ہمارے لئے یہ ممکن ہو گیا کہ ہم ولا سے باہر اس کی حرکات و سکنات پر نظر رکھ سکیں۔

اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا کہ اس ضمن میں اسے اور اہم تفصیلات کا پتہ چلا ہے جن کے لئے وہ ایکسپریس اخبار کے رپورٹرز کا ممنون ہے کیونکہ وہ غیر روایتی طریقوں سے معلومات ڈھونڈ ڈھونڈ کر لاتے ہیں کہ جن سے ہم تفتیش کرنے والے ناواقف ہوتے ہیں۔ مثلاً مسز بلورنا کی طرح مس وولٹرس ہائم کے بارے میں ہمیں کچھ پتہ نہیں تھا۔ ان معلومات سے پتہ چلا کہ وہ ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئی تھی اور وہ ایک فیکٹری مزدور کی ناجائز اولاد ہے۔ اس کی ماں اب تک زندہ ہے۔ کیا تم سوچ سکتے ہو کہ وہ کہاں رہتی ہے؟ مشرقی جرمنی میں ---- اپنی مرضی کے خلاف نہیں بلکہ خوشی سے۔ وہ اکثر کوئر آتی رہتی ہے' جہاں اس کا ایک ایکڑ کے رقبہ میں مکان ہے۔ پہلی مرتبہ وہ ۱۹۴۵ء پھر ۱۹۵۲ء' اور ۱۹۶۱ء میں دیوار برلن بننے سے پہلے آئی تھی۔ تینوں بار اس نے یہاں رہنے سے انکار کر دیا۔ لیکن اس سے زیادہ دلچسپ قصہ مس وولٹرس ہائم کے باپ کا ہے۔ اس کا نام لم تھا۔ فیکٹری ورکر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ جرمن کمیونسٹ پارٹی کا رکن بھی تھا۔ ۱۹۳۲ء میں وہ ہجرت کر کے

روس چلا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں سے وہ بغیر کسی اتے پتے کے غائب ہو گیا۔ بائز مینیے کا خیال ہے کہ اس طرح غائب ہونے میں بھی کوئی راز ہے۔ جب اس کے نام کی تفتیش جرمن فوج کی اس فہرست میں کی گئی کہ جس میں غائب ہونے والوں کے نام ہیں۔ تو یہاں یہ نام شامل نہیں تھا۔

-۴۹-

اس بات کے امکانات ہوتے ہیں کہ واقعات کو ملانے والی کڑیوں کو خلط ملط کر دیا جائے' یا جن نشانات کی طرف یہ اشارہ کرتے ہیں انہیں نظر انداز کر دیا جائے۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب ایکسپریس اخبار کے رول کا تجزیہ کیا جائے کہ جس کا رپورٹر نونگیس اس بات کا ذمہ دار ہے کہ کیتھارینا کی ماں وقت سے پہلے انتقال کر گئی۔ لیکن اخبار میں اس نے یہ الزام لگایا کہ کیتھارینا اپنی ماں کی موت کی ذمہ دار ہے۔ اس نے یہ بھی الزام لگایا کہ اس نے اشٹراؤب لیڈر کے گھر کی چابی چرائی۔ اس بات کی بڑی اہمیت ہے۔ پتہ نہیں کسی نے اس کا بات کا تجزیہ کیا یا نہیں کہ ایکسپریس پورے واقعہ کو بگاڑنے' مسخ کرنے اور بہتان طرازی اور جھوٹ بولنے میں کس حد تک چلا گیا ہے۔

آیئے اب ہم بلورنا کی مثال لیتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو گا کہ ایکسپریس اخبار کس حد تک سمجھدار اور حساس لوگوں کو پریشان کر سکتا ہے۔ بلورنا خاندان جس علاقہ میں رہتا ہے یہاں کے رہنے والے ایکسپریس اخبار نہیں پڑھتے ہیں۔ بلکہ وہ معیاری اخباروں کے قاری ہیں۔ اس لئے بلورنا کا خیال تھا کہ سارا معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ وہ محض اس انتظار میں تھا کہ کیتھارینا اور نونگیس کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟ سنڈے ایکسپریس کے آرٹیکل کے بارے میں اسے اس وقت پتہ چلا کہ اور اس نے مس وولٹرس ہائم کو فون کیا' جب اس نے اسے متعلقہ حصے پڑھ کر سنائے تو اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔ لیکن جب اس کے کہنے پر وہ حصے دوبارہ سنائے گئے تو اس کے لئے یقین کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ وہ غصہ میں آپے سے باہر ہو گیا۔ چیخا' چلایا اور بھاگ کر کچن میں گیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ ایک مالوٹوف کاک ٹیل بنا کر ایکسپریس اخبار کے دفتر میں پھینکے' اور

دوسری اشٹراؤب لیڈر کے دیہی گھر پر۔ آپ ذرا اس منظر کو اپنے تصور میں لایئے کہ ایک ۴۲ سالہ' یونیورسٹی کا گریجویٹ' جو اپنی سنجیدگی و ذہانت کی وجہ سے لوڈنگ اور اشٹراؤب لیڈر کا چہیتا ہے۔ جو بین الاقوامی شہرت کا مالک ہے۔ جس کے تذکرے برازیل' سعودی عربیہ' اور شمالی آئرلینڈ میں ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ وہ عالمی شخصیت کا حامل ہے۔ ایک ایسا شخص حالات کے دباؤ سے اس قدر مشتعل ہو جاتا ہے کہ وہ مالوٹوف کاک ٹیل پھینکنے پر تیار ہے۔

مسز بلورنا نے اس ردعمل کو بورژوائی یا رومانوی انارکزم قرار دیا کہ جو اسی طرح سے ختم ہو جائے گا جیسے کہ جسم کے کسی حصہ کی تکلیف یا بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اس نے بھی مس وولٹر ہائم کو فون کیا اور اس سے سنڈے ایکسپریس کے متعلقہ حصوں کو سنا۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ خود بھی ان خبروں کو سن کر زرد پڑ گئی۔ پھر اس نے جو کچھ کیا وہ مولوٹوف کاک ٹیل سے زیادہ تباہ کن تھا۔ اس نے لوڈنگ کو فون کیا (جو اس وقت اسٹرابیریز کو پھینٹی ہوئی کریم اور ونیلا آئس کریم کے ساتھ ملا کر کھا رہا تھا اور اس کے ذائقہ سے لطف اندوز ہو رہا تھا) اس نے صرف کہا۔ "حرامزادے -- خبیث' گندے' حرامزادے۔" اگرچہ اس نے اپنا نام نہیں بتایا۔ مگر وہ تمام لوگ جو ان میاں بیوی سے واقف ہیں' وہ مسز بلورنا کی آواز پہچانتے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ وہ اپنی درشت مزاجی' اور طنز و استہزا میں اپنا جواب نہیں رکھتی ہے۔ اس نے جو کچھ کیا اس بارے میں اس کے شوہر کا خیال تھا کہ اس سے حالات اور زیادہ ہی بگڑیں گے۔ بہرحال ہوا یہ کہ ایک کے بعد ایک غیر متوقع واقعات ہوتے رہے۔ لیکن ان جھگڑوں میں کسی کا قتل نہیں ہوا۔ لہٰذا اب ہم ذرا آگے بڑھیں۔ ہم نے ان واقعات کا تذکرہ اس لئے کیا۔ اگرچہ یہ معمولی باتیں ہیں۔ کہ کس طرح تعلیم یافتہ' خوش حال' اور اچھی شہرت کے حامل لوگ' سنڈے ایکسپریس کی خبروں سے اس قدر مشتعل ہوئے کہ وہ جذبات کی رو میں بہہ کر تشدد پر اتر آئے۔ اور تشدد بھی انتہائی بھونڈے قسم کا۔

دوسری طرف کیتھارینا نے ڈیڑھ گھنٹہ ان جگھوں پر گذارا کر جہاں نونگیس جایا کرتا تھا تاکہ وہ اس کے بارے میں پوری معلومات حاصل کر سکے۔ دوپہر کے وقت وہ "[illegible]" نامی جگہ سے اپنے اپارٹمنٹ گئی کہ جہاں اس نے نونگیس کو انٹرویو کا وقت دیا تھا۔ اس

کے پہونچنے کے پندرہ منٹ بعد وہ وہاں آ گیا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہاں ہمیں انٹرویو کے بارے میں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس نتیجہ میں جو کچھ ہوا وہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔

-۵۰-

گیملس بروش کے پادری کے اس بیان کی تصدیق کے لئے کہ کیتھارینا کا باپ کمیونسٹ تھا، بلورنا اس گاؤں گیا اور پورا دن وہاں گذارا۔ پادری نے کہا کہ وہ اپنے اس بیان کی تصدیق کرتا ہے اور ایکسپریس نے اس کے بیان کو لفظ بہ لفظ صحیح چھاپا ہے۔ لیکن اس نے یہ بھی کہا کہ اس بارے میں اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں، اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے، کیونکہ اس نے محض سونگھ کر یہ معلوم کر لیا تھا کہ وہ کمیونسٹ ہے۔ جب اس سے کہا گیا کہ وہ اپنے سونگھنے کی تعریف کرے تو اس نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ کمیونسٹوں سے کس قسم کی بو آتی ہے، اور اس بو کو کیسے محسوس کیا جاتا ہے۔ اس مرحلہ پر یہ کہنا پڑے گا کہ پادری کا مزاج بگڑ گیا --- اس نے بلورنا سے پوچھا کہ کیا وہ کیتھولک ہے؟۔ جب اس نے اس کا جواب "ہاں" میں دیا تو پادری نے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اس کا فرض تابعداری کا ہے۔ بلورنا اس جملہ کو نہیں سمجھ سکا۔

اس کے بعد جب اس نے بلوم خاندان کے بارے میں تفتیش کی تو اسے ہر قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسا معلوم ہوا کہ یہ خاندان گاؤں میں کچھ زیادہ مقبول نہیں ہے۔ اس نے کیتھارینا کی مرحوم ماں کے بارے میں برائیاں سنیں اور یہ کہ اس نے مقدس شراب کی بوتل چرچ کے ایک ملازم کے ساتھ مل کر پی ڈالی تھی۔ (اس ملازم کو اس کے بعد نکال دیا گیا تھا)۔ اس نے کیتھارینا کے بھائی کے بارے میں بھی کوئی اچھی بات نہیں سنی کیونکہ وہ ہمیشہ لوگوں کے لئے وبال جان ہی بنا رہا۔ جہاں تک کیتھرنیا کے باپ کا کمیونسٹ ہونا ہے تو اس سلسلہ میں اس کا صرف ایک ہی جملہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ اس نے ۱۹۴۹ء میں ایک کسان شاؤمل سے شراب خانہ میں کہا تھا اور وہ یہ تھا۔ "دنیا میں سوشل ازم سے بھی زیادہ خراب چیزیں ہیں۔"

بلورنا اپنی تمام کوششوں کے بعد ان ہی معلومات کو جمع کر سکا- اس کی اس بات چیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر میں ایک عورت نے خود اسے کمیونسٹ قرار دیدیا (جو اس کے لئے یقیناً باعث تکلیف ہوا) اگرچہ اس عورت نے نہ صرف اس کے ساتھ ہمدردی کی بلکہ اس کی مدد بھی کی- یہ ایک ریٹائرڈ اسکول ٹیچر ایلما توبرنگر تھا- جب اس نے خدا حافظ کہا تو اس کی طرف طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتے ہوئے اور شرارت سے ایک آنکھ جھپکاتے ہوئے کہا- ”آخر تم یہ کیوں تسلیم نہیں کرتے کہ تم بھی ان میں سے ایک ہو- اور تمہاری بیوی تو بہرحال ہے ہی-“

-۵۱-

ہم تشدد کے ان دو یا تین واقعات کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ جو اس وقت پیش آئے کہ جب بلورنا کیتھارینا کے مقدمہ کی تیاری میں مصروف تھا- اس سے سب سے بڑی غلطی تو یہ ہوئی کہ وہ کیتھارینا کے اصرار پر گوٹن کے دفاع کے لئے بھی تیار ہو گیا- اس نے متعلقہ اتھارٹیز سے یہ اصرار بھی کیا کہ کیتھارینا اور گوٹن کو اس لئے ملاقات کی اجازت دینی چاہئے کیونکہ وہ اس کی منگیتر ہے- اس نے دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ۲۰/ فروری کی شام کو جب ان کی پہلی ملاقات ہوئی ہے تو اسی شام ان کی منگنی بھی ہو گئی تھی- یہاں یہ بتانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں کہ ان حالات میں ایکسپریس اخبار نے گوٹن، کیتھرینا، اور مسز بلورنا کے بارے میں کیا کیا لکھا ہو گا- ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ ہر واقعہ کو یہاں لکھیں، ہاں، ان باتوں کا ضرور ذکر کریں گے کہ جن کی ضرورت ہو گی-

یہ افواہ بھی اڑی ہوئی ہے کہ مسٹر بلورنا طلاق کا خواہش مند ہے- اگرچہ اس افواہ میں رتی برابر بھی سچائی نہیں ہے لیکن اس سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان کھنچاؤ ضرور ہے- یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ مالی مشکلات میں گھرا ہوا ہے- اس میں سچائی ہے- کیونکہ اس نے کیتھارینا کے اپارٹمنٹ کی ذمہ داری لے لی ہے- اس اپارٹمنٹ کو اب نہ تو فروخت کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کرایہ پر اٹھایا جا سکتا ہے- کیونکہ لوگ اسے آفت زدہ سمجھنے لگے ہیں- اس کی قیمت بھی گر گئی ہے- بہرحال بلورنا نے قسطوں کی ادائیگی

جاری رکھی ہوئی ہے- بلڈنگ کے مالکوں کی جانب سے اس بات کا بھی اشارہ دیا گیا ہے کہ وہ کیتھارینا بلوم پر مقدمہ دائر کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے ان کے کمپلکس کو معاشی و سماجی طور پر نقصان پہنچا ہے- ان واقعات کی وجہ سے اس بلڈنگ میں واقع اپارٹمنٹس کے کرائے بھی کم ہو گئے ہیں- لہٰذا ہر طرف مصیبت ہی مصیبت ہے۔

اگرچہ عدالت نے مسز بلورنا کے خلاف اس اپیل کو مسترد کر دیا ہے کہ جس میں کہا گیا تھا کہ اسے تعمیراتی فرم سے اس بنیاد پر نکال دیا جائے کہ اس نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کیتھارینا کو بلڈنگ کا نقشہ دیا تھا- لیکن کچھ کہا نہیں جا سکتا کہ آگے چل کر عدالت کیا فیصلہ کرے؟ ---- ایک بات اور- بلورنا والے اس دوران اپنی ایک کار فروخت کر چکے ہیں- ایکسپریس اخبار میں بلورنا کی لیموزن کی تصویر چھپی تھی جو واقعتاً" بڑی شاندار تھی- اس کے نیچے لکھا تھا- "سرخ اٹارنی کب لیموزن سے عام لوگوں کی کار تک آئے گا-"

-۵۲-

یہاں یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ بلورنا کے لسٹرا فرم سے پیشہ ورانہ تعلقات اگرچہ بالکل ختم تو نہیں ہوئے ہیں مگر ان میں کمی آ گئی ہے یہ معاملات زیر بحث ہیں کہ اس کے ذمہ جو مقدمات ہیں وہ ان سے دست بردار ہو جائے- اشٹراوب لیڈر نے اسے فون کر کے کہا "بہرحال ہم تمہیں اور ٹروڈے کو بھوکا نہیں رہنے دیں گے-" مسٹر بلورنا کو اس پر ضرور حیرانی ہوئی کہ اس نے ٹروڈے کو کیوں اس معاملہ میں شامل کیا- اگرچہ وہ ابھی بھی لسٹرا اور ہیفٹنکس کی نمائندگی کرتا ہے' مگر بین الاقوامی یا قومی سطح پر نہیں' بلکہ صوبائی اور علاقائی یا مقامی سطح کے مقدمات اب اس کے ذمہ ہیں- دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہئے کہ اس کے مقدمات یا تو نادہندگان کے خلاف ہوتے ہیں- کہ جنہوں نے اپارٹمنٹ کی قسطیں ادا نہیں کی ہیں' یا ان لوگوں سے نمٹنے کے لئے جو اس بات پر مقدمہ کی دھمکی دیتے ہیں کہ دیوار پر سنگ مرمر کی جگہ سبز رنگ کے ٹائل کیوں لگائے گئے' یا اس قسم کے لوگ کہ جو یہ الزام لگاتے ہیں کہ باتھ روم کے دروازوں میں تین کی جگہ کیوں صرف دو رنگ کے ہاتھ

پھیرے گئے (ثبوت کے لئے وہ چاقو سے رنگ کھرچ کر کسی ماہر سے تصدیق کرا لیتے ہیں)۔ اس کے علاوہ ٹپکتا ہوا نل' یا کچرا پھینکنے کا غلط انتظام۔ اس قسم کے معاملات تھے کہ جن کو وہ اب بھگتا تا ہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ جب وہ مسلسل بیونو آئرس اور پرسی پولس کے درمیان بڑے منصوبوں کی تیاری کے سلسلہ میں جاتا تھا۔ فوج کی اصطلاح میں اسے تنزلی (ڈیموشن) کہا جاتا ہے۔ کسی کو ذلیل کرنے کا یہ سب سے موثر طریقہ ہے۔ ٹھیک ہے' بلورنا بھوکا تو نہیں مر رہا ہے' مگر اسے اپنی ذلت کا پورا پورا احساس ہے۔ اسے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ معدے میں السر تو نہیں ہے مگر وہ پیٹ میں تکلیف ضرور محسوس کر رہا ہے۔

اس کے لئے یہ بات پریشانی کا باعث ہوئی کہ جب اس نے اپنے طور پر کوہل فورسٹن ہائم میں تفتیش شروع کر دی کہ کیا گوٹن کی گرفتاری کے وقت چابی دروازے کے باہر تھی یا اندر؟ یا ایسی کوئی علامات تھیں کہ جن سے ثابت ہوتا کہ وہ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوا تھا؟ سوال یہ ہے کہ اسے یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ تفتیش مکمل ہو چکی تھی؟ یہ کہنا پڑے گا کہ معدے کے السر کا یہ کوئی علاج نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پولیس چیف ہرمن اس سے خندہ پیشانی سے ملا۔ اس نے اس کے کیمونزم سے تعلق کو نظر انداز کر دیا۔ لیکن ساتھ ہی سختی سے یہ بھی کہا کہ اسے اس معاملہ میں دخل دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اب بلورنا کے لئے تسلی کی ایک بات رہ گئی ہے اور وہ یہ کہ اس کی بیوی اس کا پورا پورا ساتھ دے رہی ہے۔ وہ زبان دراز ہے' مگر اب اس کا نشانہ وہ نہیں بلکہ دوسرے لوگ ہیں۔ وہ سنجیدگی سے یہ سوچ رہا ہے کہ اپنا ولا فروخت کر کے کیتھارینا کا اپارٹمنٹ خرید لے۔ اس میں صرف ایک خرابی ہے کہ وہ چھوٹا بہت ہے۔ بلورنا جو اب تک خوش مزاج اور روشن خیال ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھیوں میں ہر دلعزیز تھا' اس نے اب دعوتیں کرنا چھوڑ دی ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ تعلقات ختم کر کے تنہائی پسند ہو گیا ہے۔ دعوتوں اور پارٹیوں میں بھی اب وہ کم نظر آتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ انہیں انتہائی ضروری خیال کرتا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے اب یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ وہ اپنے جسم اور لباس کی صفائی پر بھی توجہ نہیں دیتا ہے۔ اس جسم سے اب وہ خوشبو نہیں آتی جو اس پہلے اس کا خاصہ تھی۔ پہلے کی طرح نہ تو اب وہ صبح غسل کرتا ہے اور نہ ہی فراخدلی سے خوشبوئیں استعمال کرتا ہے۔ مختصراً یہ کہ اس میں تبدیلی آ گئی ہے۔ اس کے

ابھی چند دوست باقی ہیں' جن میں ہاش قابل ذکر ہے' کیونکہ اس کے ساتھ مل کر وہ کیتھارینا اور گوٹن کے مقدمات لڑ رہا ہے۔ اس کے چند مخلص دوست اس کی حالت پر فکرمند ہیں۔ خاص طور سے ایکسپریس اخبار کے خلاف اس کے جذبات سے۔ اخبار نے ابھی تک اسے معاف نہیں کیا ہے۔ اس کے بارے میں وہ اب تک چھوٹی چھوٹی خبریں چھاپتا رہتا ہے۔ ان خبروں کو پڑھ کر وہ اب غصہ سے پھٹ نہیں پڑتا بلکہ خاموشی سے انہیں ہضم کر لیتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے دوست فکرمند ہیں۔ انہوں نے ٹروڈے سے کہا بھی ہے کہ وہ دیکھے کہ کہیں بلورنا نے ہتھیار تو حاصل نہیں کر لئے ہیں' یا وہ کوئی آتش گیر مادہ تو تیار نہیں کر رہا ہے۔

ایکسپریس اخبار میں مقتول ٹوٹگیس کے کام کو اس کا ساتھی ایگن ہارڈ نمپلر آگے بڑھا رہا ہے۔ وہ بلورنا کی تصویر اس وقت اتارنے میں کامیاب ہو گیا کہ جب وہ چیزیں رہن رکھنے والی ایک دوکان میں داخل ہو رہا تھا۔ دوکان کی کھڑکی سے اس نے جو فوٹو لیا' اس نے قارئین کو یہ منظر فراہم کیا کہ جس میں بلورنا رہن رکھنے والے سے بات چیت میں مصروف ہے اور وہ ایک انگوٹھی کی قیمت کا اندازہ ایک آنکھ میں شیشہ لگا کر رہا ہے۔ اس کا عنوان تھا۔ "کیا تمام سرخ ذرائع ختم ہو گئے ہیں' یا یہ اپنی مالی تباہی کا کوئی ڈرامہ ہے؟"

-۵۳-

بلورنا کیتھارینا کو اس بات پر قایل کرنا چاہتا ہے کہ وہ مقدمہ کے دوران یہ کہے کہ اس نے اتوار سے پہلے نونگیس کو قتل کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں بنایا تھا اور یہ کہ دراصل اس کا ارادہ قتل کرنے کا نہیں بلکہ محض خوف زدہ کرنے کا تھا۔ ہفتہ کے دن جب اس نے نونگیس سے انٹرویو کا وعدہ کیا تو وہ اس کو یہ بتانا چاہتی تھی کہ اس کی رپورٹنگ سے اس پر اور اس کی ماں کی زندگی پر کیا اثرات ہوئے۔ اور یہ کہ سنڈے ایکسپریس پڑھنے کے بعد بھی اس کا یہ ارادہ نہیں تھا کہ وہ اسے قتل کرے۔ بلورنا کا خیال تھا کہ یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ کیتھارینا نے پہلے سے قتل کا منصوبہ نہیں بنایا تھا۔ بعد میں جو کچھ ہوا وہ ایک حادثاتی ردعمل تھا۔

کیتھارینا کا کہنا تھا کہ اس نے جمعرات کا اخبار پڑھ کر اس کے قتل کے بارے میں سوچا تھا۔ اس پر بلورنا نے کہا کہ اسے اس فرق کو محسوس کرنا چاہئے کہ اکثر لوگ --- اور وہ خود بھی ---- کبھی کبھی کسی کو قتل کرنے کے بارے میں سوچتے ہیں۔ مگر قتل کے بارے میں سوچنے اور منصوبہ بنانے میں بڑا فرق ہے۔

دوسری چیز جو بلورنا کو فکر مند کئے ہوئے ہے وہ یہ ہے کہ کیتھارینا کو قتل پر کسی قسم کی پشیمانی اور تاسف نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عدالت میں بھی ان جذبات کا اظہار نہیں کرے گی۔ جیل میں اس کی طبیعت افسردہ اور بجھی ہوئی نہیں ہے' بلکہ وہ بہت خوش ہے کہ وہ بھی "انہیں حالات میں رہ رہی ہے کہ جن میں اس کا محبوب لڈوگ ہے۔" جیل میں اسے ایک ماڈل قیدی تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جہاں وہ کچن میں کام کرتی ہے۔ لیکن اگر اس کے مقدمہ میں دیر ہوتی ہے تو اس کا تبادلہ اس جیل میں کر دیا جائے گا جو پولیس اسٹیشن سے ملحق ہے۔ (جیسا کہ کہا جا رہا ہے) وہ اس کو قبول کرنے میں گھبرا رہے ہیں' کیونکہ یہاں کی انتظامیہ اور قیدیوں میں اس کی دیانت داری کی شہرت پہلے ہی سے پہنچ گئی ہے' اس لئے اس کے آنے سے ان میں پریشانی بلکہ ڈر ہے۔ توقع کی جا رہی ہے کہ وہ قید کی مدت یہاں ہی گذارے گی۔ (یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ پندرہ سالہ قید کا مطالبہ کیا جائے' اس کا مطلب ہے کہ وہ آٹھ سے دس سال جیل میں رہے گی)۔ اس کے بارے میں یہ خبر ملک کے تمام جیلوں میں پھیل گئی ہے لہٰذا اب ہم دیکھتے ہیں کہ جب دیانت داری' ذہانت اور انتظامی صلاحیتیں آپس میں مل جائیں تو ان کی کسی کو ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ نہ جیل میں اور نہ باہر۔

-۵۴-

ہاش نے بلورنا کو بتایا کہ گوٹن کے خلاف کسی قتل کا الزام ثابت نہیں ہوا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ فوج سے بھاگا ہوا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف فوج کو اخلاقی و مادی طور پر نقصان پہنچانے کا الزام ہے یہ بات بھی ثابت ہو گئی ہے کہ اس نے کسی بنک میں ڈاکہ نہیں ڈالا بلکہ فوج میں اپنے دفتر کی تجوری سے دو رجمنٹس کی تنخواہیں۔ اور جو نقدی تھی

اسے چوری کر لیا تھا۔ لہٰذا اس پر اکاؤنٹس میں غلط اندراج اور اسلحہ کی چوری کے مقدمے ہیں۔ اس کی سزا آٹھ سے دس سال متوقع ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب وہ رہا ہو گا تو اس کی عمر ۴۴ سال کی ہو گی اور کیتھارینا ۳۵ سال کی ہو چکی ہو گی۔

کیتھارینا نے مستقبل کے بارے میں منصوبہ بندی کر لی ہے۔ اس نے حساب لگا لیا ہے کہ جب وہ رہا ہو گی تو بنک میں معہ سود کے اس کی رقم کتنی ہو گی۔ اس سے وہ کہیں ایک ریسٹورانٹ کھولے گی جہاں کیٹرنگ کا کام ہوا کرے گا۔ اس کی یہ درخواست کہ اسے گوٹن کا منگیتر تسلیم کر لیا جائے' ایک شعبہ سے دوسرے شعبہ میں جا رہی ہے۔ اس کا فیصلہ اونچی سطح پر ہو گا۔ یہاں یہ بھی ذکر کر دیا جائے کہ اشٹراوب لیڈر کے گھر سے گوٹن نے جو فون کئے تھے وہ تمام فوجی افسروں یا ان کی بیویوں کو کئے گئے تھے۔ لہٰذا ایک اور معمولی قسم کے اسکینڈل کا انتظار ہے۔

-۵۵-

اگرچہ کیتھارینا کی آزادی ختم ہو گئی ہے' مگر وہ کسی پریشانی کے بغیر اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ رہی ہے۔ جب کہ ایلزے وولٹرس ہائم آہستہ آہستہ روزمرہ کے معاملات میں تلخ ہوتی جا رہی ہے۔ جس طرح سے اس کے ماں باپ کو بدنام کیا گیا اس سے اسے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ اس کا باپ اسٹالن کے مظالم کا شکار ہوا ہے۔ ان سب باتوں کا اثر یہ ہوا ہے کہ ایلزے میں معاشرے کے خلاف جو منفی رجحانات پیدا ہو رہے ہیں۔ انہیں روکنے میں کونراڈ بائٹرس بھی ناکام ہو چکا ہے۔

ایلزے نے ایسے کھانوں کی سپلائی کا ٹھیکہ لے لیا ہے جو کہ ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر بھی کہ جب وہ کھانے کے انتظام اور نگرانی پر ہوتی ہے اس کا رویہ مہمانوں کی طرف بڑا جارحانہ ہوتا ہے۔ مہمانوں میں صحافی' صنعت کار' ٹریڈ یونین لیڈرز' بنکرز' انتظامیہ کے افسر اور غیر ملکی ہوتے ہیں۔ زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ اس نے بلورنا کو بتایا کہ کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے کہ کسی کے چہرے یا کپڑوں پر آلو کے سلاد' یا تلی ہوئی مچھلی کی پلیٹ دے ماروں' محض یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ کس طرح سے دہشت زدہ ہو گا۔ ذرا آپ اس منظر کا

تصور کیجئے کہ کھانے کے موقع پر مہمان کس طرح سے منہ کھولے اور زبانیں نکالے میز پر حملہ آور ہوتے ہیں- ان میں سے کچھ وہ ہیں- جنہیں میں جانتی ہوں کہ وہ کروڑ پتی ہیں- یا کروڑ پتیوں کی بیگمات ہیں- یہ اپنی جیبوں میں سگرٹ اور ماچس کی ڈبیاں بھر لیتے ہیں-شاید کچھ دن بعد یہ کافی لیجانے کے لئے پلاسٹک کے برتن بھی لانے لگیں- ان سب چیزوں کی قیمت کسی نہ کسی شکل میں' ہمارے ٹیکسوں سے ادا کی جاتی ہے- ان میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جو بغیر ناشتہ اور لنچ کے آتے ہیں اور کھانے پر گدھوں کی طرح ٹوٹ پڑتے ہیں- اس سے میرا مطلب قطعی گدھوں کی بے عزتی کرنا نہیں ہے-"

-۵۶-

اب تک ہم صرف ایک واقعہ کے بارے میں جانتے ہیں کہ جس میں ایک دوسرے سے گھتم گھتا ہونے اور مار پیٹ تک کی نوبت پہنچی اور یہ واقعہ لوگوں کی دلچسپی اور توجہ کا باعث ہوا- یہ حادثہ فریڈرک لوبوشے کی تصاویر کی نمائش کے موقع پر ہوا کہ جس کا سرپرست بلورنا کو سمجھا جاتا ہے- یہاں بلورنا اور اشٹراوَب لیڈر کا پہلی مرتبہ (اس جھگڑے کے بعد جو اس کے مطالعہ کے کمرے میں ہوا تھا) آمنا سامنا ہو گیا وہ بلورنا کو دیکھ کر اس کی طرف مسکراتا ہوا آگے بڑھا' مگر بلورنا نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ آگے نہیں بڑھایا- اس پر بھی اشٹراوَب لیڈر ناراض نہیں ہوا اور اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہنے لگا کہ- "خدا کے لئے- اس کو اتنی سنجیدگی سے نہ لو- ہم تمہیں اور ٹروڈے کو تباہ نہیں ہونے دیں گے- لیکن اپنی تباہی کا بندوبست تم خود کر رہے ہو-"

چونکہ ہم تمام واقعات بلا کم و کاست بیان کر رہے ہیں' اس لئے ایمانداری سے اس ردعمل کو بھی بیان کریں گے کہ جو اشٹراوَب لیڈر کے یہ جملے سن کر بلورنا کا ہوا- اس نے کچھ کہنے کے بجائے اشٹراوَب لیدر کے چہرے پر ایک مکہ رسید کیا جس کی وجہ سے اس کی ناک سے خون جاری ہو گیا- کہا یہ جاتا ہے کہ زیادہ خون نہیں بہا اور صرف چند قطرے نکلے' لیکن اس سے بھی زیادہ جو خراب بات ہوئی وہ یہ کہ اشٹراوَب لیڈر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ "میں تمہیں معاف کرتا ہوں- تمہارے جذبات کو دیکھتے ہوئے تمہیں بالکل معاف کرتا

ہوں۔"

یہ وہ جملے تھے کہ جنہوں نے بلورنا کو پاگل کر دیا۔ معاملہ اس قدر آگے بڑھا کہ بقول گواہوں کے دونوں میں ہاتھا پائی شروع ہو گئی۔ اس موقع سے ایکسپریس اخبار کے فوٹو گرافر کوٹن زہل نے (جو کہ مقتول شونر کا جانشین ہے) فائدہ اٹھاتے ہوئے اس لڑائی کی تصویریں اتار لیں۔ اس طرح بلورنا اور اشٹراوَب لیڈر عوام کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ تصویر کے نیچے لکھا تھا "قدامت پرست سیاستدان پر بائیں بازو کے اٹارنی کا حملہ۔"

نمائش میں اس کے علاوہ ماڈے اسٹراوَب لیڈر اور ٹروڈے بلورنا میں بھی تو تو میں میں ہوئی۔ ماڈے نے ٹروڈے سے کہا۔ "میری پیاری ٹروڈے، مجھے تم سے ہمدردی ہے۔" اس پر اس نے جواب دیا "تم اپنی ہمدردی فرج میں رکھو کہ جہاں تم دوسرے احساسات و جذبات رکھتی ہو۔"

اس پر ماڈے نے ایک بار پھر دلجوئی، ہمدردی اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ :۔
"مجھے تم سے جو ہمدردی ہے وہ تمہارے ان دل شکن اور طنزیہ باتوں کی وجہ سے ہرگز ہرگز کم نہیں ہو گی۔"

اس کا جواب ٹروڈے نے جن الفاظ کے ساتھ دیا انہیں ہم یہاں نہیں دہرا سکتے ہیں۔ جس طرح اس نے اشٹراوَب لیڈر کا ذکر کیا۔ ان کو نظر انداز کر کے ہم یہ بتائیں گے کہ ٹروڈے نے اشٹراوَب لیڈر کے اس التفات کے بارے میں بتایا کہ جس کا اظہار اس نے بار بار ٹروڈے سے کیا تھا اور یہ کہ کس طرح سے اس نے کیتھارینا کو رازداری سے انگوٹھی بھیجی۔ اسے خطوط لکھے۔ گھر کی چابی دی۔ اور کس طرح مسلسل دھتکارے ہوئے شخص نے کیتھارینا کا اپارٹمنٹ چھوڑا۔ اس مرحلہ پر دونوں خواتین کو فریڈرک لو بوشے نے ایک دوسرے سے جدا کیا۔ اسی نے حاضر دماغی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اشٹراوَب لیڈر کی ناک سے گرتے ہوئے خون کے قطروں کو بلاٹنگ پیپر میں جذب کر لیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ "آرٹ کا ایک نمونہ ہے۔" اس کا عنوان جو اس نے تجویز کیا وہ ہے "گہری دوستی کا خاتمہ" اس پر دستخط کر کے اس نے اشٹراوَب لیڈر کے بجائے بلورنا کو یہ کہتے ہوئے دیا کہ :
"یہ تمہیں مصیبت سے بچانے میں مدد دے گا۔" اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ آرٹ کا سوشل فنکشن ابھی بھی باقی ہے۔

-۵۷-

اب جب کہ ہم کہانی کے انجام تک پہنچ رہے ہیں تو ذہن میں کئی سوالات آ رہے ہیں : آخر کیوں ایک نوجوان، ہنس مکھ اور خوش مزاج عورت جو ایک شام تفریح کی غرض سے ڈانس پارٹی میں جاتی ہے چار دن بعد وہ قاتلہ بن جاتی ہے؟ (یہ کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ ہم خود کو صرف واقعات کے بیان تک محدود رکھیں گے) جب ہم اس کا گہرائی سے تجزیہ کرتے ہیں تو اس کی وجہ اخبار کی خبریں نظر آتی ہیں۔ آگے چل کر ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی وجہ سے دو دوستوں میں کس طرح کھنچاؤ پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے کھتم گھتا ہو جاتے ہیں۔ ان کی بیگمات میں تلخ کلامی ہوتی ہے۔ ہمدردی اور محبت کے تمام جذبات سرد پڑ جاتے ہیں۔ حالات اتنے ناخوشگوار ہو جاتے ہیں کہ ایک خوش طبع اور روشن خیال شخص کہ جو زندگی سے لطف اٹھاتا ہے، سیر و سیاحت کرتا ہے، عیش و آرام کا دلدادہ ہے، وہ اتنا بدل جاتا ہے کہ اس کے جسم سے بو آنے لگتی ہے یہاں تک کہ اس کا سانس بھی بدبودار ہو جاتا ہے۔ وہ مالی حالات سے اس قدر تنگ آتا ہے کہ اپنا مکان بیچنے پر آمادہ ہو جاتا ہے، گھر کی چیزیں رہن رکھنے لگتا ہے۔ اس کی بیوی ملازمت کی تلاش کرنے لگتی ہے کیونکہ اسے ڈر ہے کہ اس کی فرم اسے ملازمت سے نکال دے گی۔ یہ ذہین اور باصلاحیت عورت اس پر بھی تیار ہے کہ وہ کسی فرنیچر کی فرم میں یا انٹریر ڈیکوریٹنگ کونسلٹنٹ کے طور پر کام کرے۔ لیکن جہاں بھی اس نے رابطہ کیا اسے یہی جواب ملا کہ :
"جن لوگوں میں ہمارا بزنس ہے یہ وہی لوگ ہیں کہ جنہیں آپ نے اپنا دشمن بنا لیا ہے۔"
مختصراً یہ کہ حالات اچھے نظر نہیں آتے ہیں۔ پبلک پراسیکیوٹر کی یہ ہمت تو نہیں ہوئی کہ وہ بلورنا سے کہے، مگر چپکے چپکے وہ دوستوں کو بتا رہا ہے کہ شاید بلورنا کی درخواست کہ وہ کیتھارینا کا وکیل بنے، اس لئے مسترد ہو جائے کہ وہ خود اس مقدمہ میں ملوث ہے۔ تو پھر کیا ہو گا؟ اس کا انجام کیا ہو گا؟ اگر بلورنا کو کیتھارینا سے نہیں ملنے دیا گیا تو اس کا کیا بنے گا؟ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ کیتھارینا سے محبت کرتا ہے۔ مگر وہ اس سے محبت نہیں کرتی ہے۔ اسے اس کا گلہ بھی نہیں کیونکہ اسے معلوم ہے کہ کیتھارینا لڈوگ کی محبت میں اسیر

ہو چکی ہے۔ ہمارے لئے مشکل یہ ہے کہ کس طرح سے ان تمام واقعات کو آپس میں ملائیں جبکہ کیتھارینا سے گہری وابستگی کے باوجود بلورنا نے کبھی اس سے اظہار محبت نہیں کیا؟ اتنا بھی نہیں کہ اس کی خاطر نہا دھو ہی لیتا۔ یہی وہ تھا کہ جس نے آلہ قتل کو دریافت کیا تھا جب کہ بائز بینے' موئڈنگ اور پولیس کے دوسرے لوگ اس میں ناکام ہو چکے تھے۔ شاید اس کو "دریافت" کہنا زیادتی ہو گی کیونکہ ہوا یہ تھا کہ کونراڈ بائٹرس نے ایک موقع پر رضاکارنہ طور پر یہ تسلیم کر لیا تھا کہ وہ کبھی نازی پارٹی کا ممبر رہا ہے ---- شاید یہی وجہ ہو کہ کسی نے اب تک اس پر زیادہ توجہ نہیں دی ---- جب وہ کوئر میں پارٹی لیڈر تھا تو اس وقت اس نے مس وولٹرس ہائم کی ماں کی مدد کی تھی۔ اس کے پاس پرانے وقت کا ایک پستول تھا جس کو وہ چھپا کر رکھتا تھا۔ اس نے ایک مرتبہ حماقت میں یہ پستول ایلزے اور کیتھارینا کو دکھا بھی دیا' بلکہ ایک مرتبہ یہ تینوں جنگل میں نشانہ بازی کی مشق کرنے گئے۔ کیتھارینا کا نشانہ سب سے اچھا رہا تھا۔ اس پر اس نے بتایا تھا کہ جب وہ بطور ویٹرس کام کرتی تھی تو اس زمانہ میں رائفل کلب کی میٹنگوں میں چلی جایا کرتی تھی جہاں اسے چند راؤنڈ استعمال کرنے کی اجازت مل جاتی تھی۔

ہفتہ کی شام کو اس نے بائٹرس سے درخواست کی کہ وہ اسے اپنے اپارٹمنٹ کی چابی دیدے کہ جہاں وہ کچھ وقت سکون سے گذارنا چاہتی ہے' کیونکہ اس کا اپنا اپارٹمنٹ اس کے لئے ختم ہو چکا ہے ---- ہفتہ کی رات اس نے ایلزے کے ہاں گذاری۔ اس لئے خیال ہے کہ اتوار کے دن اس نے بائٹرس کے اپارٹمنٹ سے پستول لیا ہو گا۔ شاید ناشتہ کرنے اور سنڈے ایکسپریس پڑھنے کے بعد۔ یہ وہ وقت ہو گا کہ جب وہ بدو شیخ کا بھیس بدلے اس جگہ پر تھی کہ جہاں رپورٹرز اپنا وقت گذارنے جمع ہوتے ہیں۔

-۵۸-

اس ساری کتھا کے بعد ضروری ہے کہ ایسی کوئی بات کہی جائے کہ جو خوشگوار اور خوشی والی ہو۔ یہ کیتھارینا کا بیان ہے کہ جو اس نے بلورنا کو دیا۔ اس نے بتایا کہ قتل کیسے ہوا؟ اس کے بعد موئڈنگ کے گھر جانے کے درمیان چھ یا سات گھنٹے اس نے کیسے

گذارے؟ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم اس تفصیل کو بیان کر سکتے ہیں۔ یہ پورا بیان کیتھارینا کی زبانی ہو گا' یہ اس نے بلورنا کو لکھ کر دیا تھا کہ وہ اسے مقدمہ میں استعمال کر سکے۔

"میں اس بار میں کہ جہاں رپورٹرز جمع ہوتے ہیں صرف اس لئے گئی تھی کہ ایک بار اسے دیکھ سکوں اور یہ رائے قائم کر سکوں کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔ اس کی حرکات و سکنات کیا ہیں؟ کیسے بات کرتا ہے؟ کس طرح شراب پیتا اور ڈانس کرتا ہے؟ وہ شخص کہ جس نے میری زندگی تباہ کر دی۔ اس سے پہلے میں کونراڈ کے اپارٹمنٹ گئی اور وہاں سے پستول لیا۔ میں نے ہی اسے لوڈ کیا۔ اس بارے میں' میں اس وقت معلومات حاصل کر چکی تھی کہ جب ہم جنگل میں نشانہ بازی کے لئے گئے تھے۔

بار میں' میں نے ڈیڑھ یا شاید دو گھنٹے انتظار کیا۔ مگر وہ وہاں نہیں آیا۔ میں نے یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ اگر وہ مجھے اچھا نہیں لگا تو میں اسے انٹرویو نہیں دوں گی۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر میں اسے پہلے دیکھ لیتی تو پھر اس سے قطعی نہیں ملتی۔ لیکن وہ بار میں نہیں آیا۔ وہاں کے انچارج' جس کا نام پیٹر کراف لوح ہے' جسے میں اس وقت سے جانتی ہوں کہ جب میں اکسٹرا کام کرتی تھی تو وہ ہیڈ ویٹر کے طور پر ہماری مدد کرتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ مجھے کچھ پینے کو دیدے۔ اس سے معلوم تھا کہ ایکسپریس میں میرے بارے میں کیا آ رہا ہے۔ اس نے وعدہ کیا کہ جیسے ہی ٹوٹنگیس آئے گا وہ مجھے اشارہ کر دے گا۔ یہ کارنول کا موقع تھا اس لئے جب کسی نے مجھ سے ڈانس کی درخواست کی تو میں نے انکار نہیں کیا۔ جب ٹوٹنگیس نہیں آیا تو میں نروس ہو گئی۔ چونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ اس سے اس حالت میں ملوں۔ اس لئے دوپہر کے وقت میں گھر چلی گئی۔

اپارٹمنٹ کی بے ترتیبی' الٹ پلٹ' اور گھٹن کی وجہ سے میں نے خود کو بے آرام محسوس کیا۔ میں نے چند ہی منٹ انتظار کیا ہو گا کہ گھنٹی بجی۔ مجھے اتنا وقت مل گیا کہ پستول سے سیفٹی کیچ اتار کر اسے اپنے بیگ میں رکھ لوں تاکہ اسے فوری طور پر استعمال کر سکوں۔ جب دوسری بار گھنٹی بجی اور میں نے دروازہ کھولا تو وہ سامنے کھڑا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اسے اوپر آنے میں وقت لگے گا' مگر وہ سیڑھیوں کے بجائے لفٹ سے آیا' اس لئے دروازہ کھولتے ہی اس کا مجھ سے آمنا سامنا ہو گیا۔ اسے دیکھتے ہی میں نے اندازہ لگا لیا کہ

وہ حرامزادہ' بدمعاش بلکہ مکمل طور پر کمینہ شخص ہے۔ اگرچہ اس کی صورت شکل بری نہ تھی۔ خیر۔ تم نے اس کی تصویر تو دیکھ لی ہو گی۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگا "بلوم کنس! اب ہم دونوں کیا کریں؟ تم اور میں!" میں نے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور واپس ڈرائنگ روم میں آ گئی۔ وہ یہ کہتے ہوئے میرے پیچھے پیچھے آیا" بلوم کنس' تم مجھے اس طرح سے کیوں دیکھ رہی ہو؟ کیا خوف سے تمہارے ہوش و حواس اڑے ہوئے ہیں؟ ملاقات کی ابتداء کیوں نہ ہم ہم آغوش ہو کر کریں۔" وہ آگے بڑھا اور میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس وقت تک میں بیگ میں ہاتھ ڈال کر پستول نکال چکی تھی۔" اگر تم ہم آغوشی ہی چاہتے ہو تو وہ یہ ہے۔" یہ کہہ کر میں نے اسے وہیں شوٹ کر دیا۔ دو' تین' یا شاید چار بار۔ اب یہ مجھے پوری طرح سے یاد نہیں --- یہ تمہیں پولیس رپورٹ سے مل جائے گا کہ کتنی دفعہ۔ میں تمہیں بتا دوں کہ یہ میرے لئے کوئی نئی بات نہ تھی کہ کوئی مجھ سے ہم آغوشی کے لئے کہے اور میرے لباس کو چھیڑے۔ جس نے ۱۴ سال کی عمر سے لوگوں کے گھروں میں کام کیا ہو وہ اس کی عادی ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ شخص اور مجھ سے ہم آغوشی کی خواہش --- اس نے مجھے اشتعال دلا دیا۔ شاید اس کو یہ اندازہ نہیں تھا کیونکہ چند سیکنڈ اس نے مجھے حیرانی سے دیکھا' بالکل کسی فلمی سین کی طرح۔ پھر وہ فرش پر گر گیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ فوراً ہی مر گیا۔ میں نے پستول وہیں پھینکا اور وہاں سے بھاگ کر دوبارہ بار میں آئی۔ مجھے دیکھ کر پیٹر کو حیرانی ہوئی' کیونکہ مجھے گئے ہوئے ابھی آدھ گھنٹہ ہی ہوا تھا۔ میں نے بار میں پیٹر کی مدد کرنی شروع کر دی۔ اس بار میں نے کوئی ڈانس نہیں کیا۔ میں مسلسل یہ سوچتی رہی کہ جو ہو چکا ہے کیا یہ حقیقت ہے؟ اس دوران بار بار پیٹر میرے پاس آتا اور پوچھتا۔ "کیا تمہارا بوائے فرینڈ آج نہیں آئے گا؟" میں جواب میں کہتی "نظر تو ایسا ہی آتا ہے۔" میں نے یہ ظاہر کیا کہ مجھے کوئی خاص پرواہ بھی نہیں ہے۔ ۴ بجے تک میں بیر' شناپ اور شمپین کی کئی بوتلیں کھول چکی تھی۔ گاہکوں کو کھانے کے لئے اسنیک دے چکی تھی۔ پھر میں پیٹر کو الوداع کہے بغیر چلی آئی۔ پہلے تو میں چرچ گئی جہاں شاید میں ایک گھنٹہ رہی۔ اس دوران میں اپنی ماں کی غربت اور بے چارگی کے بارے میں سوچتی رہی۔ اپنے باپ کے بارے میں کہ جو ہمیشہ حکومت' چرچ' انتظامیہ' افسروں غرض ہر چیز کے بارے میں شکایتیں کرتا رہتا تھا' لیکن جب اس کا ان میں سے کسی سے واسطہ پڑتا تھا تو یہ ان کے سامنے رینگتا' منہ

بورتا گڑگڑاتا اور خود کو ذلیل کرتا تھا۔ میں نے اپنے شوہر بریٹ لوح کے بارے میں سوچا کہ جس نے میرے بارے میں نونگیس سے کیا کیا جھوٹ بولے تھے۔ اپنے بھائی کے متعلق کہ، جب سے میں نے ملازمت کی تھی وہ کسی نہ کسی بہانہ مجھ سے روپیہ اینٹھنے کی فکر میں رہتا تھا۔ کبھی موٹر بائک، کبھی کپڑوں اور کبھی جوتوں کے لئے۔ پادری کے بارے میں کہ جو اسکول میں مجھے "ہماری پنک کٹی" کہا کرتا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس کا کیا مطلب تھا؟ مگر جب ساری کلاس ہنستی تو میں واقعی شرم سے پنک ہو جاتی تھی اور لڈوگ کے بارے میں۔

اس کے بعد میں قریبی سینما گئی، مگر فلم کو ادھورا چھوڑ کر دوسرے چرچ چلی گئی۔ کارنول کے موقع پر ایک ہی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں سکون مل سکتا ہے۔ میں نے اس مردہ شخص کے بارے میں سوچا کہ جو میرے اپارٹمنٹ میں پڑا تھا۔ اس کا نہ مجھے افسوس تھا اور نہ پشیمانی۔ وہ مجھ سے ہم آغوشی چاہتا تھا۔ اس کا بدلہ میں نے اسے دیدیا۔ اسی لمحہ میں نے سوچا کہ یہ وہی شخص تھا جو راتوں میں مجھے فون کرتا تھا۔ اور یہی وہ شخص تھا کہ جس نے غریب ایلزے کو فون کر کے اذیت پہنچائی تھی۔ اب مجھے اندازہ ہوا کہ یہ اس کی آواز تھی۔ اس لئے میں نے اسے بولنے دیا تاکہ مجھے یقین ہو جائے۔ اس کے بعد اچانک مجھے کافی پینے کی شدید خواہش ہوئی اور میں کیفے بیلے رنگ چلی گئی، ریسٹورانٹ میں نہیں بلکہ کچن میں۔ میں کیتھے بیلے رنگ سے ہوم اکنامکس اسکول سے واقف ہوں۔ کیتھے میرے ساتھ محبت سے پیش آئی۔ اگرچہ وہ مصروف تھی مگر اس نے اپنی کافی میں سے ایک کپ تیار کر کے مجھے دیا۔ اس کے بعد اس نے ایکسپریس اخبار میں جو کچھ آیا تھا اس پر بات چیت کی۔ اگرچہ اس کا رویہ ہمدردانہ اور مشفقانہ تھا، مگر مجھے اندازہ ہوا کہ وہ اخباری خبروں میں سے کچھ کو ضرور سچ سمجھ رہی ہے۔ بہرحال، مشکل یہ ہے کہ لوگوں کو کیسے بتایا جائے کہ یہ سب جھوٹ ہے؟ میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی، مگر جلد ہی میں نے اندازہ لگا لیا کہ میں اس میں کامیاب نہیں ہو سکی ہوں۔ پھر اس نے آنکھ مارتے ہوئے شرارت سے پوچھا۔

"کیا تم واقعی اس شخص سے محبت کرتی ہو؟"

میں نے کہا "ہاں۔" میں نے کافی کے لئے اس کا شکریہ ادا کیا اور باہر چلی آئی۔ پھر ٹیکسی لی اور پولیس افسر موئڈنگ سے ملنے روانہ ہو گئی کیونکہ وہ میرے ساتھ بڑی خوش اخلاقی سے پیش آیا تھا۔"

○